عشق من است
فری شاہ
CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
کلاسک ڈیجیٹل لائبریریز
Paid Ebooks 03447982756
Rimsha Mukhtar

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر1

Paid Ebooks 03447982756

آسمان پر چھائی سیاہی رفتہ رفتہ اپنا رخ بدلتی ختم ہونے کو تھی اور اسکی جگہ آفتاب کی جگمگاتی کرنوں نے اپنا فسوں قائم کرنا شروع کیا تھا۔

پرندے اپنے اپنے آشیانوں سے نکلتے ایک نئے سفر کی جانب رواں دواں تھے۔

زندگی آہستہ آہستہ اپنے معمول پر آرہی تھی لوگوں کا ایک ہجوم اپنے اپنے کاموں کی طرف رخ کر رہا تھا۔

ایسے میں ایک وجود سیاہ چادر میں چھپا تیز قدموں سے اسٹیشن کی طرف بڑھ رہا تھا۔

چادر میں چھپے ایک اور وجود کو سینے سے لگائے وہ ریلوے اسٹیشن کی حدود میں داخل ہوئی تو گہری سیاہ آنکھوں میں ویرانی نے ڈیرہ جمایا تھا۔

آہستہ سے وہ بڑا سا لوہے کا پل پار کرتے وہ دوسری طرف آئی اور اپنے لئے نسبتاً ویران گوشے کا انتخاب کر بینچ پر بیٹھ گئی۔

آس پاس کئی لوگ نیند میں جھوم رہے تھے۔

اپنی بینچ پر بیٹھ اس نے اپنی گود میں موجود معصوم سے وجود کو سینے میں بھینچا تھا۔

آنکھوں کے کنارے بھیگنے پر اسنے ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے ان سیاہ آنکھوں کو مسلا اور اپنی نگاہیں پٹڑی پر جما دی۔

Paid Ebooks 03447982756

آدھے گھنٹے پر بعد ٹرین کی آمد کا سن وہاں موجود لوگوں میں ہلچل سی مچ گئی تو اسنے ایک نظر اپنی گود میں موجود بچے پر ڈالی اور پھر آگے کی طرف قدم بڑھائے مگر پھر کچھ سوچ کر وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بےتاب تھا۔

اگلی ٹرین آنے پر وہ پھر اپنی جگہ سے اٹھی مگر شاید اسے آگے جانا نہیں تھا جبھی وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور پھر یہ عمل اسنے ہر آنے والی ٹرین کے وقت دھرایا۔

صبح سے دوپہر پھر شام ہوگئی رات کی سیاہی نے ایک بار پھر آسمان کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کردیا تو وہ عورت اپنی جگہ سے اٹھی اور پاس کھلی دوکان سے اسنے چھوٹے بچے کے لئے کھانے کا سامان لایا تو اس معصوم نے اپنی آنکھیں کھول کر اس چہرے کو غور سے دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982756

اس بچے کو سینے سے لگاتے وہ بے دریغ اسکا چہرہ چومے گئی کہ آنکھوں کی نمی نے اس معصوم بچے کے چہرے کو بھگودیا تو وہ گھبرا کر چیخنے لگا مگر وہ اپنے عمل سے رکی نہیں۔۔

اس بچے کو بینچ پر بیٹھاتے اسنے ایک نظر پٹری پر ڈالی جہاں دور سے ٹرین آنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"مجھے یہ کرنا ہوگا مجھے معاف کر دینا مجھ سے نفرت مت کرنا میں بے بس ہوں میرے پاس کوئی چارہ نہیں میں اس دنیا سے نہیں لڑ سکتی میں کمزور ہوں میں۔۔ بہت خود غرض۔۔ مجھے سکون چاہیے ہوسکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔" آگے بڑھتے وہ اس معصوم سے مخاطب تھی۔

اس نے ایک نظر مڑ کر اس چھوٹے سے بچے کو دیکھا جو بنا پلکیں جھپکیں اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

مگر وہ کمزور نہیں پڑ سکتی تھی نا ہی کمزور پڑنا چاہتی تھی جبھی اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے اور بنا انتظار کئے وہ تیز رفتار آتی ٹرین کے آگے آچکی تھی۔۔۔

****

Paid Ebooks 03447982756

"زر۔۔۔ کہاں ہو؟ زر بچے بات سنو دیکھو یہ لڑکی ہے کہ سنتی ہی نہیں کب سے آوازیں دے رہی ہوں۔۔"مسلسل آوازیں دیتے شہر بانو نے اوپر اسکے کمرے کی جانب دیکھا۔

"ریشماں۔۔۔ "تھک ہار کر انہوں نے سامان باہر لے جاتی ریشماں کو پکارا۔

"جی چھوٹی بیگم ۔۔"

"جا اوپر زر کو دیکھ اللہ جانے روئی کانوں میں ڈال کر بیٹھ گئی ہے شاید میری آواز سن ہی نہیں رہی ہے۔۔"

"چھوٹی بیگم میں زرا یہ سامان رکھ آؤ پھر اوپر جاتی۔۔"ریشماں نے اپنے ہاتھ میں موجود ڈھیروں سامان کی طرف اشارہ کیا تو ان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔

"کوئی ضرورت نہیں رکھ اسے اور پہلے اوپر جا کوئی بھی لے جائے گا یہ سامان۔۔"اسے جھڑکتے انہوں نے ہاتھ میں موجود سامان ریشماں سے لے کر زمین پر پٹخا تو کئی چیزیں ادھر ادھر بکھر گئیں۔

"جا اب جلدی۔"سامان پر اسکی نظریں مرکوز دیکھ وہ اب کی بار اور زور سے بولیں تو وہ بیچاری جلدی سے اوپر کی جانب بھاگی۔

Paid Ebooks 03447082756

"ہونہہ میری بیٹی کی خوشیوں کی دشمن سارا، اچھا ہے یہ سامان اسی قابل کے کہ ہماری ٹھوکر میں آئے۔۔"سرخ رنگ کی چنری کو پیروں تلے مسلتے وہ مڑی ہی تھیں کہ انہیں رکنا پڑا تھا کیونکہ سامنے سیڑھیوں پر وہ کھڑا تھا۔

"خیریت ہے چاچی سائیں اتنی غصے میں کیوں لگ رہی ہیں ؟"ان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ وہ اپنے مخصوص انداز میں بولا تو انہوں نے چور نظروں سے زمین پر پڑا سامان دیکھا۔

"یہ سامان تو میری دولہن کا ہے نا یہ کیوں ایسے زمین پر پڑا ہے۔۔"بکھرا سامان دیکھتے ہی اسکے کشادہ ماتھے پر کئی بل نمودار ہوئے تو ان کا دل تیزی سے دھڑکا۔

"شہیر سائیں وہ۔۔"انہیں سمجھ نہیں آیا کہ وہ بولیں تو کیا بولیں۔

Paid Ebooks 03447982756

"کیا وہ چچی سائیں میری دولہن کا سامان یہاں کیوں پڑا ہے۔۔"سامان زمین سے اٹھاتے اسنے تیکھے انداز میں ان سے سوال کیا۔

"وہ۔۔ ہالے کو بھیجا تھا یہ سامان تو میں نہیں جانتی یہ یہاں کیسے آیا میں تو خود حیران ہوں بھلا نکاح کا جوڑا یوں زمین پر کیسے پڑا رہ سکتا ہے۔ "لمحوں میں انہوں نے اپنی غلطی کسی اور پر ڈالنے کی کوشش کی۔

"میں تو پہلے ہی کہتی تھی شہیر اس بدذات کو اتنا سر پر نا چڑھاؤ مگر تمہیں ہی شوق چڑھا ہے اسے اپنی منکوحہ بنانے کا ہزاروں لڑکیاں چھوڑ تمہیں ایک وہی منحوس ملی ارے دیکھو زرا کیسے سامان یہاں پھینک کر گئی ہے۔۔"ان کی بات سن وہ ایک لمحے کو چونکا۔

"آپ کہنا چاہ رہی ہیں کہ یہ سارا سامان وہ یہاں پھینک کر گئی ہے؟؟ " اس نے قدم آگے بڑھاتے سنجیدگی سے ان سے سوال کیا تو انہوں نے سکون سے سر ہاں میں ہلا دیا۔

Paid Ebooks 03447982756

ان کی بات پر اس نے لمحے کو کچھ سوچا اور پھر سر ہلایا۔

"سمجھ گیا خیر ریشماں کو بول کر یہ سامان اٹھوائیں باقی میں دیکھ لوں گا

۔۔"چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس نے ان سے کہا اور آگے بڑھا تو

انہوں نے غور سے اس حویلی کے لاڈلے سپوت کو دیکھا۔

سانولی رنگت پر کھڑے نقوش لئے وہ ان کے سامنے تھا جو آج تک اپنی

ناک پر مکھی تک نہیں بیٹھنے دیتا تھا جو ایک بار استعمال کی ہوئی چیز دوبارہ

استعمال نہیں کرتا تھا نا کسی کو کرنے دیتا تھا آج اس گھر کی سب سے

فالتو چیز کو اس گھر کے سنگھاسن پر بیٹھانے چلا تھا

Paid Ebooks 03447082756

****

پیروں کو چھوتے گلابی فراک پہنے دوپٹہ سر پر ٹکائے وہ گھٹنوں کے گرد ہاتھ لپیٹے سوگوار سی بیٹھی تھی۔

آنکھوں میں لگی کاجل کی لکیر رونے سے بکھر سی گئی تھی مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔

رونے سے ناک سرخ ہوگئی تھی وہ کس کس بات پر ماتم کرے اسے سمجھ نہیں آیا۔

آج وہ ایک ایسے شخص کے نام ہونے والی تھی جو اسے کبھی پسند نہیں تھا۔

جسے دیکھ اسے وحشت سی ہوتی تھی اور آج وہ اتنی بے بس تھی کہ وہ کچھ نہیں کرسکتی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

اپنی سوچوں میں مگن وہ بے آواز آنسو بہانے میں مصروف تھی جب دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔

خوف سے اس نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ آتش فشاں بنا کبھی بھی پھٹنے کو تیار تھا۔

ہالے نے خوفزدہ ہوکر خود کو دیوار سے لگایا۔

دل تھا کہ خوف سے سکڑے جارہا تھا۔

"تو تم یہاں چھپی بیٹھی ہو ہالے نور شیرازی۔۔"اس نے کاٹ دار لہجے میں اسکا نام پکارا تو اسکے لہجے کے سرد پن سے اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوتی محسوس ہوئی۔

"ک۔۔کوئی۔کام تھا آپ کو۔۔"تھوک نگلتے اسنے بہت مشکل سے یہ چند الفاظ ادا کیئے۔

Paid Ebooks 03447982756

"نکاح کا سامان پسند نہیں آیا تھا جاناں یا مجھ سے الجھنے کی خواہش دل میں جاگی تھی ؟ "قدم بہ قدم اسکے طرف بڑھاتے وہ سخت لہجے میں پھنکارا تو اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بولے۔

"کیا ہوا جب اتنی ہمت کر ہی لی ہے تو تھوڑی سی اور ہمت کرلو اور میں ہوں سامنے بتاؤ مجھے میرے نام کا جوڑا قدموں میں روندنے کے لئے کیوں چھوڑ آئیں۔"اسکے دونوں بازوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے شہیر نے ایک جھٹکا دیا تو تکلیف سے اسکی چیخ نکل گئی۔

خوف سے آنکھوں بھیگ گئیں۔ وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے اب کس جرم کی سزا دی گئی ہے۔

"مم۔۔میں نے۔۔"وہ بولنا چاہتی تھی مگر یہ آنسو اور خوف اسکے الفاظ کہیں اندر ہی دب گئے۔

Paid Ebooks 03447982756

"مانتا ہوں بہت جلدی کررہا ہوں مگر اتنی بھی کیا ناراضگی ؟ کہ نکاح کا جوڑا ہی زمین پر پھینک دیا۔ نہیں پسند تھا تو میرے پاس آجاتیں لیکن پھینکا کیوں ہالے نور؟ "وہ بنا اسکی سنے سوال جواب کر رہا تھا مگر وہ خود اتنی ہمت بھی نہیں کر پارہی تھی کہ اسے انکار کرسکے۔۔

"گونگی ہو یا میرے سامنے ناٹک کرہی ہو ہاں ؟؟"اسکی مسلسل چپ نے شہیر شیرازی کا دماغ گھمایا تھا تبھی وہ زور سے اس پر چیخا۔

"ہم نے نہیں پھینکا شہیر سائیں قسم لے لیں۔۔ "کانوں پر ہاتھ رکھتے وہ اسے بولتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

"شہیر نے ایک نظر اسکے کانپتے وجود کو دیکھا جو زمین پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی گہرا سانس بھرتے اسنے خود کو کنٹرول کیا اور جھک کر اسکے پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

Raid Ebooks 03447982756

"اگر تمہارے کسی اور کے ہونے کا ڈر نا ہوتا نا تو میں تمہیں پوری شان سے اپنی دولہن بناتا یوں جلد بازی میں نہیں۔ شام کو ڈیوٹی پر جانے سے پہلے تمہیں اپنے نام کر کے جانا چاہتا ہوں تاکہ کوئی آکر تم پر اپنا حق نا جما سکے اور تمہیں یہاں سے مجھ سے چھین کر نا لے جا سکے اس دل میں بستی ہو تم۔۔" اپنے دل پر ہاتھ رکھتے وہ سنجیدگی سے بولا تو ہالے نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کو دیکھا جو اسکے چہرے پر نظریں مرکوز کیے بیٹھا تھا۔

"مجھ سے کبھی دغا بازی مت کرنا ہالے میں محبت میں بڑا شدت پسند انسان ہوں جو مجھے نہیں ملتا اسے میں چھین لیتا ہوں اور اگر وہ مجھے نا ملے تو میں اسکا وہ حال کرتا ہوں کہ وہ پھر کسی اور کے قابل بھی نہیں رہتا۔۔تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں اپنا نام دے رہا ہوں میرے سوا کسی

Paid Ebooks 03447982756

اور کو سوچنا بھی گناہ سمجھنا تم۔۔"سخت لہجے میں کہتے وہ اسے مزید اپنے خوف میں مبتلا کر گیا۔

"تیار رہنا میرے نام ہونے کے لئے۔۔"اس پر ایک گہری نظر ڈالتا وہ لمبے ڈاگ بھرتے کمرے سے نکلتا چلا گیا اور اسکے جاتے ہی وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Paid Ebooks 03447982756

****

"دماغ خراب ہوگیا ہے آپ کے بیٹے کا اور آپ بھی اسکے اس پاگل پن میں اسکا ساتھ دے رہے ہیں سائیں۔۔"حائمہ خاتون نے غصے سے اپنے شوہر کو دیکھا جو حقہ پینے میں مصروف تھے۔

"سائیں آپ یہ بات کیوں بھول رہے ہیں کہ مخمل میں کبھی ٹاٹ کا پیوند نہیں لگتا اور آپ میرے بیٹے کے لئے ایک غلاظت کا انتخاب کر رہے ہیں مجھے یقین نہیں آرہا۔"انہیں کسی پل سکون نہیں آرہا تھا۔

ان کی بات پر حقہ پیتے بصیر شیرازی کے ہاتھ تھمے انہوں نے گہری نظروں سے انہیں دیکھا مگر وہ کہاں باز آنے والی تھیں۔

"آپ شاید بھول رہی ہیں جسے آپ غلاظت کہہ رہی ہیں وہ شیرازی خاندان کا خون ہے ۔"

"کچھ نہیں بھولی مگر آپ بھول رہے ہیں کہ وہ کس کی بیٹی ہے۔۔ اور میں کبھی اپنے بیٹے کے لئے اسکو قبول نہیں کرونگی سمجھ آئی آپ کو۔۔"

"تو یہ بات جا کر آپ اپنے بیٹے سے کہیں مجھ سے نہیں اور ایک بات کیا چاہتی ہیں آپ ہاں وہ لوگ ایک بار پھر جیت جائیں ایسے کیسے انہیں جیتنے

Paid Ebooks 03447982756

دوں میں بتائیں مجھے ؟؟ "انہوں نے خاص وہ پر زور دیا تو حائمہ بیگم لاجواب ہو کر رہ گئیں۔۔

"مجھے کچھ نہیں پتا سائیں میرے کتنے ارمان تھے شہیر کو لے کر ایسے کیسے کل رات اسنے نکاح کا بولا اور آج آپ نکاح کے لئے تیار ہوگئے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔ "انہیں بالکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایسی کون سی قیامت ٹوٹ پڑی ہے جو اتنی جلدی نکاح کرنا ہے اس نے۔

"بابا سائیں کو کیوں تنگ کر رہی ہیں مجھ سے پوچھیں آپ میں دونگا جواب آپ کو۔۔""جواب بصیر شیرازی کے بجائے اسکی طرف سے آیا تو انہوں نے خفگی سے رخ موڑ لیا۔

"ہاں بتاؤ اپنی ماں کو کیا جلدی ہے تمہیں۔۔ "اسے کہتے بصیر صاحب اٹھ کر باہر نکل گئے تو وہ ان تک آیا۔

Paid Ebooks 03447982756

"غصہ کس بات کا ہے میرے جلدی نکاح کا یا اس سے نکاح کا؟" ان کو کندھوں سے تھامتے ان کا رخ اپنی طرف کرتے اس نے سوال کیا تو حائمہ بیگم نے اسکا چہرہ دیکھا۔

"آپ چاہتی ہیں کہ وہ یہاں سے چلی جائے؟ میں نہیں چاہتا میں چاہتا ہوں وہ یہی رہ کر تڑپے اور جو ایک آدھا اختیار ان کے پاس ہے وہ بھی نا رہے اور آپ کا اور ہمارا بدلہ بھی پورا ہوجائے۔" وہ شہیر شیرازی تھا بہت اچھے سے جانتا تھا لوگوں کو کیسے ڈیل کیا جاتا ہے۔

"تیری ہر خواہش مانی ہے شہیر تو فوج میں جانا چاہتا تھا ناچاہتے ہوئے بھی میں نے تیری بات مانی اور تو میرے مقابل اسے ہی لے آیا جس سے مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت ہے۔"

"آپ یہ کیوں نہیں سوچ رہی کہ جس سے آپ کو نفرت ہے اس سے آپ کے بیٹے کو بے پناہ محبت ہے آج تک جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ

Paid Ebooks 03447982756

کیا میں نے کبھی کچھ کہا؟ آپ کی ہر بات پر سر جھکایا مگر میں اس سے دستبردار نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر اس سے دستبردار ہوگیا تو میں ہار جاؤ گا اور آپ جانتی ہیں مجھے ہارنا نہیں پسند۔۔"اس نے بہت سادہ الفاظ میں انہیں کہا تھا کیونکہ یہ معاملہ دل کا تھا اور وہ کبھی اس سے دستبردار ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"تو جب فیصلہ ہو ہی گیا ہے تو میرے پاس کیوں آیا ہے دو گھنٹے بعد نکاح ہے تیاری کر جاکر۔"ناراضگی سے کہتے انہوں نے منہ پھیرا تو وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"رات جارہا ہوں ڈیوٹی پر چاہتی ہیں ایسے ہی ناخوش جاؤں؟ اگر مر گیا تو ؟"

"شہیر۔۔۔"اسکی بات پر انہیں لگا انکے دل پر کسی نے چھری چلائی ہو۔

Paid Ebooks 03447982756

"ہر وقت کی بکواس ایسی فضول بات کرتے ہوئے زرا سا بھی ماں کا خیال نہیں آتا نا۔۔ "اسکی بات پر وہ تڑپ اٹھی تھیں ان کی پریشانی دیکھ شہیر نے انہیں اپنے حصار میں لیا۔

"آپ میری جنت ہیں میرے لئے اس نکاح میں شامل ہوجائیں۔۔"اس کے لہجے میں ناجانے ایسا کیا تھا وہ سر ہلا گئیں۔

"آئندہ ایسا نا کہنا شہیر۔۔"

"اچھا نا نہیں کہوں گا چلیں اب جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔ "ان کا ماتھا چومتا وہ مسکرا کر باہر نکل گیا۔

"وہ تیری بیوی ضرور بن جائے گی شہیر مگر وہ اس گھر کی بہو کبھی نہیں بن سکتی کیونکہ میں ایسا ہونے نہیں دونگی تو مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگانا چاہتا ہے تو لگا مگر اس پیوند کو نوچ کر پھینک دونگی۔۔ "نفرت سے

Paid Ebooks 03447982756

پھنکارتے انہوں نے سر جھٹکا کیونکہ آج انہیں زہر کا گھونٹ ہر حال میں پینا تھا۔

****

آفندی ولا میں آج معمول سے ہٹ کر رش تھا لوگ بڑی تعداد میں سنہرے دروازے پر استادہ اپنی باری کے انتظار میں تھے۔

"بی بی جی بڑے سرکار نے کہا ہے کہ آج کوئی بھی یہاں سے خالی ہاتھ نہیں جانا چاہیے۔۔"خادم علی نے آکر بڑے سرکار کا پیغام فیروزہ بیگم کو دیا تو انہوں نے سر ہلایا۔

Paid Ebooks 03447982756

"بشیراں اندر زنان خانے میں پیغام پہنچا دو آج کوئی بھی سوالی خالی ہاتھ نا جائے۔۔" ان کا حکم ملنے کی دیر تھی بشیراں جلدی سے اندر کی طرف بڑھی تھی۔

لوگ جوق در جوق آتے جارہے تھے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو خالی ہاتھ یہاں سے گیا ہوں یا دھتکار دیا گیا ہوگا اور ایسا ممکن تھا بھی نہیں۔

حکیم آفندی لوگوں کے لئے کسی مسیحا کی طرح تھے جنہوں نے اس گاؤں کے لئے یہاں بسنے والے ہر شخص کے لئے اپنی زندگی وقف کردی تھی۔

"دی جان اب آپ اندر جاکر آرام کریں میں دیکھ لوں گا یہاں۔۔" حمدان کی بات پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"نا شہزادے یہ سب مجھے میری نگرانی میں ہی کروانا ہے زرا سی بھی کوتاہی ہوئی تو تیرے دادا جان بڑا ناراض ہونگے۔"

Paid Ebooks 03447982756

"چلیں پھر آپ سب سکون سے بیٹھ کر دیکھیں سارے کام مجھ پر اور عمر پر چھوڑ دیں۔۔ "انہیں زبردستی تخت پر بٹھاتا وہ خود جلدی سے کام میں لگا تو انہیں اس لمحے اپنے لاڈلے کی سب سے زیادہ یاد آئی تھی۔

"عمر بابا سائیں کہاں ہیں؟ "وہ سب اس وقت باہر موجود تھے جب حاقان صاحب عجلت میں اندر داخل ہوئے تھے۔

"خیریت ہے حاقان بچے اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو؟"ان کے چہرے پر چھائے پریشانی کے تاثرات دیکھ دی جان بھی پریشان ہوئیں تو انہوں نے خود کو سنبھالا۔

"کچھ نہیں اماں بس آج کے لنگر کے حوالے سے کچھ بات کرنی ہے مگر پنچائیت میں تو بابا سائیں نہیں ہیں۔"

Paid Ebooks 03447982756

"بابا آغا جان ڈیرے پر گئے ہیں۔" عمر کے جواب دینے پر وہ جلدی سے ڈیرے کی طرف بڑھے تھے جو خبر آج انہیں ملی تھی اس نے ان کے حواس معطل کردیئے تھے۔

وہ ڈیرے پر آئے تو حکیم آفندی کو لوگوں میں گھرا پایا۔

"بابا سائیں بات کرنی ہے آپ سے۔۔" ان کے چہرے کے تاثرات اتنے سنجیدہ تھے کہ حکیم آفندی نے سب کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا اور پھر سب کے جانے کے بعد حاقان آفندی ان کے پاس آئے تھے۔

"کیا ہوا ہے حاقان یہ رنگ کیوں اڑا ہوا چہرے کا؟"

"بابا سائیں وہ لوگ ایک بار پھر امانت میں خیانت کرنے جارہے ہیں ایک بار پھر دھوکہ دیا ہے انہوں نے۔۔" حاقان صاحب کی بات پر وہ بری طرح چونکتے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

"کیا کہنا چاہ رہے ہو حاقان کھل کر کہو۔۔"

"دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا کیا بکواس کر رہے ہو حاقان۔۔؟"

ان کے سختی سے پوچھنے پر انہیں جو جواب سننے کو ملا تھا اس نے ان کی دنیا ہلا دی تھی۔

"یہی سچ ہے بابا جان مجھے ابھی ابھی خبر ملی ہے۔۔"

حاقان صاحب کی بات پر وہ جیسے ڈھے گئے تھے۔

جاری ہے۔۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط2

Paid Ebooks 03447982756

"واہ بھئی واہ خوب دوستی نبھائی ہے نکاح کر رہے ہیں اور خبر ہمیں دوسروں سے ہورہی ہے کتنی غلط بات ہے سائیں۔۔۔"کمرے میں داخل ہوتے یوسف کی آواز پر شہیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر دونوں بازو وا کئے تو وہ بنا لمحے کی دیر ہے اسکے کشادہ سینے سے لگا تھا۔

"بہت یاد کیا میں نے آپ کو۔۔"اسے سختی سے بھینچتے وہ محبت سے بولا تو شہیر نے اسکی کمر تھپتھپائی۔

"میں نے بھی بہت یاد کیا میں یہی سوچ رہا تھا واپس جانے سے پہلے تجھ سے مل سکوں گا بھی یا نہیں۔۔ "صوفے پر بیٹھتے اس نے کہا تو یوسف نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔

کتنا بدل گیا تھا وہ۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہا ہے؟ "اسکی محویت نوٹ کر شہیر نے اسکا بازو ہلایا تو وہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔

"آپ میں اور آپ کے مزاج میں آئی تبدیلی دیکھ رہا ہوں آپ تو پرانے شہیر لگ ہی نہیں رہے سائیں۔۔"

اسکے کہنے کا انداز ایسا تھا کہ شہیر بے ساختہ ہنس پڑا۔

"کیوں بھئی یہ تبدیلی پسند نہیں آرہی کیا؟"

"پسند تو آرہی ہے مگر ایسے اچانک کیوں ؟"

Paid Ebooks 03447082756

وہ اب بھی حیران تھا کہاں وہ غصے والا جلالی شہیر شیرازی اور کہاں اتنا ٹھنڈے مزاج کا شہیر۔۔

"بس کچھ چیزیں اور کچھ وقت انسان کو بدل کر رکھ دیتے ہیں سچ بتاؤ تو میں اپنے گزرے ماہ و سال دیکھتا ہوں تو مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ میں کتنا ظالم ہوا کرتا تھا مگر جب سے میں نے اس قوم کے لئے خود کو وقف کیا ہے دل میں ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھم سا گیا ہے پرسکون ہوگیا ہے مجھے اب احساس ہوا کہ ایک زمہ دار انسان کیسا ہوتا ہے۔۔"

"مجھے بہت خوشی ہورہی ہے آپ کو ایسے دیکھ کر لیکن ایک بات بتائیں یہ اچانک نکاح کیوں؟ میں نے سنا ہے بھابھی بہت رو رہی ہیں آپ نے کچھ کہا ہے انہیں ؟ "وہ اسکا پکا خبری تھا اتنا تو اسے پتا تھا۔

"نکاح جلدی کرنے کی وجہ ہے یوسف میں جانے سے پہلے اسے اپنے نام کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر اس بار یہ نا کیا تو شاید دوبارہ واپس آؤ تو اسے

Paid Ebooks 03447982756

حاصل نا کر سکوں اور رو اس لئے رہی ہے کہ ڈانٹ کر آیا ہوں میں اسے۔۔ "سنجیدگی سے کہتے وہ بے اختیار مسکرایا تھا آنکھوں میں کسی کا عکس پوری شان سے ابھرا تھا۔

"ان کو بتایا آپ نے احساس دلایا کہ اب آپ پہلے جیسے غصے والے بدتمیز نہیں رہے۔۔"یوسف کے شرارتی انداز پر شہیر نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ بے ساختہ ہنس دیا۔

"یار اسے مجھ میں آئی تبدیلی محسوس ہی نہیں ہوتی ہے جب بھی سامنے جاتا ہوں ایسے کانپنے لگتی ہے جیسے کوئی شیر آگیا ہے سامنے۔۔ ابا تو بہت خوش ہیں اس تبدیلی سے مگر اماں کو ابھی تک اعتراض ہے میرے فوج میں جانے سے۔۔"

اس کی بات پر وہ سر ہلا گیا اور یہ واقعی سچ تھا کچھ سال پہلے کوئی شہیر شیرازی کو دیکھتا تو یقین کرنا مشکل ہوتا کہ کیا یہ وہی پرانا شہیر ہے موڈی

Paid Ebooks 03447982756

ضدی عضیل جو اپنی ناک پر مکھی تک نہیں بیٹھنے دیتا تھا آج وہ اتنا تبدیل ہوگیا ہے وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کیسے ہوا مگر بس ایک خواہش دل میں جاگی اور وہ پوری ہوئی اور پھر جب انسان کے کندھے پر ایک بڑی زمہ داری آجاتی ہے تو اسکا دل و دماغ تبدیل ہو ہی جاتا ہے اور یہاں تو شہیر شیرازی تھا جو کسی چیز کو کرنے کی ٹھان لیتا تو کوئی اسے ایک انچ اسکے ارادوں سے نہیں ہٹا سکتا تھا۔

"زیادہ دیر کے کیجئے گا بھابی کو بتانے میں ورنہ وہ برا ہی سمجھیں گی۔۔۔" یوسف کو ناجانے آج کیوں اس بات کی ٹینشن تھی۔

"بے فکر رہ نکاح کے بعد میں اسے منا لونگا بس تو ایک کام کر نکاح کے بیچ کوئی آ نا سکے سمجھ رہا ہے نا؟" شہیر کی بات پر یوسف نے سر ہلایا تھا۔

"سائیں آپ کا یہ عمل برسوں پرانی بجھی ہوئی آگ میں چنگاری کا کام کرے گا۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"آگ پرانی ہو یا نہیں نقصان تو کر چکی ہوتی ہے یا کرنے والی ہوتی ہے

میں لاکھ خود کو تبدیل کرلوں مگر میرے اصول پرانے ہی رہیں گے

یوسف۔۔"

"شہیر سائیں بڑے سائیں بول رہے ہیں نیچے آجائیں نکاح کا وقت ہوگیا

ہے۔۔"ریشماں کی آواز ہر یوسف کا کچھ بولنے کے لئے کھلتا منہ بند ہوگیا۔

"چل بھئی میں زرا اپنا آپ دیکھ لوں۔۔"نکاح کا سنتے ہی اسکے چہرے پر

بے حد خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"دوپٹہ اسکے سر پر اوڑھاتے حسینہ نے ایک نظر اسکے دلکش چہرے کو دیکھا تھا جہاں اسے ڈھونڈنے سے بھی کوئی رنگ نا مل سکا۔

"لاڈو رانی آج بہت بڑا دن ہے میری جان تھوڑا تو مسکرا دے۔۔"اسکی ٹھوڑی پکڑ حسینہ نے اسکا چہرہ اوپر کیا تو پلکوں پر رکے آنسوں قطار در قطار اسکے عارضوں پر بکھیرتے چلے گئے۔

"شش ایسے نہیں رو میری جان۔۔ "اسکے آنسو پونچھتے وہ تڑپ اٹھی تھیں۔

"ہمیشہ ہم ہی کیوں قربانی کا بکرا بنتے ہیں حسینہ اماں؟ کیوں ہر بار ہمیں ہی یہ سب سہنا پڑتا ہے کیا ہم انسان نہیں ہیں یا ہمیں زندگی جینے کا حق نہیں

Paid Ebooks 03447982756

ہے؟"وہ سخت نالاں تھی دل میں جمع ہوا غبار آنسوؤں کی صورت نکل رہا تھا۔

"ایسے نہیں بولتے بچے یہی تو نصیب ہے کب کیا ہو جائے کسے پتا۔۔"وہ ابھی مزید کچھ بولتی جب کوئی کسی کی آہٹ محسوس کر وہ چپ ہوئی تھیں۔

Paid Ebooks 03447082756

"آپ جانتی ہیں نا یہ نکاح کتنا بڑا طوفان لا سکتا ہے تو منع کریں اسے یہ نکاح نا کرے منع کردے ".کمرے میں داخل ہوتی شہربانو کی آواز پر ان دونوں نے بے ساختہ نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

ان کی اس اچانک بات پر حسینہ نے ان کا چہرہ دیکھا۔

"یہ آپ کیا بول رہی ہیں چھوٹی بیگم نیچے سب نکاح کے لئے موجود ہیں۔۔"

"سب موجود ہیں جبھی بول رہی ہوں تم لوگ کیا چاہ رہے ہو کہ ماضی ایک بار پھر دھرایا جائے اگر تم نے اس نکاح سے انکار نہیں کیا تو سب برباد ہو جائے گا لڑکی۔۔"حسینہ کو پیچھے چھوڑتے وہ اسکے روبرو آئیں اور اسکا بازو اپنی سخت گرفت میں پکڑا۔

"تم ابھی جا کر اس نکاح سے انکار کروں گی ہالے نور ورنہ زندگی تو ویسے بھی تم پر تنگ ہے مزید برباد کردونگی میں۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

اس کو دھمکاتے انہوں نے نفرت سے اسکے گلے میں موجود خاندانی ہار کو دیکھا تو دل میں بھانبھڑ جل اٹھے۔

"ہالے باباجی کو نیچے بلا رہے ہیں حسینہ اماں۔۔"ریشماں کے آنے پر وہ ایک سخت نظر اس پر ڈال کر کمرے سے نکلتی چلی گئیں تو اس نے نم آنکھوں سے حسینہ اماں کو دیکھا۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے بیٹا بس ہمت سے کام لو ۔"اسکا چہرہ گھونگھٹ میں چھپاتیں وہ سے لئے باہر نکلی تھیں۔

Paid Ebooks 03447982756

ہر بڑھتا قدم اسکے دل پر پڑ رہا تھا کتنی بے معنی سی تھی یہ زندگی کوئی خوشی نہیں اور اب یہ لمحہ جس کا ہر لڑکی کو انتظار ہوتا ہے اس کے لئے وہ بھی صرف تکلیف ہی لایا تھا۔

نیچے لاونج میں گھر کے لوگوں کے علاوہ بصیر صاحب کے ایک خاص دوست تھے جو نکاح خواں کے فرائض انجام دینے وہاں موجود تھے۔

کلف لگے سیاہ شلوار قمیض پر اجرک پہنے شہیر نے ایک نظر گھونگھٹ میں چھپی اس حسین پری کو دیکھا تھا لمحے کو اسے لگا وہ کوئی دیو ہے جو اس پری کو قید کرنے جارہا ہوں۔

Paid Ebooks 03447082756

وہ جانتا تھا یہ غلط ہے مگر کہتے ہیں نا محبت اور جنگ میں سب جائز ہے تو شہیر کے لئے بھی یہ سب جائز تھا۔

اسے دیکھ شہر بانو بیگم کا حق تک کڑوا ہوا تھا۔

جبکہ حائمہ خاتون نے دل پر پتھر رکھ لیا تھا۔

حسینہ نے اسے لے جا کر صوفے پر بیٹھایا تو اسکے بیٹھتے شہیر اپنی جگہ پر بیٹھا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"سائیں نکاح شروع کروائیں ورنہ بہت دیر ہو جائے گی۔۔" صابر نے آکر بصیر صاحب کے پاس آتے ہولے سے کہا تو انہوں نے اپنے خاص دوست کو اشارہ کیا اور ان کے اشارہ کرتے ہی نکاح کا آغاز ہوا تھا۔۔

"ہالے نور ولد انصر شیرازی کیا آپ کو شہیر شیرازی ولد بصیر شیرازی سے نکاح قبول ہے۔؟"

نکاح خواں نے اس سے رضامندی پوچھی تو اسکا دل کیا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر وہاں سے بھاگ جائے کہیں بہت دور۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"بولو بیٹا جواب دو۔۔"اسکی خاموشی پر جہاں شہر بانو اور حائمہ خاتون کے چہرے کے مسکراہٹ آئی تھی وہیں شہیر نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔

"قبول ہے۔۔ "وہ ہار گئی تھی خود سے وہ خود کے لئے کبھی نہیں لڑ سکتی تھی یہ سب اسکا مقدر تھا وہ سمجھ گئی تھی۔

اسکے اقرار کرتے ہی جہاں ان دونوں کو رنگ اڑا تھا وہیں شہیر نے رگ و پے میں سکون کی لہر دوڑ گیٔ۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"حاقان وہ یہ نہیں کر سکتے اتنا بڑا دھوکہ وہ ہماری پیٹھ میں چھرا نہیں گھونپ سکتے۔۔ "اس خبر نے ان پر پہاڑ گرا دیا تھا

"آغا جان ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔

"کیا کروں گے حاقان پھر وہی خون خرابہ اسی وجہ سے اتنی بڑی قربانی دی تھی نا۔۔"

"اور اس قربانی کو ہم ضائع نہیں ہونے دے سکتے آغا جان اگر اسے پتا چلا تو وہ طوفان کھڑا کردے گا آپ جانتے ہیں نا کتنا پکا ہے وہ اپنے اصولوں میں۔۔"حاقان صاحب کی بات پر وہ سوچ میں پڑ گئے۔

Paid Ebooks 03447982756

"اسے کچھ نہیں پتا چلنا ہے چاہیے حاقان کسی صورت نہیں۔۔ "ان کے دل و دماغ میں کیا چل رہا تھا اس سے حاقان صاحب انجان تھے مگر ان کا یہ فیصلہ انہیں قطعی منظور نہیں تھا۔

"آپ نا بھی بتائیں آغا جان اسے پتا چل جائے گا آرہا ہے بہت جلد۔۔"

ایک کے بعد ایک بم تھا جو ان کے سر پر گر رہا تھا۔

"ہم کچھ نہیں کرسکتے حاقان ہم ہار گئے ہمارے ہاتھ میں اب کچھ نہیں رہا۔۔"ان کی آنکھوں کی نمی ان کے اندرونی خلشار کی گواہ تھی حاقان

Paid Ebooks 03447982756

صاحب انہیں دیکھ کر رہ گئے جانتے جو تھے ان علاقے کے امن و سکون کے لئے کتنی بڑی قربانی دی تھی انہوں نے وہ خود سے زیادہ دوسروں کا سوچنے والے تھے جبھی دھوکہ کھا گئے تھے۔

"حاقان یہ بات ابھی کسی کو پتا نہیں چلنی چاہیے میں خود جاؤں گا ان سے بات کرنے۔۔"

"آپ خود کو گرائیں گے؟؟ "ان کی بات پر حاقان صاحب کے ماتھے پر بل آئے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

"آپ حکم کریں آغا جان میں لاشیں بچھوادوں گا یہاں اور چھین کر لے آؤ گا جو ہمارا ہے۔۔"

"ایک بار پھر تاریخ دھرانا چاہتے ہو؟؟ "انہوں نے سر اٹھا کر سپاٹ لہجے میں سوال کرتے انہیں دیکھا تو وہ چپ کے چپ رہ گئے۔

"آپ مجھے تو روک سکتے ہیں مگر اسے نہیں یاد رکھیں آپ وہ ہمارا ہی خون ہے اپنی ملکیت سے دستبردار نہیں ہوگا۔ "انہیں کہتے وہ وہاں سے چلے تھے اپنے پیچھے حکیم آفندی کو گہری سوچ میں چھوڑ کر۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"بابا سب ٹھیک ہے نا؟؟ "انہیں غصے میں باہر آتے دیکھ عمران کے راستے میں آیا تھا۔

"مجاز آفندی کو فون کرو اور اسے کہو وہ اپنی ڈیوٹی نبھائے۔۔"

"کیا ہوا ہے بابا آپ کچھ بتائیں گے؟"ان کے لہجے نے اسے بھی ٹھیک ٹھاک پریشان کردیا تھا

"ہالے نور کا نکاح کردیا گیا ہے شہیر شیرازی کے ساتھ۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"کیا۔۔۔؟ ایسے کیسے کر سکتے ہیں وہ لوگ بابا کیا وہ جانتے نہیں ہیں؟؟ "

یہ سب سن کر عمر کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

"آغا جان کوئی ایکشن کیوں نہیں لے رہے بابا امانت میں خیانت کی ہے ان لوگوں نے۔۔ "عمر کا بس چلتا وہ ابھی جا کر کئی گولیاں ان لوگوں کے سینے میں اتار دیتا۔

"میں نہیں جانتا ان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے مگر مجاز کو اب یہاں آنے سے روکو اسے پتا چلا تو تم جانتے ہو وہ کیا کرے گا عمر۔۔"

Paid Ebooks 03447082756

"بابا کیوں ہر بار ہی یہ لوگ ہمارے پیٹھ میں چھرا گھونپ دیتے ہیں؟ "عمر کے ٹوٹے لہجے پر ان کا دل کٹ کر رہ گیا۔

"وقت سب کا آتا ہے عمر ابھی ہمارا وقت نہیں آیا۔۔ اسے کال کرو اور کسی طرح یہاں آنے سے روکو۔۔"

اسے کہتے وہ وہاں سے نکل گئے۔

Paid Ebooks 03447982756

اسپتال میں اس وقت ایمر جنسی نافذ تھی۔فٹ گراؤنڈ میں ہونے والی بدمزگی نے کئی لوگوں کو زخمی کردیا تھا اور ایسے میں اچانک ایمر جنسی کیس نے وہاں موجود سب کو ہی بوکھلا دیا تھا۔

چھٹی کے دن اور اچانک یہ افتاد۔۔

"لیلا ویر از ڈاکٹر مجاز آفندی ؟؟"پیشنٹ کو آپریشن روم میں لے جاتے اس ڈاکٹر نے سسٹر سے پوچھا۔

"ڈاکٹر ہی از آن ڈیوٹی۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"اوکے۔۔"جواب ملتے ہی وہ اندر بڑھا تھا جانتا تھا کہ ڈیوٹی پر ہے تو وہ کہاں ہوگا۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وائٹ اوورال پہنے ماسک لگائے وہ آپریشن روم سے نکلا تھا۔

آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے اسنے آہستہ سے آنکھوں کو بند کر کے کھولا تو رنگین آنکھوں میں چھائی سرخی نے ان آنکھوں میں اپنا ڈیرہ جمایا تھا۔

گلوز اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ اپنے کیبن کی طرف بڑھا تھا اس اسپتال میں بس چند روز باقی تھے اسکے۔۔

Paid Ebooks 03447982756

اپنے کیبن میں آتے اس نے اوورال اتار کر ایک طرف رکھا تھا۔

تھکا دینے والے دن کے بعد بالآخر چند لمحے آرام کے نصیب ہوئے تھے اسے۔۔

سر سیٹ سے لگاتے اس نے آنکھیں موندیں تھیں مگر پھر اچانک کچھ یاد آنے پر وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

جلدی سے کیلنڈر دیکھ اس نے اپنی سوچ کی تصدیق چاہی تو چہرے پر آئی مسکراہٹ نے اسکی وجاہت میں مزید اضافہ کیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"بس تھوڑا اور وقت آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔۔" کسی کے عکس سے مخاطب ہوتے وہ نم آنکھوں سے مکسرایا تھا۔

"کیا بات ہے کس بات پر مسکرایا جارہا ہے؟ "اسکے روم میں داخل ہوتے مائک نے حیرت سے اسے دیکھتے سوال کیا ورنہ وہ ہمیشہ ہی سنجیدہ رہا کرتا تھا۔

"گھر جانے کے دن قریب آرہے ہیں بلآخر نو سال بعد میں واپس اپنے گھر جانے والا ہوں۔۔"مائک کو جواب دیتے وہ اٹھ کر کھڑکی تک آیا تھا ایک

Paid Ebooks 03447982756

تھکا دینے والے دن کے بعد صبح کی یہ روشنی ایک نئی امید دلاتی تھی اسے ہمیشہ

"میں بہت مس کرونگا تمہیں۔۔"

"میں بھی۔۔۔ "مائک کو جواب دیتے اس نے نگاہوں کا رخ سامنے افق کی جانب موڑا تھا۔

کتنا مشکل ہوتا ہے اپنا گھر چھوڑنا اپنوں سے دور رہنا وہ نو سال سے یہاں تھا پہلے پہل تو وہ ہر سمسٹر بریک کر گھر چلا جاتا تھا مگر پڑھائی کے بعد

Paid Ebooks 03447982756

ہاؤس جاب پھر اسکی جاب روٹین۔۔ اب فائنلی جانے کا وقت ہوچکا تھا اب وقت تھا اپنوں کے لئے کچھ کرنے کا۔۔

"بائے دا وے عمر کی کال آرہی تھی دیکھو میں یہی بتانے آیا تھا۔۔"

مطلب کی بات وہ ہمیشہ ہی آخر میں کرتا تھا۔

عمر کا نام سن اس نے جلدی سے اپنا موبائل چیک کیا تھا جہاں عمر کے علاوہ بھی کسی کی کال تھی۔

وہ نمبر دیکھ بری طرح چونکا تھا اور پھر اسی نمبر سے آیا ہوا میسج۔۔

Paid Ebooks03447982756

میسج پڑھتے اسکے ہاتھ ساکت ہوئے تھے۔۔

بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے وہ بے آواز آنسو بہانے میں مصروف تھی آج اپنی ماں کی یاد شدت سے حملہ آور ہوئی تھی بات تو کب کا اپنی زندگی میں مگن ہو چکا تھا کہ پلٹ کر اسکی خبر تک نہیں لی تھی اسے یہاں بے رحم لوگوں کے حوالے کر گیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

ستار شیرازی کے انتقال کے بعد وہ بصیر شیرازی اور نصیر شیرازی کے ہی رحم و کرم پر تھی۔

شہر بانو اور حائمہ بیگم دونوں کا رویہ ہی اسکے ساتھ ایک جیسا تھا جب کے ان کے بچوں نے کبھی اسے کزن سمجھا ہی نہیں تھا۔

شہیر،خوشبو دونوں اس سے بڑے تھے خوشبو کی پچھلے سال شادی ہوئی تب بھی اسکی حیثیت کسی نوکرانی سے کم نہیں تھی۔

جبکہ شہر بانو اور نصیر شیرازی کے بچوں میں یہاں زرین ہی ہوتی تھی باقی بڑے بھیا اپنی بیگم کے ساتھ شہر میں رہتے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب کھٹکے کی آواز پر وہ سیدھی ہوئی تھی مگر سامنے شہیر کو دیکھ اسکا رنگ اڑا تھا۔

"اگر شاک کم ہوا ہو تو میں اندر آجاؤ ؟؟"شرارت سے بھرپور انداز میں کہتے وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسکی ہوائیاں آڑی تھیں۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"بہت ہمت کر کے اس نے سوال کیا تو شہیر نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ ایک دم پزل ہوئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"ووہ۔۔۔وہ مم۔میں۔۔"بری طرح انگلیاں چٹخاتے وہ سخت بے چین ہو رہی تھی۔

"ریلکس ہالے کھا نہیں جاؤ گا تمہیں اتنا بھی کیا ڈر۔۔؟کچھ نہیں کہوں گا ریلکس رہو۔۔ "اسکی پریشانی سمجھتے وہ نرمی سے بولتا اسے حیران ہی تو کر گیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

اسکی حیرانگی سمجھ وہ دانتوں تلے لب دبا گیا۔

"اچھا ریلکس ادھر بیٹھو۔۔ "اسکا بازو تھامتے شہیر نے اسے بیٹھایا اور خود اسکے قدموں میں بیٹھا تو اس نے ایک دم اپنے پیر پیچھے کئے۔

"جانتا ہوں ناراض ہو غصہ بھی ہو مجھ سے نفرت بھی محسوس ہورہی ہے مگر یہ سب کرنا میری مجبوری تھی ہالے میں تمہیں خود سے دور نہیں کرسکتا میں یہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ تم مجھ سے دور جاؤ اسے میری خود غرضی سمجھو یا جو بھی مگر ایک بات یاد رکھنا میں پہلے والا شہیر نہیں رہا کچھ چیزیں اور وقت ہمیں بدل دیتے ہیں اور جب میرے ساتھ رہو گی تو یہ بات اچھے سے جان جاؤ گی اور مجھ سے محبت کرنے لگو گی یہ میرا وعدہ ہے۔۔ اب جب کے تم میری ہوگئی ہو تو میں سکون سے مر بھی جاؤں تو غم نہیں۔۔"اسکی بات پر جہاں وہ تڑپی تھی وہیں اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"بہت خواہش ہے میری اپنے وطن کے لئے جان دینے کی مگر ایک خواہش تمہارے ساتھ کی بھی ہے ہوں نا خود غرض ؟؟ نہیں جانتا جو کیا ہے صحیح ہے یا غلط بس مجھ سے کبھی نفرت مت کرنا ہالے میں اتنا بھی برا نہیں ہوں بھلے مجھ سے محبت نہیں کرنا مگر مجھ سے نفرت بھی مت کرنا۔"نم آنکھوں سے کہتے وہ اسے حیرت میں ڈال گیا تھا کیا یہ واقعی شہیر تھا؟

"چلتا ہوں اپنا بہت سارا خیال رکھنا زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگی"اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا وہ اسے یونہی دیکھتے ہوئے قدم پیچھے لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

جاری ہے۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر3

Paid Ebooks 03447882756

سیاہ چادر کے ہالے میں اسکا دمکتا روپ کسی بھی بناوٹی آرائش کا طلبگار نہیں تھا وہ سادگی میں بھی کمال حسن رکھتی تھی۔

بالوں کو چوٹی کی صورت قید کیئے اس نے آنکھوں میں گہری کاجل کی لکیر ڈالی تو شہد رنگ آنکھیں مزید نمایاں ہوگئیں۔

چادر کو اچھے سے اوڑھ کر وہ تیز قدموں سے نیچے کی جانب بڑھی۔

"فاطمہ نور۔۔ بچے جلدی کرو بھائی باہر انتظار کر رہا ہے۔۔ "درخشاں آفندی کی آواز پر اسکے قدموں نے مزید رفتار تیز کی تھی۔

"آ رہے ہیں مورے آپ بھی بس یوں ہی ہاتھ پیر پھلا دیتی ہیں ہمارے۔۔ " تیزی سے سیڑھیاں اترتے اسنے اپنی ماں سے خفگی کا اظہار کیا تو وہ بے ساختہ مسکرا دیں۔

"میری جان جب آپ کو پتا ہے کہ آج آپ نے زرخان کے ساتھ جانا ہے تو وقت کی پابندی تو لازمی کرنی پڑے گی نا۔۔"

"ہونہہ آپ کو کس نے بولا تھا اس نخریلے انسان کے ساتھ مجھے بھیجنے کی اب جب تک سو باتیں نہیں سنائے گا سکون تھوڑی آئے گا۔۔،"ٹیبل سے جوس کا گلاس اٹھاتے اس کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"بری بات ہے نور۔۔ بڑا ہے اور اگر تمہاری بڑی اماں نے سن لیا تو کیا سوچیں گی وہ کتنی محبت کرتی ہیں تم سے اور تم ان کے بیٹے کو ایسے بولتی ہو۔۔"

"اچھا نا بھئی یہ بولیں کہ آپ کو کچھ ہورہا اس کی برائی سن کر۔۔"اپنی ماں کی عادت سے وہ اچھے سے واقف تھی وہ اور زرخان کے خلاف ایک لفظ سن لیں نا ممکن۔۔

"میرے ساتھ عمر لالہ کو بھیج دیتیں تو زیادہ سکون میں آجاتی میں۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

اپنا بیگ اٹھاتے وہ شکایت کرنا ہر گز نہیں بھولی تھی۔

"اف کیسے قینچی کی طرح زبان چلتی ہے اس لڑکی کی مجال ہے جو زرا رحم دیکھا جائے ۔۔"

"ہاں مورے ساری برائیاں مجھ میں ہیں اور اس دنیا کی ساری اچھائیاں آپ کے اس لاڈلے سپوت میں ہیں۔۔"چڑ کر کہتے اس نے جوس کو ختم کیا اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھی جہاں اسکا سب سے بڑا دشمن اسکا منتظر تھا۔

سیڑھیاں اترتے وہ باہر آئی تو سامنے ہی موجود تھا۔

سانولی رنگت کھڑے نقوش سلیقے سے سیٹ ہوئے بال۔۔۔

کالے کلف لگے سوٹ میں وہ آج عام دونوں سے زرا ہٹ کر لگا اسے۔۔

سینے پر دونوں ہاتھ باندھے وہ اسی کا منتظر تھا اسکی آہٹ پر زرخان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ کو بغور اسے دیکھ رہی تھی ایک دم سے گڑبڑائی۔۔۔

"اگر میرا جائزہ لے لیا ہو تو برائے مہربانی آکر گاڑی میں بیٹھیں کالج والے آپ کے نوکر نہیں ہیں جو انتظار کرتے رہیں۔۔"سخت لہجے میں بولتے وہ فرنٹ سیٹ پر جاکر بیٹھا تو اسکی بات پر فاطمہ کا حلق تک کڑوا ہوگیا۔

Paid Ebooks 03447982756

"ہونہہ تمہارا جائزہ لونگی میں شکل دیکھی ہے کبھی آئینے میں اپنی۔۔ "با آواز بلند بڑبڑاتے وہ گاڑی میں بیٹھتے زور سے دروازہ بند کرگئی تو اسکی اس حرکت پر زرخان نے غصے سے اسے گھورا۔۔

"کالج والے میرے باپ کے نوکر نہیں ہے جو ہمارا انتظار کریں گاڑی چلاؤ جلدی۔۔ "اسکے گھورنے پر الفاظ اسے واپس لوٹاتے وہ رخ موڑ گئی تو وہ بس دانت پیس کر رہ گیا۔

Paid Ebooks 03447982756

"سائیں آفندیوں کو نکاح کا علم ہوگیا ہے" صابر کی بات پر حقہ پیتے بصیر صاحب لمحے رکے تھے اور پھر ان کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔

"اسے کہتے ہیں صابر اصل جیت۔۔۔ اچھے بن کر ہمیں برا بنانے چلے تھے اور اب خالی ہاتھ رہ گئے۔۔"

"لیکن سائیں اگر انہوں نے وار کیا یا پھر سے کچھ کیا تو ؟؟ "صابر کے پریشان انداز پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"اونہوں جب تک حکیم آفندی زندہ ہیں وہ لوگ کچھ نہیں کرینگے مطمئن رہو"

Paid Ebooks 03447982756

اسے تسلی دیتے وہ واپس سے حقے کی جانب متوجہ ہوئے تو صابر نے ایک نظر اوپر کی جانب دیکھا جہاں حائمہ خاتون کھڑی تھیں ان کے اشارے پر صابر نے سر ہلایا اور آہستہ سے وہاں سے اٹھتا اوپر کی جانب بڑھا۔۔

"جی بیگم سائیں آپ نے بلایا۔۔"

"یہ سب کیا ہے صابر ہاں ؟؟"

"وہ لوگ کچھ بھی نہیں کر رہے وہ شاید ماضی کو بھول کر آگے بڑھ گئے ہیں"..

"ایسا نہیں ہونا چاہیے صابر کیسے بھی کر کے اس مصیبت سے ہماری جان چھڑاؤ کچھ بھی کر کے۔۔ "انکا بس چلتا تھا ابھی کہ ابھی اسے جا کر گھر سے باہر پھینک دیتیں مگر شہیر کی وجہ سے انہیں یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑ گیا تھا کہ جس کی ماں سے انہوں نے نفرت کی اسی کی بیٹی اب ان کے بیٹے کی بیوی کی حیثیت سے ان کے گھر میں رہے گی۔۔

"جاؤ تم اور جان چھڑاؤ میری۔۔ "صابر کو حکم دیتے وہ نیچے آئی تو سامنے اسے دیکھ انکا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

"تائی جان۔۔ "ہاتھ میں سامان لئے وہ ان ہی کی منتظر تھی مگر ان کے تیور دیکھ اسکا دل بری طرح دھڑکا۔

Paid Ebooks 03447982756

"کتنی بار تجھے سمجھایا ہے اپنی یہ منحوس شکل میرے سامنے مت لایا کر تجھے سمجھ نہیں آتی ؟؟ منحوس ڈائن پہلے آتے ہی اپنی ماں اور بھائی کو کھا گئی اور اب یہ منحوس سایہ میرے بیٹے پر بھی ڈال دیا چڑیل۔۔۔"اسکے ہاتھ سے سامان تقریباً چھینتے ہوئے انہوں نے زمین پر پھینکا تھا۔

"دفع ہوجا اپنی اس منحوس شکل کو لے کر ورنہ منہ نوچ لونگی میں۔۔ "اسکے دھکہ دیتے وہ پاگلوں کی طرح چلائی تو ان کے خوف سے وہ بری طرح روتی وہاں سے نکلی تھی۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"صبح صبح اپنا منحوس چہرہ دیکھا دیا پتا نہیں ایسا کون سا گناہ کیا تھا جو یہ ہماری زندگی میں آگئی ارے مر کیوں نہیں جاتی تو۔ "زور زور سے چلاتے وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"تائی امی یہ لیں پانی پیئے کیوں اتنا بی پی ہائی کر رہی ہیں۔۔ "پانی کا گلاس ان نے آگے کرتی وہ زرین تھی۔

"زہر دے دے مجھے زرین۔۔۔"

"زہر پیئے آپ کے دشمن کیوں جی جلا رہی ہیں وہ تو چاہتی ہی یہی ہے کہ آپ یوں غصہ ہوں اور بی پی ہائی کر کے مر جائیں اور وہ اس حویلی پر حکمرانی کرے۔۔"

Paid Ebooks 03447982758

"اللہ نا کرے کیا اول فول بک رہی میں کیوں مروں۔۔ "جھٹ سے پانی کا گلاس اسکے ہاتھ سے لیتے انہوں نے لبوں سے لگایا تو اس دوغلے پن پر وہ انہیں گھور کر رہ گئی.

"ماں کہاں ہے تیری۔۔

"اماں کے سر میں درد ہے آرام کر رہی ہیں اور آپ بھی آرام کرلیں خود کو ہلکان کر رہی ہیں۔۔"

"ہاں جاتی ہوں زرا ایک نظر چکن میں ڈال لینا نہیں شہزادی صاحبہ سچ میں زہر نا دے دیں ہمیں" اسے بولتے وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور ان کے جاتے ہی اس نے گلاس زور سے ٹیبل پر پٹخا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"وہ دے یا نا دے زہر میں ضرور دے دوں گی ایک دن۔۔ تاکہ تم مرو اور اس کا پتا صاف کر شہیر کی دولہن بنوں میں۔۔"وہ اب بھی باز نہیں آئی تھی اپنے ارادوں سے جبھی غصے سے کہتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"بس کردے ہالے کتنا روئے گی میری جان۔۔"

"حسینہ اماں ہمیشہ مجھے کیوں اتنا زلیل کیا جاتا ہے میرا کیا قصور ہے اس سب میں کیا میں نے شہیر کو بولا تھا کہ وہ مجھ سے نکاح کریں نہیں نا وہ خود زبردستی یہ نکاح کر کے گئے ہیں اور مجھے یہاں یہ سب بھگتنے کے لئے چھوڑ دیا اور پھر بولتے ہیں کہ میں بدل گیا ہوں۔۔ "ہچکیوں سے روتے اس نے حسینہ اماں کی گود میں منہ چھپایا تو اسکی آخری بات پر ان کے لبوں پر تبسم کھلا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"مجھے پورا یقین ہے شہیر سائیں آکر سب ٹھیک کردیں گے ایک بار ان پر بھروسہ کرو میری جان۔۔"

اس کے بالوں کو سنوارتے وہ اسے سمجھا رہی تھیں بہت چھوٹی سی تھی وہ جب ان کی گود میں ڈال دی گئی تھی۔

اسکی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں تھا جو ان سے پوشیدہ ہو وہ حساس دل کی ڈرپوک سی لڑکی تھی جسے ہمیشہ دبایا ہی گیا تھا اور یہ احساس محرومی کبھی کبھی شدت اختیار کرتا تو وہ یونہی پھوٹ کر روتی تھی۔

"میں کسی کو معاف نہیں کرونگی آپ یاد رکھنا۔۔ اللہ سے شکایت کروں گی سب کی۔۔ "ہاتھ کی پشت سے گال رگڑتے وہ اٹھ بیٹھی تو حسینہ اماں نے نفی میں سر ہلایا۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"بری بات ہے میری جان ایسے نہیں بولتے۔۔"

"اور وہ چاہے کچھ بھی بولیں اور کریں دیکھئے گا ایک دن مجھے جان سے مار دینگے یہ لوگ اور آپ یہی بولیں گی کہ کوئی بات نہیں یہ نصیب کا لکھا تھا۔۔"

آج وہ حد سے زیادہ بدگمان تھی ایسے تو اس نے کبھی نہیں کہا تھا۔

"ہالے نور ادھر دیکھو کیا ہوا ہے کیا بات پریشان کر رہی ہے مجھے بتاؤ۔۔" اسکا چہرہ اپنے جھری زدہ ہاتھوں میں تھامتے انہوں نے اس سے استفسار کیا تو وہ ایک دم بوکھلائی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا ہمیں بس پریشان ہیں تھوڑا دل میں عجیب طرح کے وسوسے آرہے ہیں۔۔" اتنا بول کر وہ اٹھ کر واشروم میں بند ہوگئی اور اسکی بات پر حسینہ اماں نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"نہیں میرے مولا پھر سے نہیں میری بچی کے لئے کوئی آزمائش نا رکھنا میرے مالک اب نہیں ہے اس میں اتنی سکت میرے پروردگار۔۔" انجانے خوف کی لپیٹ میں آتے انہوں نے صدق دل سے دعا کی تھی مگر بعض اوقات دعائیں قبولیت کا درجہ نہیں پاتیں بلکہ انہیں آنے والے وقت کے لئے محفوظ کرلیا جاتا ہے۔۔

مکمل یونیفارم میں وہ ملبوس وہ تیار تھا۔

"کیا بات ہے شہزادے آج تو بڑا نور برس رہا۔ "اپنے ساتھی کی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"کیا ہوا یہ آنکھیں اس مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہیں.؟"

"پتا نہیں مگر دل پریشان ہے میں یہ سوچ رہا ہوں علیم اگر مجھے کچھ ہوگیا تو میرے پیچھے اسکا کیا ہوگا جسے اپنے نام کر آیا ہوں؟ "اسکے سوال پر علیم نے ایک نظر اسے دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"وہ فخر کرے گی کہ ایک شہید کی بیوہ ہے۔۔ "وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر گھومنے والے خوش فہمی نہیں پالتے تھے وہ حقیقت کا سامنا کرنا جانتے تھے۔

"مجھے نہیں پتا وہ فخر کرے گی یا نہیں مگر۔۔"وہ ناجانے کیا کہتے کہتے رک سا گیا۔۔

"مگر کیا ؟؟؟"

"کچھ نہیں تم چلو میں بس آتا ہوں۔۔ "علیم کو بولتے وہ اندر کی جانب بڑھ گیا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ تیار تھے۔

ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں داخل ہوئے تھے۔۔

اپنی جگہ پر بیٹھتے اس نے ایک نظر باہر کی جانب دیکھا تھا دل پر پڑے بوجھ میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

بے ساختہ اسے وہ یاد آئی تھی۔۔

ہیلی کاپٹر نے اڑان بھری اور وہ آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے تھے۔۔

اس کا دل و دماغ اس ایک شخص میں الجھا ہوا تھا جسے وہ اپنے نام کر آیا تھا۔۔

مزید دس منٹ بعد ہیلی کاپٹر میں شور سا ہوا تھا۔

وہ شور بہت واضح تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"پچھلے انجن میں آگ لگ گئی ہے سر۔۔ "اس نے کسی کو کہتے سنا مگر وہ بے حس و حرکت بیٹھا رہا کیوں ؟؟ وہ نہیں جانتا تھا۔

ہاں وہ اس آخری لمحے صرف اسے سوچ رہا تھا۔۔

ہیلی کاپٹر توازن کھوتا جارہا تھا۔۔

اور اسے اپنی ماں کی چیخیں باپ کے جھکے کندھے اور اس پر کیا جانے والا ظلم ستانے لگا۔۔

ہیلی کاپٹر میں کلمے کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔۔

"جب تمہیں سب پتا چلے گا میں منوں مٹی تلے ہوں گا مگر مجھ سے نفرت مت کرنا میری محبت میں کھوٹ نہیں تھا۔

خود سے کہتے اس نے مٹھی کو بھینچا اور بالآخر اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو اس مٹی کے سپرد کردیا۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756

وہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی دل بہت برے طریقے سے گھبرا رہا تھا کہ بے سکونی جب حد سے سوا ہوئی تو پریشانی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔۔

موسم اچانک ہی تبدیل ہوا تھا تیز ہواؤں نے ایک دم ہر جگہ ہلچل مچا دی تھی۔

کالی گھٹا نے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے موسلادھار بارش شروع ہوگئی۔

Paid Ebooks 03447982756

"یا اللہ رحم یہ موسم ایسے اچانک تبدیل ہوگیا ارے بچے یوں کیوں کھڑی ہو کھڑکی بند کردو۔ "کمرے میں داخل ہوتے حسینہ اماں مسلسل بول رہی تھیں۔

"موسم کتنا اداس ہوگیا ہے نا حسینہ اماں۔۔ "کھڑکی بند کرتے وہ پلٹ کر ان کے پاس آئی تو انہوں نے بغور اسکا اداس چہرہ دیکھا۔۔

"حویلی میں آج اتنی خاموشی عجیب سا لگ رہا ہے حسینہ اماں۔۔" ان کی نظروں کی تپش پر بات کا رخ بدلتی بلاوجہ ہی بول اٹھی۔

"اداسی تو ہونی تھی شہیر سائیں جب نہیں ہوتے حویلی یوں ہی خالی لگتی ہے۔۔"

اس کے ذکر پر شہیر کا مسکراتا چہرہ اسکے سامنے آیا تھا۔

عصیل، کھڑوس بدتمیز کیا کچھ نہیں لگتا تھا وہ اسے اور اب اپنے سارے حقوق اس کے نام کئے بیٹھی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"اب کیا سوچنے لگیں بٹیا؟؟ "اسکو سوچوں میں گھرا دیکھ حسینہ اماں نے اسکا بازو ہلایا تو ایک دم سے ہوش میں آئی۔

"آہ ہاں کچھ نہیں اماں وہ دراصل۔۔"اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتی باہر سے آتی پکار پر اس نے دہل کر حسینہ اماں کو دیکھا تھا۔

Classic Digital Library

"اماں یہ شور کیسا باہر۔۔۔ "انہیں بولتی وہ باہر بھاگی تھی ۔

"آرام سے ہالے گر جاؤ گی بیٹا۔۔"اسکے پیچھے جاتے وہ اسے ٹوک رہی مگر باہر جاتے جو منظر انہیں دیکھنے کو ملا اس نے ان کے حواس سلب کر دیئے تھے۔

سامنے ہی بصیر شیرازی جھکے کندھوں کے ساتھ زمین پر بیٹھے بے آواز رو رہے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

"اماں تایا ابو کیوں رو رہے ہیں کیا ہوا ہے۔۔ "تیزی سے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے اس نے گھبرا کر انہیں دیکھا جو خود سکتے کی حالت میں تھیں۔

"چلا گیا میرا بچہ چلا گیا صابر اس نے کہا تھا اسے کچھ نہیں ہوگا مگر وہ چلا گیا ہمیں اکیلا چھوڑ گیا اس دنیا میں۔۔ "بے آواز روتے اچانک ان کی آواز تیز ہوئی تو کمرے سے آتی حائمہ بیگم کے قدم لڑکھڑائے۔

"کیا ہوا ہے میرے شہیر کو کیوں ایسے رو رہے ہیں۔۔۔"

Classic Digital Library

"چلے گیا شہیر حائمہ چھوڑ گیا ہمیں مر گیا اس نے کہا تھا وہ واپس آئے گا مگر اب وہ نہیں آئے گا۔۔۔ دیکھ ہالے نور تیرا شوہر تجھے رخصت کروائے بغیر چھوڑ گیا دیکھ کیسا ظلم ڈھا گیا وہ ہم پر۔۔۔ "بصیر شیرازی کے الفاظ تھے یا پگھلا سیسہ۔۔

وہ وہیں ڈھے گئی ان کے لفظوں پر۔

Paid Ebooks 03447982756

لمحوں میں حویلی میں لوگوں کا رش بڑھ گیا شہیر کے شہید ہونے کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی تھی ہر کوئی اس جوان جہاں موت پر ماتم کناں تھا۔

حائمہ اور بصیر صاحب دونوں کو ہوش نہیں تھا اور ہالے وہ چپ تھی بس چپ۔۔

اس وقت اپنے ڈیرے پر موجود حکیم آفندی خاموشی سے آسمان کو تک رہے تھے۔

"کیا سوچ رہے ہیں بابا۔۔"انہیں یوں سوچوں میں گم دیکھ وہ بے اختیار پوچھ بیٹھے تو اپنے بیٹے کے سوال پر انہوں نے گھیرا سانس بھرا تھا۔

"میں نے جانتا حاقان اس سب میں خدا کی کیا مصلحت ہے مگر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت دل دہلانے والا ہے کیا پہلے غم کم تھے جو ایک اور غم ہم پر آن پڑا ہے۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"آپ اسے واپس بلا لیں بابا وہ لڑ لیگا سب سے مجھے یقین ہے اپنے بیٹے پر۔۔ء"

"تمہیں کیا لگتا ہے ہم سب کو ٹھیک کرنا نہیں چاہتے ؟؟ ہم نے خود کو وقت کے دھارے پر چھوڑا تھا حاقان اور آج وقت نے ہمیں یہ سب دیکھایا ہے آگے کیا ہوگا یہ بھی وقت کو طے کرنے دو بس کوشش کرنا کسی کو اس سے

تکلیف نا ہو بہت بڑی قربانی دی ہے ہم سب نے اسے رائیگاں نہیں جانے دینا۔ "حاقان صاحب کو بولتے وہ آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھ کر آگے بڑھے تو آج ان کی چال میں وہ رعب و جلال نہیں تھا جو ان کی شخصیت کا خاصا تھا۔

وہ ٹوٹ گئے تھے خود کو مضبوط بناتے بناتے وہ کھوکھلے ہوتے جارہے تھے۔

"مجاز واپس آجاؤ میرے بچے اب سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے تمہیں کوئی نہیں روک سکے گا بس ایک بار آجاؤ۔"خود سے کہتے وہ مردہ قدموں سے باہر کی جانب بڑھے تھے کچھ نا کرنے کی ہوک ایک بار پھر دل میں جاگی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

شہیر کو اس دنیا سے گئے ہفتہ ہوگیا تھا سب مہمان واپس چلے گئے تھے۔

گھر میں موت کا سا سناٹا تھا ہر کوئی روتا رہتا تھا اس کی موت کا کیسے یقین کرتا کوئی۔۔

وہ اس وقت سفید لباس میں دوپٹے کو چہرے کے گرد لپیٹے ٹرے اٹھائے اوپر کی جانب بڑھی تھی جہاں اس وقت حائمہ بیگم موجود تھیں۔

ان کی طبعیت سنبھلنے کے بجائے بگڑتی جارہی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی تو حائمہ بیگم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور اسے دیکھتے ہی ان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

"کیوں آئی ہے تو قاتل میرے کمرے میں۔ کیوں آئی ہے منحوس میرے بیٹے کو کھا کر سکوں نہیں ملا تجھے کیوں آئی ہے اپنی نحوست میرے کمرے میں لے کر دفع ہوجا یہاں سے۔۔" ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھتے انہوں نے اسکے ہاتھ سے پلیٹ چھین کر زمین پر پھینکی تھی۔۔

"اپنا کالا سایہ لے کر دفع ہو جا تیری نحوست میرا بچہ کھا گئی صرف تیری وجہ سے ہوا ہے یہ سب" اسے دھکے دیتے گالیاں دیتیں وہ آپے سے باہر ہو گئی تھیں۔

"میں نے کچھ نہیں کیا تائی میں نے نہیں مارا انہیں خدا کے لئے مجھے۔۔ "اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی حائمہ بیگم کا ایک زور دار تھپڑ اسکے منہ کو بند کر گیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"زبان کاٹ دونگی میں تیری چلی جا یہاں سے۔۔"

"بھابی سنبھالیں خود کو جا یہاں سے شکل گم کر اپنی۔۔ "شور کی آواز سن کر اندر آتی شہر بانو نے بہت مشکل سے انہیں سنبھالا اور اس پر چیختے اسے کمرے سے نکالا تھا۔

وہاں سے نکلتی وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر گرتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ایک بار پھر ناکردہ گناہ کی سزا اسے بھگتنی تھی اس پورے ہفتے میں اس نے ساری زندگی کی زلالت براداشت کرلی وہ منحوس تھی سیاہ بخت اور اب قاتل۔۔۔

اپنی بد شگونی پر اب اسے بھی یقین ہونے لگا تھا.

Paid Ebooks 03447982756

جاری ہے..

عشق من است

از قلم فری شاہ

قسط نمبر4

Paid Ebooks 03447982756

میٹنگ روم میں اس وقت سارے ڈاکٹرز موجود تھے۔۔

ایک ایمرجنسی کیس کے سلسلے میں یہ میٹنگ رکھی گئی تھی۔

"مجاز مجھے لگتا ہے تمہیں اپنے جانے کا ارادہ کینسل کر دینا چاہیے یہاں مزید تمہاری ضرورت ہے اور پھر اس پر ہم مل کر ریسرچ کرینگے۔۔ "

ڈاکٹر جارج کی بات پر پیپر کر کچھ لکھتے لکھتے وہ رکا تھا۔

"آپ پچھلے تین سال سے مجھے ایسے ہی روک رہے ہیں ڈاکٹر۔۔"

"ہاں تو غلط ہی کیا ہے تم ایک کولیفائڈ ڈاکٹر ہو کون چاہے گا اتنا اچھا ڈاکٹر یہاں سے جائے۔۔ اور آپ کے گرینڈ فادر بھی تو نہیں چاہتے ابھی آپ وہاں جائیں۔۔ "ان کا اشارہ کچھ دن پہلے ہوئی مجاز کی آغا جان سے بات کی طرف تھا۔

اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ ان کا اس طرح پاکستان نا آنے پر زور دینا ہی تو اسے پاکستان جلد سے جلد جانے پر اکسا رہا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"دیکھتے ہیں ڈاکٹر فلحال تو یہ کیس سالو ہو جائے۔۔ "مائک کو دیکھتے وہ ضروری پوائنٹس لکھنے لگا تو ڈاکٹر جارج اسے دیکھ کر رہ گئے جو سنجیدگی سے اب فائل کی جانب متوجہ تھا۔۔

میٹنگ ختم ہوتے ہی وہ باہر کی جانب بڑھا تو چہرے پر سرد مہری تھی۔

اپنے روم میں آکر اس نے موبائل نکال ایک کال ملائی اور فون کان سے لگایا۔

"فرید تمہیں جو کام دیا تھا وہ ہوا ہے یا نہیں؟؟ "اسکے لہجے سے غصہ صاف جھلک رہا تھا کہ موبائل کے دوسری طرف موجود فرید نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔

"مجاز لالہ۔۔وہ"

"مجھے کوئی بہانہ مت سنانا۔۔"اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کرتا مجاز نے ایک دم اسے ٹوکا۔

"میں واپس آرہا ہوں میں میرے آنے سے پہلے سارے انتظامات ہو جانے چاہیے صرف کچھ وقت ہے تمہارے پاس اس کے بعد تم اور میں

Paid Ebooks 03447982756

روبرو بات کرینگے فرید۔۔۔ سمجھے میری بات؟؟" آخری لفظوں پر زور دیتے اس نے فرید کو اچھا خاصا بوکھلا دیا۔

"جی لالہ آپ بے فکر رہیں میں سب سنبھال لونگا۔"

Paid Ebooks 03447982756

چاند کی چاندنی نے اسکے چہرے کر روشن کیا ہوا تھا اس چاندنی میں اسکے چہرے کی نمی سب سے نمایاں تھی۔

ہاتھ میں کاغذ کا ٹکڑا تھامے وہ بے بس سی بیٹھی تھی۔

یہ خط شہیر کے سامان کے ساتھ آیا تھا جو حسینہ اماں نے اسکا نام دیکھتے ہی اٹھا لیا اور اب وہ خط اسکے پاس تھا۔

کپکپاتے ہاتھوں سے خط کھولتے اسکا دل کئی بار دھڑکا۔

نگاہیں اس صفحے پر لکھے لفظوں پر تھیں۔

"ہالے نور!۔۔"

"میں ابھی ڈیوٹی پر جانے لگا تو دل اچانک سے دھڑکا ایسے کہ کبھی نہیں دھڑکا کبھی مشن پر جاتے مجھے ایسا محسوس نہیں ہوتا تھا کہ کچھ قیمتی اپنے پیچھے چھوڑ رہا ہوں مگر آج لگا یوں لگ رہا ہے آج گیا تو شاید واپس نا آ سکوں یہ آگاہی بھی بہت عجیب سی ہے کہ میرے پاس وقت نہیں اور کہنے کو بہت کچھ اتنا کچھ کہ شاید یہ وقت کم پڑ جائے مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ خط تم تک تب پہنچے جب میں اس دنیا میں نا ہوں اگر زندہ سلامت واپس آگیا تو یہ راز تم کبھی نہیں جان سکو گی لیکن اگر مجھے کچھ ہوگیا تو میں چاہتا ہوں کہ تم اس راز کو جانو۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

اسکا ایک ایک لفظ اسکے دل پر بھاری تھا ہاتھ کی پشت سے آنکھیں صاف کرتے اسنے دھندلاہٹ کو ہٹایا اور واپس خط کو پڑھا۔

"کہتے ہیں جب آپ کو کسی سے محبت ہو تو آپ کو پھر اچھے برے کا فرق پتا نہیں چلتا۔۔

مجھے بھی تم سے محبت ہوگئی تھی کب میں خود نہیں جانتا مجھے سوچنا پڑتا ہے کہ مجھے اس وقت تم سے محبت ہوئی جب تم مجھ سے ڈر کر روتی تھیں یا تب جب امی نے تمہیں ایک کمرے میں بند کردیا تھا اور تم مجھے نظر نہیں آئیں۔۔

یقین کروں میں کچھ نہیں جانتا مگر بس میں نے سوچ لیا تھا کہ تم میری ہی زندگی میں آؤ گی میں خود غرض ہوگیا تھا اتنا کہ میں نے بڑوں کے فیصلوں کو دھول میں اڑا دیا میں نے غلط کیا تمہارے ساتھ۔

Paid Ebooks 03447982756

تم میری امانت نہیں تھیں تم میرے نام سے منسوب کبھی نہیں رہیں تھیں اور جس انسان کے نام کے ساتھ تمہارا نام جڑا تھا مجھے اس نیچا دیکھانا تھا میں نے بہت پہلے سوچا تھا کہ تم سے شادی کرکے میں اپنے دشمنوں کو ایسی شکست دوں گا کہ وہ کبھی سنبھل نہیں پائیں گے تم ان کی آخری امید تھیں میں اسے ختم کرنے کے چکر میں انہیں برباد کرنے کے چکر میں خود کو محبت کے آگے برباد کرگیا۔

Paid Ebooks 03447982756

مجھے محبت جیسا مرض لاحق ہوا اور میں بدل گیا میں نے خود کو تمہارے لئے اچھا بنانے کے لئے ہر چیز تبدیل کرلی میں فوج میں آگیا میں بدل رہا تھا تمہارے لئے مگر یہ بھی سچ ہے کہ میں نے تم سے تمہارے اپنوں کو چھین لیا۔۔

میں جاتے ہوئے تم سے ایک وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ تم اپنے لوگوں کے پاس واپس چلی جانا وہ لوگ بے قصور ہیں تم سچ نہیں جانتیں نا کوئی تمہیں بتائے گا۔۔

تم جس کی امانت ہو تمہیں اسی کے پاس جانا تھا اگر میں بیچ میں نہیں آتا اور اب تو لگتا ہے قدرت کو یہ فیصلہ پسند نہیں آیا خدا تمہیں خوشیاں دے ہمیشہ خوش رہنا اور کبھی مجھ سے نفرت مت کرنا۔۔ آگے کا وقت ماضی کی کئی گرہوں سے پردے ہٹا دے گا اور تم یقیناً اسکے بعد ایک خوشیوں بھری زندگی جیوں گی۔۔۔

PakEbooks 03447982756

میں محبت کے امتحان میں کھرا نا اتر سکا مگر میں اس مقام پر شہادت چاہتا ہوں میں خد غرض تھا میں جانتا ہوں مجھے محبت کرنی نہیں آئی اور نا نبھانی میں نے ہر قدم پر تمہارے ساتھ زیادتی مگر میں اتنا خود غرض

ہوں کہ اب بھی التجا کر رہا ہوں کہ میرے مرنے کی خبر سنتے ہی مجھے معاف کردینا اور اللہ سے کہنا وہ برا تھا مگر وہ اچھا بننا چاہتا تھا اسے معاف کردیں اسکے اپنوں کو صبر و ہدایت دیں۔۔

شہیر شیرازی کا کردار تمہاری زندگی میں فقط اتنا ہی تھا وہ ایک مختصر کردار ادا کرنے آیا تھا اور اب وہ اپنے اصل کو لوٹ رہا ہے تو اسے تمہاری معافی کی ضرورت ہے۔۔۔ ہو سکے تو معاف کردینا اور اپنی زندگی میں آگے بڑھنا اللہ تمہارا نگہبان۔۔۔۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

فقط

شہیر شیرازی

"شہیر۔۔۔۔"خط اسکے ہاتھوں سے چھوٹ کر گرا تھا تو اسے ادراک ہوگیا تھا کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔

"شہیر۔۔"اسنے زیر لب ایک بار پھر اسکا نام دھرایا۔۔

"تم تو مجھ سے نفرت کرنے کا حق بھی چھین کر لے گئے میں اب خالی ہوگئی ہوں یہ تم نے کیوں کیا اپنے اور میرے ساتھ؟؟"

Paid Ebooks 03447982756

سسکتے روتے وہ اس سے سوال کر رہی تھی مگر جواب دینے کے لئے اب وہ پاس نہیں تھا۔

"میں نفرت نہیں کرتی میں معاف بھی کر چکی ہوں مگر میں سچ جاننا چاہتی تھی تم سب جانتے تھے تو مجھے بتا دیتے میں کیا کروں گی اب میرے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔۔"ہچکیوں سے روتے وہ فریاد کناں

تھی اس اندھیرے کمرے میں وہ ایک بار پھر اکیلی تھی اپنی وحشتوں کے ساتھ۔۔

"آپ جاتے کیوں نہیں ہیں خان ہماری امانت میں خیانت کی اور اب بھی شیر بن کر گھوم رہے۔۔۔ "فیروزہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر جائیں۔۔

"تو کیا کریں ہم فیروزہ کیا کریں آخر ایک بار پھر تاریخ دھرائیں؟؟"

"ٹھیک ہے پھر مرنے دیتے ہیں اسے یہی چاہتے ہیں نا آپ تو یہی ٹھیک ہے اتنا ظلم کے اپنی بچی سے ہم مل نہیں سکتے اور آپ یہاں کے بڑے

Paid Ebooks 03447982758

ہو کر بھی کچھ نہیں کر رہے تو میں بلا رہی ہوں مجاز کو اسے اچھے سے آتا ہے اپنا حق وصولنا۔۔"حکیم آفندی کی بات پر انکا پارہ مزید بڑھا۔

"غلطی سے بھی یہ مت کرنا فیروزہ ہمیں وقت دو ابھی کچھ بھی کرنا ہماری بچی کو نقصان پہنچا دے گا ہمیں صبر کا مظاہرہ کرنا ہو گا بس تھوڑا صبر۔۔"فیروزہ بیگم نہیں جانتی تھیں کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں مگر اپنا فیصلہ وہ کر چکی تھیں۔۔

Paid Ebooks 03447982756

اور اب انہیں اس فیصلے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا تھا چاہے کچھ بھی ہو جاتا۔۔

"میں جارہا ہوں ڈیرے پر وہاں جرگہ رکھا ہے عمر کو بھیج دینا مجھے رات لینے۔۔"شال کندھوں پر ڈال وہ آہستہ سے باہر نکلے تو ان کے جاتے ہی فیروزہ بیگم نے حاقان صاحب کو بلاوا بھجوایا۔۔

اور وہ تو جیسے منتظر تھے ان کے ایک حکم پر وہ ان کے پاس موجود تھے۔

"حاقان تمہارے آغا جان کا دماغ خراب ہوگیا ہے وہ کیوں کچھ نہیں کر رہے ہیں آخر ؟؟ "ان کے بیٹھتے ہی انہوں نے بات شروع کی تو حاقان صاحب گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔

Paid Ebooks 03447982756

"مورے آپ جانتی ہیں وہ کیا سوچتے ہیں یہ کوئی نہیں جان سکتا اور ان کی خاموشی یقیناً کوئی بڑا طوفان لائے گی ہم بس انتظار ہی کرسکتے ہیں اور ہمارے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔۔"

"مجھے یہ بات معلوم ہے حاقان بندے لگاؤ اپنے آغا جان کے پیچھے عمر کو بولو ہر وقت ساتھ رہے ان کا فیصلہ ہر دفعہ ہی لوگوں کو ہلا کر رکھ دیتا ہے اب بھی پتا نہیں کیا سوچ کر بیٹھے ہیں تڑپ رہی ہوں میں اپنی بچی

کے لئے مگر مجھے اجازت نہیں جانے کی آخر کوین دھوکہ وہ دیں اپنے قول دے وہ بھریں اور بھگتیں ہم نہیں بچہ اب ہم یہ سب مزید نہیں برداشت کر سکتے۔۔

پنچائیت کے فیصلے کی وجہ سے سولہ سال سے چپ رہے ہیں مگر اب مزید نہیں۔۔۔"

"مورے تھوڑا صبر۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"کتنا صبر خاقان آخر کتنا صبر اتنے سال ہو گئے کیا سوچتی ہو گی وہ ارے نفرت کرتی ہو نگی ہم بدگمان ہو گی ہم سے اور تم کہتے ہو صبر کروں میں۔۔؟"

"مورے تھوڑا صبر کریں انشاء اللہ سب بہتر ہو گیا اللہ پر یقین رکھیں۔۔ "ان کا ہاتھ تھام حاقان آفندی نے انہیں تسلی دی تھی اور وہ کر بھی کیا سکتے تھے ان کے ہاتھ میں بھی کچھ نہیں تھا۔۔

"اچھا آپ زیادہ نا سوچیں نا خود کو ہلکان کریں سب ٹھیک ہو جائے گا دوا لیں اور آرام کریں میں درخشاں کو بولتا ہوں آپ کے لئے چائے بنا کر دے جائے۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"نہیں رہنے دو وہ مصروف ہو گی میں بشیراں سے کہتی ہوں وہ بنا کر دے دے گی۔۔"

"چلیں میں بشیراں کو بولتا ہوں۔۔۔"

انہیں کہہ کر وہ باہر بڑھ گئے تو حاقان آفندی کے جاتے ہی ایک بار پھر ان کے چہرے پر پریشانی آئی تھی۔

"نور ایک بات تو بتاؤ ۔".وہ جو کتابوں پر جھکی تھی اسما کی بات پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا؟"

"یہ جو تمہیں لینے آتا ہے یہ کون ہے تمہارا ؟؟"

Paid Ebooks 03447982756

"کیا مطلب کون ہے کزن ہے میرا تایا کا بیٹا۔۔"

"کیا واقعی یہ تمہارا کزن ہے؟ "اسکے جواب پر اسما کو ٹھیک ٹھاک شاک لگا۔

"ہاہاہاہا کر لو بہن یقین کالا ہے مگر ہے پٹھان کی اور میرا سگا کزن بھی۔۔"زور سے قہقہہ لگاتے اس نے زرخان کا مذاق اڑایا تھا۔

"مخمل میں ٹاٹ کا پیوند ہوتا ہے نا جیسے ویسے ہی وہ ہے ہمارے خاندان میں سارے اتنے خوبصورت اور ایک وہ خود مجھے تو زہر لگتا ہے نخرے تو ایسے ہیں کہ خدا کی پناہ۔۔ "اپنا کام چھوڑے اب وہ مزے سے اپنا سب سے خاص کام کر رہی تھی مطلب زرخان کی برائی۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"اب اتنا بھی بد صورت نہیں ہے بس زرا رنگ ہی تو کم ہے۔۔"

"رنگ کم ہوں اسی رنگ پر بڑا غرور ہے اسے مکھی تک ناک پر بیٹھنے نہیں دیتا اور اسکا یہ غرور توڑنا ہے مجھے ہر حال میں۔۔"اسکا ذکر کرتے ہوئے بھی اسکے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا۔

"چل چھوڑ نا موڈ نا خراب کر کرو۔۔۔"اسما کو اندازہ بھی نہیں اسکا مذاق میں کہی بات اس طرح نکلے گی۔۔

"کوئی نہیں اسکے ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تو اس کے ذکر سے کیا پڑے گا خیر میں جارہی خان بابا آنے والے ہونگے۔۔ "چادر سے چہرہ ڈھانپتے وہ کتابوں کو سمیٹتے اٹھی تو اسما بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

Paid Ebooks 03447982756

"اب تمہیں کیا صدمہ ہوگیا ہے جو وہیں ٹک گئی ہو شاباش آجاؤ۔۔ "اسما کو کہتے وہ بنا اسکا انتظار کیئے آگے بڑھ گئی۔

مگر سامنے خان بابا کی جگہ زرخان کو دیکھ اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

"آپ یہاں کیا کررہے ہیں خان بابا کہاں ہیں؟؟"

"گاڑی میں بیٹھو مجھے دیر ہورہی ہے۔۔"اسے کہتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تو اسکا کیا کہ وہ سامنے موجود اس مغرور شخص کا منہ توڑ دے۔۔

"باہر کھڑے رہنے کا نہیں بولا ہے اندر بیٹھو اور بھی کام ہیں مجھے فارغ نہیں ہوں۔۔ "ایک بار پھر اسکی سخت آواز پر وہ خون کے گھونٹ پیتے گاڑی میں بیٹھ گئی مگر دل کر رہا تھا بھی اس انسان کو کھری کھری سنا دے جو اسکی نفرت میں اضافہ کرتا ہی جارہا تھا۔۔

پورے راستے وہ کوفت کا شکار رہی گاڑی جیسے ہی حویلی میں داخل ہوئی اسکی جان میں جان آئی گاڑی رکی تو اسکی جان میں جان آئی تبھی بنا انتظار کئے وہ فوراً سے گاڑی سے نکلنے لگی مگر اسے زرخان کی آواز پر رکنا پڑا۔۔

"کیا ہوا اب؟؟"انتہا کا بیزار لہجہ۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"ہوا یہ کہ آج سے ٹیوشن ٹیچر نہیں آئے گی تو شام میرے آنے سے پہلے پہلے آغا جان کے کمرے میں کتابوں کے ساتھ موجود ہونا آئی سمجھ۔۔ "ایک ایک لفظ چبا کر کہتا وہ اس پر بم پھوڑ گیا تھا۔

"شاباش نکلو اب میری گاڑی سے۔۔ "اسکے لہجے پر وہ سر تا پیر سلگتی گاڑی کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتے تیزی سے اندر بڑھی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"ارے ارے کیا ہو گیا یہ ہوا کے گھوڑے پر کیوں سوار ہو بچے۔۔ "غصے میں وہ تیزی سے اوپر بڑھ رہی تھی مگر درخشاں آفندی کی آواز نے اسکے قدم روکے۔

"مورے میں کچھ بولوں گی تو آپ کو اور اس گھر میں موجود ہر ایک شخص کو برا لگے گا اس لئے مجھے معاف کریں۔۔"

"یہ کیا طریقہ ہے اپنی ماں سے بات کرنے کا کیا تمیز بھول گئی ہو تم۔۔ "
اپنے کمرے سے نکلتے آغا جان کی دھاڑ پر وہ ایک دم اچھلی تھی۔۔

"یہ سیکھنے جارہی ہو کالج تو بولتا ہوں میں حاقان سے بیٹھائے تمہیں گھر ایک ہم ہیں کو چیزیں بدلنے میں لگیں مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری چھوٹ کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ۔۔ ".وہ ایک دو بار پہلے بھی اسکا رویہ نوٹ کر چکے تھے اور اب تو اس کی بدتمیزی حد سے بڑھ گئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"معاف کردیں آغا جان۔۔ "دھیمے لہجے میں منمناتے اسکا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے کیونکہ آج کا تو دن ہی منحوس تھا۔

"کمرے میں جاؤ۔۔"ان کی اجازت ملتے ہی وہ جہاز کی اسپیڈ سے وہاں سے اوپر بھاگی۔

"اور درخشان بچے زرا لگامیں کھینچوں آزادی کا مطلب غلط انداز میں لے رہی ہے بچی۔۔"

"جی بہتر آغا جان۔۔"

"ہمم۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"بڑی امی آپ کہاں جارہی ہیں طبعیت ٹھیک نہیں ہے آپ آرام کریں".انہیں بستر سے اٹھتے دیکھ زری فوراً آگے بڑھی مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔۔

"زری مٹی کا تیل اور ماچس لے کر آ اس منحوس کے کمرے میں ۔۔"

زری کو حکم دیتیں وہ نیچے ہالے کے کمرے کے طرف بڑھی اور زری یہ حکم ملتے ہی فوراً سے کچن میں بھاگی۔۔

"ارے بھابی آپ نیچے کیوں آگئیں زری تھی تو کچھ چاہیئے تھا تو اسے بول دیتیں۔۔"

"یہ کام صرف مجھے ہی کرنا ہے۔۔"جواب دیتے وہ آگے بڑھیں تو انہیں ہالے کے کمرے کی طرف جاتے دیکھ وہ فوراً ان کے پیچھے لپکیں اور ان کے پیچھے زری نے کمرے میں قدم رکھا۔

"تائی امی آپ۔۔ "وہ جو کمرے دھو کر ابھی اندر آکر بیٹھی تھی ان کی اچانک آمد پر اسکا دل تیزی سے دھڑکا۔

Paid Ebooks 03447982756

"تجھے کس نے حق دیا ہے کہ تو یہ رنگین کپڑے پہنیں ہاں ؟؟؟ "اسکا بازو دبوچتے وہ اس پر غرائیں تو ہالے کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی۔

"تت۔ائ۔۔تائ امی۔۔ "اسکا سانس رکنے لگا تھا ان کی وحشت سے۔۔

"تجھے میں بعد میں دیکھتی ہوں۔۔"اسے زمین پر دھکا دیتے حائمہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکی الماری کھولی اور اسکے سارے کپڑے ایک ایک کر زمین پر پھینک دیئے۔

Paid Ebooks 03447982756

"ناگن میرے بیٹے کو کھا کر دولہن بنی گھومتی ہے ارے حق کس نے دیا تجھے یہ رنگین کپڑے پہننے کا بیوہ ہے تو بیوہ ساری زندگی تو سفید کے علاوہ کچھ نہیں پہنے گی حرام ہے تجھ پر ہر رنگ۔۔ "مٹی کا تیل اسکے کپڑوں پر پھینکتے وہ منہ سے انگارے برسا رہی تھیں۔۔

"تجھے کوئی حق نہیں ہے رنگین زندگی کا تیری زندگی میں سوائے سیاہی کے اب کچھ نہیں ہوگا۔۔ "ماچس جلا کر انہوں نے اسکے کپڑوں پر پھینکا تو سارے کپڑے آگ کی لپیٹ میں آ گئے۔

وہ ساکت و جامد پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔

وہ جلے ہوئے کپڑے۔۔۔

"دیکھ دیکھ تو اسی راکھ کو اپنے ماتھے پر مل کر رہے گی اب۔۔ "کالی ہوتی زمین سے ہاتھ کالے کرتے وہ پاگل ہو گئیں تھی انہیں کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

آگے بڑھ کر اسکا منہ مٹھی میں دبوچے اس ظالم عورت نے اسکا پورا منہ اس کالک میں رنگ دیا تھا اور وہاں موجود سب بس تماشائی تھے۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"زری پھاڑ اسکے کپڑے نہیں ہے اسے حق۔۔۔ "اسکے اوپر مٹی کا تیل چھڑکتے وہ پاگل جنونی ہوگئی تھیں۔۔

اور وہ اسے کیسے سکتا ہوگیا تھا بے حس و حرکت وہ بس خاموش تھی ۔

"کیا کر رہی ہو حائمہ دماغ جگہ پر ہے ۔"تیزی سے اندر آتے بصیر صاحب نے ان کے ہاتھ سے ماچس دور پھینکا اور ایک زور دار تھپڑ ان کے منہ پر مارا۔

Paid Ebooks 03447982756

وہاں موجود سب کو جھٹکا لگا تھا۔

حسینہ اماں نے جلدی سے اس کے پاس جا کر اسے خود میں بھینچا۔

"تماشہ ہو رہا تھا کیا ہاں دفع ہو جاؤ یہاں سے سب اور شہر بانو لے کر جاؤ اسے سارے کے سارے تماشہ دیکھنے کھڑے تھے دماغ خراب ہو گیا ہے تم سب کا مزا سمجھ کر رکھا ہوا۔۔"

"حسینہ سنبھالو اس کو اور چہرہ صاف کرو اسکا۔ "حسینہ اماں پر حکم صادر کرتے وہ مزید وہاں نہیں رکے۔۔

اور حسینہ اماں اسکی حالت دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔

"یا اللہ میری بچی کے نصیب سے یہ تکلیفیں ختم کر دے میرے مالک۔۔ہالے میری بچی سنبھال خود کو۔۔۔"اسے ہلاتے وہ بے بس محسوس کر رہی تھیں خود کو۔۔

"میں بیوہ ہوں اماں مجھ پر رنگ حرام ہوگئے ہیں مجھے کفن پہنا دو میری ماں کی طرح۔ "کپکپاتا لہجہ وہ اپنے لفظوں سے ان کا دل چیر گئی۔

جاری ہے۔۔۔

Paid Ebooks 03447982750

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر5

Paid Ebooks 03447982756

"دماغ خراب ہوگیا تھا تیرا کیا کررہی تھی مارنا چاہتی تھی اسے۔"

"ہاں مارنا چاہتی تھی کیونکہ اسکی نحوست کی وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے دور ہوگیا صرف اسکی وجہ سے اگر یہ ہماری زندگیوں میں نہیں ہوتی تو ہماری زندگی پرسکون ہوتی کیا ضرورت تھی اسے یہاں رکھنے کی دفع کردیتے اسے ان لوگوں کے ساتھ۔۔"

"سب حائمہ بس۔۔۔ تو جانتی بھی ہے اسے ان لوگوں کے حوالے کر کے ہمارا کتنا بڑا نقصان ہو سکتا تھا یہ جو عیاشی تو کر رہی ہے نا یہ نہیں کر رہی ہوتی حکیم آفندی کی کمزوری ہے ہمارے ہاتھ میں وہ اسکے یہاں ہوتے پر بھی نہیں مار سکتا۔۔اور آج جو کچھ تو نے کیا اگر اسکی بھنک بھی ان لوگوں تک پہنچ گئی تو سالوں کی محبت پانی ہو جائے گی۔۔"ان کے غصے کے آگے وہ ایک دم چپ ہو گئی تھیں۔

Paid Ebooks 03447982756

"تجھے کیا لگتا ہے شہیر کے جانے کا مجھے کوئی دکھ نہیں ؟ میری بھی اولاد تھا وہ ہالے نور سے شادی کر کے اس نے مجھے سکون پہنچایا تھا کہ نا وہ کہیں جائے گی نا ہی۔۔۔ " وہ کچھ کہتے کہتے رک گئے۔

"مجھے اسے دیکھ کر غصہ آتا ہے اسکا وجود برداشت نہیں کر سکتی میں سائیں کچھ کریں مگر اسے اس گھر سے باہر نکال دیں کہیں بھی رکھیں اسے پرانی حویلی میں بھیج دیں۔۔"

"پرانی حویلی؟؟ "ان کے منہ سے پرانی حویلی کا ذکر سن کر وہ چونکے۔

پرانی حویلی میں ان عورتوں کو رکھا جاتا تھا جن پر منحوست کا سایہ ہوتا تھا اور وہ عورت وہی اکیلے رہ رہ کر مر جاتی تھی اور کسی کو کچھ پتا نہیں چل سکتا تھا۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"کیا سوچ رہے ہیں؟؟ "انہیں خاموش دیکھ کر انہوں نے بصیر صاحب کو پکارا تو وہ ایک دم چونکے۔۔

"ہوں نہیں کچھ نہیں بس خود کو زرا کنٹرول کرو۔۔۔"

انہیں کہتے وہ کمرے سے باہر آگئے مگر ان کا دماغ مسلسل تانے بانے بن رہا تھا۔۔

"صابر اس معاملے کو ہم مزید نہیں لٹکا سکتے ہیں جلد از جلد جو کہا ہے وہ کرو۔۔ "باہر آتے ہی انہوں نے سب سے پہلے صابر کو حکم دیا تھا۔

"جیسا آپ نے کہا ہے بس ویسا ہی ہو گا۔

Paid Ebooks 03447982756

ان کے حکم پر صابر نے فوراً سے اپنا لائحہ عمل طے کیا تھا۔

بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے وہ جب سے آئی تھی رونے کا شغل فرما رہی تھی آغا جان سے ہوئی بے عزتی دل کو کرلا رہی تھی۔

"یہ سب اس منحوس انسان کی وجہ سے ہوا ہے نا وہ اپنی شکل دیکھاتا نا یہ سب ہوتا اللہ کرے تم مر جاؤ زرخان آفندی۔۔۔"ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے وہ ہچکیوں سے رو دی۔

ملازمہ دو بار اسے کھانے پر بلانے آ چکی تھی مگر وہ ڈھیٹ بنی رہی۔

پیٹ میں بھوک سے بل پڑنے لگے تھے مگر اپنی انا اور ضد دونوں ہی اسے بہت عزیز تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

اسکی ضد سے تنگ آکر درخشاں آفندی اسکا کھانا لے کر اوپر آئیں تو اسے روتے دیکھ ان کے دل کو کچھ ہوا تھا مگر فلحال اس سے ہمدردی کر کے وہ اسے مزید سر ہرگز نہیں چڑھانا چاہتی تھیں۔

"بچے یہ کیا طریقہ ہے کتنی بار بلاوا بھیجوایا تھا۔" کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے انہوں نے زمیں پر بکھرے کشن اٹھا کر بیڈ پر رکھے۔

"اتنی ڈانٹ تو کھا لی ہے اب بھی کوئی کمی بچی ہے میرے پاس کھانے کی۔۔۔ "ان کی بات پر تڑخ کر سیدھے ہوتے اس نے کہا تو اس کا لہجہ انہیں غصہ دلا گیا۔

"اسی زبان کی وجہ سے تمہاری آج کلاس لگی ہے مجال ہے جو تم پر کسی بات کا اثر ہو۔"

"آپ کبھی میری حمایت لینگی یہ خوش فہمی ہی رہے گی مجھے مورے آپ سے اچھی تو خانم ہیں کم از کم مجھے سمجھتی تو ہیں۔ "ان سے بدگمان وہ غصے سے کمرے سے ہی نکل گئی تو اس کے انداز پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئیں ۔

وہ تن فن کرتی راہداری سے گزرتی پچھلے دالان کی جانب آئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

پچھلے دالان کی سیڑھیاں اترتے وہ ایک کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے موجود ہستی کے چہرے پر اسکا پھولا منہ دیکھ کر مسکراہٹ آئی تھی۔

"خانم آپ یہاں ہیں اور مجھ پر اتنے ظلم ڈھائے جارہے ہیں آپ کو اندازہ بھی ہے۔۔"نروٹھے انداز میں کہتی وہ بیڈ پر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹی تو فرحت آفندی نے محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"اب کیا ہوگیا بچے میرے ظالم بیٹے نے ظلم کیا ہے کوئی دوبارہ؟"وہ اسکے ہر انداز سے واقف تھیں۔

"اور کون ہے اس گھر میں میرا دشمن اگر وہ آپ کے بیٹے نا ہوتے تو شاید آغا جان کی چھڑی سے میں اپنا سارا بدلہ چکا چکی ہوتی۔۔"غصے سے کہتے اس نے منہ پھلایا تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"اچھا آنے دو سمجھاتی ہوں میں اسے پریشان نہیں ہوتے بس مزاج میں تھوڑی سی نرمی لاؤ دیکھنا پھر وہ بھی کچھ نہیں کہہ سکے گا۔"

"میں ایسی اچھی نہیں ہوں کیا؟" ان کی بات پر اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے سوال کیا تو انہوں نے اسکے ماتھے پر آئے بالوں کو محبت سے پیچھے کیا۔

Paid Ebooks 03447982756

"ساری لڑکیاں بہت پیاری ہوتی ہیں جو اپنے بڑوں کا کہنا مانتی ہیں ان کی فرمانبردار رہتی ہیں اور میری گڑیا بھی بہت پیاری ہے بس غصے کی زرا سی تیز ہے اپنے بھائیوں کی طرح۔۔" اسکی ناک پر چٹکی بھرتے شرارت سے بولیں تو وہ ہنستے ہوئے ان کے گلے لگی تھی۔

یہ گڑیا ہی تو انہیں زندگی کی طرف واپس لائی تھی۔

خاقان آفندی کی موت نے تو انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا وہ خود سے اور اپنے دونوں بچوں سے غافل ہو گئیں تھی حمدان تو پھر بھی بڑا تھا مگر ان کا زرخان وہ تو اکیلا ہو گیا تھا ان کے برے وقت میں ایک درخشاں ہی تھیں جنہوں نے انہیں اور ان کے بچوں کو سنبھالا تھا۔

وہ وقت بڑا کٹھن تھا ان کے لئے۔

Paid Ebooks 03447982756

ان کی ویران زندگی میں نور کی آمد نے خوشیاں بھری تھیں درخشاں کام کرتیں تو نور کو ان کے حوالے کر دیتیں اور پھر آہستہ آہستہ اس بچی نے انہیں واپس زندگی سے متعارف کروایا مگر کہیں نا کہیں سب کے لاڈ نے جہاں وہ بدتمیز ہو رہی تھی وہیں زرخان اور اسکے درمیان ناپسندیدگی اب نفرت میں ڈھلنے لگی تھی۔

جو قربانی اتنے سالوں پہلے آفندیوں نے دی تھی وہ زخم آج بھی گہرا تھا مگر کسی اور جو ایسا زخم نا ملے اسی وجہ سے وہ لوگ لب سئیے بیٹھے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

ہوائی جہاز نے اپنے مخصوص وقت پر اڑان بھری تو اسنے کھڑکی سے جھانک کر اس ملک کو ایک آخری بار دیکھ کر الوداع کہا تھا۔

اب وقت آگیا تھا ماضی کا حساب کتاب چکانے کا۔

جو آگ سینے میں جل رہی تھی اسے بجھانے کو اب وقت قریب تھا۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اسکی وحشت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔

چوبیس گھنٹے کی فلائٹ کے بعد وہ بالآخر اپنے وطن پہنچا تھا۔

فلائٹ کی تاخیر نے اسکا ایک ایک لمحہ اسکے لئے عذاب بنایا تھا۔

آنکھوں میں سرخی اس کے اندرونی خلشار کی گواہ تھی۔

اپنی پاک زمین پر قدم رکھتے ہی اس کے دل میں سکون سا اتر گیا۔

Paid Ebooks 03447982756

وہ آگیا تھا آخرکار نو سال بعد۔۔

"وہ باہر آیا تو فرید اسکا منتظر تھا اسے دیکھتے ہی بھاگ کر اس تک آیا۔

"لالہ پاکستان میں خوش آمدید۔۔۔ "اسکے ہاتھ سے بیگ لیتے وہ جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھا۔

فرید کے ہر ایک انداز سے لگ رہا تھا کہ سامنے والے کی آمد نے اسے کتنی خوشی بخشی ہے۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اصل منزل تک پہنچنے کا سفر شروع ہوا تھا۔۔

چھ گھنٹے کا طویل سفر تھا جو اس کے اعصاب پر گراں گزر رہا تھا۔

"لالہ آپ سو جائیں لمبا سفر ہے اور آپ تھکے ہوئے ہیں۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

"تمہیں جو کام دیا تھا وہ ہوگیا ہے فرید؟"اسکی بات کو نظر انداز کرتے مجاز نے سوال کیا تو وہ جھٹ ہاں میں سر ہلا گیا۔

"فائل پیچھے رکھی ہے آپ کو دوں"؟ جلدی سے جواب دیتے اس نے آفر کی مگر اس سے پہلے ہی پیچھے سے فائل اٹھا چکا تھا۔

اور فائل کھولتے ہی ایک جگہ اس کی نظر ٹھہر سی گئی تھی۔

وہ بنا پلکیں جھپکے بس اسی چیز کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

اسکی محویت نوٹ کر فرید نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر کچھ سوچ وہ واپس ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا۔

فائل بند کرتے اس نے گہرا سانس بھرتے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔

اس نے پانی کی بوتل دیکھی جو خالی تھی۔۔

"فرید پانی ختم ہے آگے سے پانی لینا میرے لئے۔"اپنی اندرونی توڑ پھوڑ سے تھکتے اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لی مگر یہ سکون بس کچھ دیر کا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

گاڑی رکتے ہی فرید اسکے لئے پانی لینے گیا تو اسنے کھڑی کا شیشہ کھول تازہ ہوا کو اندر آنے کا راستہ دیا مگر سامنے کھڑے وجود کو دیکھ اسکی نظریں ساکت ہوئی تھیں۔

"بڑی سرکار بڑی سرکار۔۔۔ "حسینہ بی تقریباً بھاگتی ہوئی حویلی کے اندر آئیں تو وہاں موجود سب ہی انہیں یوں بھاگتے دیکھ پریشان ہوئے تھے۔

"کیا ہو گیا ہے حسینہ کیوں شور ڈالا ہوا ہے سب ٹھیک ہے؟؟"

"وہ۔۔وہ ہالے بے ہوش ہو گئی ہے اسے ہوش نہیں آرہا خدا کے لئے اسے اسپتال لے چلیں آپ کو خدا کا واسطہ۔۔ "ان کے آگے ہاتھ جوڑے وہ گڑگڑائیں تو ناجانے کیا سوچ کر شہر بانو نے اسے اسپتال بھیجنے کی حامی بھری اور ڈرائیور کو ان کے ساتھ بھیجا۔

اس پورے عرصے میں حسینہ اماں کے علاوہ کوئی اسکے ساتھ نہیں تھا۔

Paid Ebooks 03447982786

بخار کی شدت اور کمزروی اور مسلسل ذہنی دباؤ نے اسے اس حد تک بیمار کر دیا تھا۔

دو گھنٹے اسپتال میں گزار کر اسے تھوڑی ہمت ہوئی تو حسینہ اماں کے سہارے چلتی باہر آئی مگر ڈرائیور کہیں نہیں تھا۔

"بچے تم یہاں بیٹھ کر آرام کرو میں زرا ڈرائیور کو دیکھ لوں تم کہاں اتنی دور تک پیدل چلو گی میرے ساتھ پتا نہیں کہاں گیا ہو گا۔۔ "اسے وہیں بینچ پر بیٹھاتے وہ ڈرائیور کو دیکھنے آگے بڑھیں تو اس نے خاموشی سے بینچ کی پشت سے سر ٹکا دیا۔۔

کتنا سکون تھا اس جگہ کوئی دکھ نہیں کوئی تکلیف نہیں۔

اسے پہلی بار اپنی زندگی پر افسوس ہوا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

آنکھیں موندے وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب کسی کی نگاہوں کو خود پر محسوس کرتے اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تھیں مگر اپنے اس پاس دیکھتے اسے کچھ سمجھ نہیں آیا مگر خود ہر محسوس ہوتی کسی کی نظروں نے اسے اچھا خاصا بوکھلا دیا تھا جبھی اپنے اوپر اوڑھی سفید چادر کو اس نے اچھے اپنے چہرے کے گرد لپیٹا تھا جو اسکی لاپرواہی سے چہرے پر سے ہٹ چکا تھا۔

"حسینہ اماں آپ کہاں رہ گئیں ہیں۔۔" بخار سے زرد پڑتے چہرے پر ہاتھ پھیرتے وہ پسینے میں نہا گئی تھی تبھی اسے حسینہ اماں اور ڈرائیور آتا نظر آیا تو اسکی جان میں جان آئی جلدی سے گاڑی میں بیٹھتے اس نے سکون بھرا سانس لیا تھا۔

یہ باہری دنیا اسکے لئے نہیں تھی اسے اندازہ ہو گیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

دوسری طرف وہ جو اردگرد دیکھ رہا تھا ایک جگہ نظر پڑتے ہی ٹھہر سا گیا تھا۔

بے یقینی سی بے یقینی تھی اس نے تصدیق کے لئے سائیڈ رکھی فائل کھولی تو سارے شک کی تصدیق ہوگئی۔

وہ وہی تھی تصویر سے زیادہ حسین۔۔اسکی امانت...

"لالہ پانی ۔۔"اسکی محویت فرید کی آواز نے توڑی تو وہ بے ساختہ چونکا مگر پھر خود کو سنبھالتے اس نے پانی کی بوتل اس سے لے کر لبوں سے لگائی تھی اس فیصلے پر اب پکی مہر لگ چکی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

نقاہت زدہ وجود کے ساتھ اس نے حویلی میں قدم رکھا تو باہر پڑے سامان پر نظر پڑتے ہی اسکے قدم رکے تھے۔

اس سامان کے ساتھ سفید رنگ کے جوڑوں کا اضافہ ہوا تھا۔

ان کی آمد کی خبر سنتے ہی شہر بانو باہر آئیں تو اسے اپنے سامان کو گھورتا پایا۔

"ایسے کیا گھور رہی ہے جتنی تیری اوقات تھی اس سے بہت زیادہ ہی مل گیا تھا اب تیری منحوست کے سائے ہم حویلی میں پڑنے دینگے جب تک تو یہاں سے نہیں چلی جاتی پچھلے صحن میں بنے کمرے میں رہے گی آج سے ہر خوشی تجھ پر حرام ہوگئی ہے اور اب تیرا مستقبل سیاہ ہے اس کالے رنگ کی طرح اسکے منہ پر سیاہ شال پھینکتے ان کے لہجے میں حقارت تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

ہالے نور کو اپنا آپ زمین میں گڑتا محسوس ہوا تھا۔

بچپن سے اب تک اتنے ظلم سہتے تھے اور ہر ظلم پر لگتا تھا کہ اس سے بڑا کیا ظلم ہو گا۔۔

ہر بار پچھلے سے بڑا ظلم

اس سے زندہ رہنے کا حق چھین رہے تھے اس سے دنیا کی رنگینی چھین اسے منحوس کہہ کر سیاہی میں دھکیل رہے تھے اور اسکا باپ وہ کہاں تھا؟؟

Paid Ebooks 03447982756

آہستہ سے اپنا سامان اٹھائے وہ مرے قدموں سے پیچھے کی جانب چل پڑی تو جہاں حسینہ اماں کے دل پر اسے دیکھ چھریاں چلی تھیں وہیں زری اور شہر بانو کے دل میں ٹھنڈ سی پڑ گئی تھی۔

مردہ قدموں سے اس نے پیچھے بنے جانوروں کے کمرے سے ساتھ جڑے کمرے میں قدم رکھا تو اس کے پیچھے حسینہ اماں آئی تھیں اوور اسکا بازو تھام اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"کیوں کر رہی ہو ہالے میری بچی ایسا خدا کے لئے ایسا ظلم اپنے ساتھ مت کرو۔"اسے زمین پر بیٹھتے دیکھ وہ تڑپی تھیں۔

Paid Ebooks 03447982756

"جس کی جو جگہ ہوتی ہے اسے وہیں رہنا چاہیے ورنہ زیادہ وقت نہیں لگتا اسے اپنی اصل جگہ پر آنے میں اور میں اپنی حیثیت کے مطابق اپنی جگہ پر ہوں " زمین پر ہاتھ پھیرتے وہ کھوئے کھوئے لہجے میں کہتی انہیں ہوش میں نہیں لگی تھی۔

"یہ جگہ نہیں ہے تمہاری ہالے نور تمہاری اصل جگہ آفندی ہاؤس میں ہے وہاں کے مکین تمہارے ہیں تمہاری اصل جگہ وہ ہے۔۔"اسکو

بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے انہوں نے اسے سچائی بتائی تو ان کی بات پر اسکے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"کون میرے اپنے اماں ؟؟ جنہوں نے ان تیرہ سالوں میں ایک بار پھر پلٹ کر نہیں دیکھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گئی یہ لوگ جیسے بھی ہیں کم از کم مجھے چھت اور کھانا تو دے رہے ہیں "آج اتنے سالوں بعد اس نے ان کے سامنے کھل کر بات کہی تھی۔

Paid Ebooks 03467982756

"ایسا نہیں میری بچی ایسے بہت سے راز ہیں جو تو نہیں جانتی۔۔"

"میں جاننا چاہتی ہوں ایسے کون سے راز ہیں جن سے میں لاعلم ہوں میں وہ مجبوریاں جاننا چاہتی ہوں جس کی وجہ سے وہ لوگ مجھے بھول گئے امید ٹوٹ گئی میری مگر کوئی نہیں آیا میرے لئے۔۔"

وہ ٹوٹ گئ تھی اسکا دل پھٹ رہا تھا سہتے سہتے اسکی بس ہوئی تھی وہ آج ایسے ٹوٹی تھی کہ اسکے سمیٹنا حسینہ اماں کے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"آپ کہتی تھیں کہ میں ایک شہزادے کی دولہن بنوں گی وہ آئے گا لینے سولہ سال سے آپ نے مجھے کہا وہ آئے گا مگر میرے نصیب میں کوئی شہزادہ نہیں تھا اس شہزادے کو بھی میری منحوس ہونے کا پتا لگ گیا۔۔ "بہکی بہکی باتیں کرتی وہ ان کا کیلجہ چھلنی کر رہی تھی تبھی حسینہ اماں نے آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچا تو وہ اپنا ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Paid Ebooks 03447982756

"مجھے یقین ہے وہ وعدہ وفا کرینگے بس صبر میری بچی۔۔ "خود سے کہتے انہوں نے اسکے بالوں پر لب رکھے تھے۔

آفندی ہاؤس کے ڈائننگ روم میں آج ابھی موجود تھے سربراہی کرسی پر براجمان حکیم آفندی نے ایک نظر سب کو دیکھا سب ہی اپنے کھانے میں مصروف تھے سوائے اس کے۔

"زرخان بچے کیا ہوا ہے کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ "حکیم آفندی کی آواز پر پلیٹ کو گھورتا زرخان بری طرح چونکا۔

Paid Ebooks 03447982756

"جی۔۔جی آغا جان ؟؟"

" کھانا کھاؤ ٹھیک سے بچے۔۔"اسکی غائب دماغی وہ نوٹ کر چکے تھے مگر اس سے فلحال وہ اکیلے میں بات کرنا چاہتے تھے مجاز کے بعد زرخان انہیں سے سب سے زیادہ قریب تھا۔

"جی آغا جان "فرمانبرداری سے کہتا وہ کھانے کی طرف متوجہ ہوا تو فاطمہ نور کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

"دوغلہ انسان " غصے سے بڑبڑاتے وہ کھانے کی جانب متوجہ ہی ہوئی تھی کہ باہر گاڑی رکنے کی آواز وہ پھر شور نے اس سب کو حیران کیا تھا۔

"یہ شور کیسا اس وقت کون آیا ہے۔ "آغا جان سے کہتے حاقان صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھے مگر انہیں اپنے قدم روکنے پڑے تھے کیونکہ عین دروازے کے بیچ و بیچ وہ استادہ تھا۔

"مجاز۔۔ "حیرت اتنی تھی کہ انہیں سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیا کریں زیر لب اسکا نام پکارتے وہ بت یقین تھے اور پھر جیسے ہی ہوش آیا ان کی بانہیں وا ہوئی تھیں اسکے لئے۔

اور وہ ان کی بے یقینی پر مسکراتا ان کے بازوؤں میں سمایا تھا۔

Paid Ebooks 03447982736

"بابا۔۔"

خاقان صاحب کی دیری پر وہ سب باہر آئے تھے مگر باہر کا منظر دیکھ سب بے یقین تھے۔

"لالہ۔۔۔"

"میرا مجاز"

وہ سب شاکڈ تھے تبھی خاقان صاحب سے الگ ہوتا وہ حکیم آفندی کے گلے لگا تھا۔۔

"میرا بچہ "فیروزہ بیگم کے سامنے جھکتے اس نے سلام کیا تو انہوں نے محبت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

"میری بچی۔۔"نور کو سینے سے لگاتے ایک سکون سا اس کے دل میں اترا تھا۔

سب سے ملتا وہ زرخان کی طرف بڑھا تھا۔

"لالہ اندر چلیں نا سب یہاں کیوں کھڑے ہیں۔"نور کے بولنے پر سب ہی اندر بڑھتے تو خاقان صاحب نے ایک دم اسکا ہاتھ تھام کر اسے روکا تھا۔

Paid Ebooks 03447982755

"تمہارے آنے کی خوشی بہت ہے بچے مگر اپنا مقصد بتا دو تاکہ دل کو قرار آجائے۔۔"

ان کی بات پر اس کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"مقصد کا تو پتا نہیں بابا مگر آپ کی تسلی کے لئے اتنا کہوں گا کہ اب حساب برابر کرنے کا وقت آگیا ہے اور جو ہمارا ہے اسے اب چاہے

چھینا ہی کیوں نا پڑے وہ اپنی اصل جگہ پر آکر رہے گا" اپنے لفظوں سے انہیں مطمئن کرتا وہ اندر بڑھا تو خاقان صاحب نے دل میں سکون سا اتر گیا سب یہ مسافت ختم ہونے کو تھی یہ سوچ ہی ان کو پر سکون کر گئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

جاری ہے۔۔۔۔۔

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر6

Paid Ebooks 03447982756

سیاہ آسمان آہستہ آہستہ رنگ بدلتا روشن ہو رہا تھا سیڑھیاں تیزی سے اترتا وہ حویلی سے نکلا تو سامنے ہی اسے فرید نظر آیا جو شاید اسی کا منتظر تھا اسے سامنے دیکھتے وہ ایک دم الرٹ ہوتا اس کے پاس آیا۔

"آجائیں لالہ گاڑی وہاں کھڑی ہے۔"

"پیدل چلو فرید گاڑی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اسکا انتظار کیئے بغیر وہ آگے بڑھ گیا تو فرید فوراً سے اسکے پیچھے لپکا۔

اس وقت ہر طرف سناٹے کا راج تھا ایسے میں تازہ ہوا کو محسوس کرتے وہ اردگرد کا جائزہ لیتا آگے بڑھ رہا تھا۔

فرید تم ڈیرے پر پہنچو میں وہیں ملوں گا تم سے۔"منزل کے قریب پہنچتے ہی اس نے فرید کو روانہ کیا اور خود آہستہ سے قدم بڑھاتے آگے ہوا مگر سامنے کا منظر دیکھ اسے رکنا پڑا تھا۔

سامنے ہی شیرازی خاندان کی حویلی کا پچھلا حصہ موجود تھا جس کی دیوار چھوٹی تھی اس وجہ سے اندر کا منظر وہ بآسانی دیکھ رہا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

وہ جو کوئی بھی تھی اس وقت زمین پر سکڑی پڑی تھی۔

چہرے پر چادر تانے وہ کوئی لڑکی تھی جس کا چہرہ واضح نہیں تھا اتنی سردی میں کسی کا یوں کھلے آسمان تلے سونا اسے حیرت میں ڈال گیا۔

وہ یہاں جس مقصد کے لئے آیا تھا وہ بھول وہ سامنے موجود وجود کو دیکھ رہا تھا۔

اسے شیزاریوں کی سفاکیت پر افسوس ہوا کیا کچھ کرتے ہونگے وہ اسکے ساتھ یہ سوچتے ہی اسکے ماتھے پر بل آئے۔

وہ ابھی آگے قدم بڑھاتا مگر اسکے قدم اندر سے آتی پکار پر تھمے تھے۔

آواز کے تعاقب میں اسنے چادر میں لپٹے وجود کو ایک جھٹکے سے اٹھتے دیکھا تو اسے لگا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں لیا ہو۔

آگے کا منظر اسکے لئے اس سے زیادہ برا تھا اسکے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ تیزی سے حویلی کے داخلی دروازے کی جانب بڑھا مگر سامنے موجود چوکیدار اسکی راہ میں آیا۔

Paid Ebooks 03447982756

"کون ہو بھئی کیوں ایسے گھس رہے ہوں نکلو باہر"بندوق اسکے سینے پر رکھے چوکیدار غرایا تو اس نے محض ایک نظر اسے دیکھا اور پھر پوری طاقت سے ایک مکا اسکے منہ پر رسید کر اسکی گن چھینی یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ چوکیدار کو سنبھلنے کا موقع تک نا مل سکا۔۔

"میں کون ہوں اسکا بہت جلد پتا چل جائے گا آئندہ میرے راستے میں مت آنا۔"اسکے غصے سے پیچھے دھکیلتے وہ اندر کی طرف بھاگا۔

Paid Ebooks 03447082756

پوری رات جانوروں کی آواز اور کیڑوں نے اسے بے چین کئے رکھا آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی زندگی کبھی اس پر مہربان نہیں رہی تھی زندگی میں بجلی تلخیوں میں اضافہ ہی ہوتا جارہا تھا۔

پوری رات آنکھوں میں کٹی تھی سر درد سے پھٹ رہا تھا سردی کی شدت اتنی تھی مگر اسکے پاس اوڑھنے کو کچھ نہیں تھا۔

اپنے دل کی تسکین کے لیے حائمہ بیگم نے اسکے ساتھ جانوروں سے بھی بد ترین سلوک کر رکھا تھا اسے لگتا تھا شہیر کی موت کی زمہ دار وہ ہے۔

Paid Ebooks 03447982756

درد سے بے حال ہوتے وہ باہر آکر زمین پر ہی گری تھی سر بھاری ہو رہا تھا بخار کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ اس سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا اور ہوا بھی یہی وہ بری طرح لڑکھڑا کر گری تو ہاتھ میں زور سے زمین کی ضرب لگی درد کی شدت سے بے حال ہوتے اسنے خود کو دوپٹے سے پوری طرح کور کرلیا۔

ناجانے وہ یوں ہی بے سد پڑی رہی جب اچانک اپنے نام کی پکار پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی کسی نے ٹھنڈے ٹھار پانی کی بالٹی اس پر الٹ دی۔

"ایہہ ۔۔۔۔"گہرا سانس لیتے اسنے خود کو گرنے سے روکا تھا۔

"ہمت کیسے ہوئی تیری ہاں کیسے باہر آئی منحوس اپنا منحوس سایہ ہمارے گھر پر ڈالنا چاہتی ہے اٹھ اور کام کر مہارانی تیرے آرام کے لئے نہیں رکھا تجھے یہاں "اسکا بازو دبوچتے انہوں نے اسے بری طرح دھکا دیا اس سے پہلے وہ بری طرح زمین پر گرتی دو کسی نے اسے گرنے سے بچایا تھا۔

Paid Ebook 03447982756

کسی کے تھامنے پر اس نے سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھا تو ایک انجان شخص کو دیکھ وہ ایک دم ہڑبڑا کر اس سے الگ ہوئی مگر اسکا بازو ابھی بھی مجاز کی سخت گرفت میں تھا۔

ایک انجان کو اپنی حویلی میں دیکھ حائمہ بیگم کے ہوش اڑے وہیں اس نے کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"کون ہو تم ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں گھسنے کی"اسے دیکھتے وہ چیخی اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا اندر سے سب بھاگ کر وہاں آئے تھے ان کے ساتھ چوکیدار موجود تھا۔

بصیر شیرازی نے اسے کھڑا دیکھا تو انہیں لمحہ لگا تھا اسے پہچاننے میں۔۔

"مجاز آفندی تم".

اسکے سامنے آتے انہیں حیرت کا جھٹکا لگ اور اس سے بڑا جھٹکا ہالے کا بازو اسکی گرفت میں دیکھ کر انہیں لگا تھا

"تو آپ جانتے ہیں مجھے اچھی بات ہے مجھے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی" چبا چبا کر کہتا وہ انہیں بوکھلا گیا۔

"تم ہماری حویلی میں کیا کر رہے ہو ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہماری حویلی میں قدم رکھنے کی؟؟ "خود کو سنبھالتے وہ اپنی ٹون میں آئے تو ان کی بات پر وہ طنزیہ مسکرایا.

Paid Ebooks 03447982760

"جیسے آپ کی ہمت ہوئی تھی میری منگ کو میری امانت کو اپنے بیٹے سے نکاح کروانے کی مگر اب وقت آگیا ہے بصیر شیرازی صاحب بہت جلد اس سب کا آپ کو جواب دینا ہوگا۔"

"دماغ خراب ہو گیا ہے کون سی تمہاری منگ یہ بیوہ ہے میرے بیٹے کی۔"بصیر شیرازی کے بجائے حائمہ بیگم بیچ میں آئیں تو اس نے ایک قہر بار نظر ان پر ڈالی۔

"بیوہ؟؟؟ وہ بیوہ جسے آپ جیسی عورت پیر کی جوتی سمجھ رہی ہے ایک بات یاد رکھئے گا آپ کا وقت اب ختم سارے حساب چکانے ہونگے جلد ملاقات ہو گی اب۔۔"

Paid Ebooks 03447982756

اسکا بازو چھوڑتے اسے حیرت میں ڈالتا وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس پلٹ گیا اب فیصلے کا وقت تھا وہ سوچ چکا تھا لمبے ڈاگ بھرتے وہ تیزی سے ڈیرے کی طرف بڑھا۔

"دیکھ لیا انجام کتنی بار کہا تھا تم سے باز آجاؤ باز آجاؤ مگر مجال ہے جو میری سنی ہو آگیا ہے وہ واپس اب وہ خاموش نہیں بیٹھے گا حائمہ یہ کیا کردیا۔ "مسلسل کمرے میں ٹہل لگاتے انہیں کسی پل سکون نہیں تھا۔

"مجھے کیا پتا تھا وہ یوں اچانک کھلے سانڈ کی طرح حویلی میں ہی گھستا چلا آئے گا۔ "انہیں اب بھی اپنی غلطی نظر نہیں آرہی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"بس کردو حائمہ بس کردو اگر وہ یہاں سے گئی تو یاد رکھنا جتنا عیش تم کر رہی ہو اس سے بھی جاؤ گی۔۔ "ان ہی بات پر وہ بے ساختہ چونکی تھیں۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا کیا کہہ رہے ہیں آپ ؟؟"

"سچ کہہ رہا ہوں بابا جان نے اپنی زمینوں کا ایک بڑا حصہ اسکے نام کیا تھا اور اسکے علاوہ شہیر کا حصہ بھی اسکے نام ہے اگر وہ یہاں سے گئی تو ان آفندیوں کو اسکی زمینیں بھی مل جائیں گی تمہیں اتنی سی بات سمجھ نہیں آتی تھی میری۔"وہ ایک کے بعد ایک ان کے سر پر دھماکے کر رہے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

"بابا سائیں نے ایسا کیوں کیا آخر کیوں ؟؟"

"کیونکہ وہ ان کے لاڈلے کی اولاد تھی وہی لاڈلا جو ایسا گیا کہ اس نے اپنی اولاد کی بھی پلٹ کر خبر نہیں تھی اور اسی وجہ سے میں نے پنچائیت میں یہ شرط رکھی تھی کہ ہالے کو ہمیں دیا جائے یہی مقصد تھا اسکا نکاح شہیر سے کرنے کا اسکی بیوہ بن کر وہ ساری زندگی ہماری دسترس میں

رہتی مگر اب تم نے سب کچھ خراب کر دیا۔ "ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر جائیں۔

"اب مجھے کیا پتا تھا اب جو ہو گیا سو ہو گیا اب آپ کچھ ایسا کریں کہ وہ اس گھر سے کہیں نا جا سکے۔"

ان کی نفرت اب جائیداد کا سنتے ہی ختم ہوئی تھی دولت کی حرص میں وہ سب کچھ بھولنے کو تیار تھیں اسے روکنے کو تیار تھیں۔

Paid Ebooks 03447982756

"اب کچھ بچا بھی ہے ہمارے ہاتھ میں ؟ کچھ نہیں بچا نکاح کا فیصلہ پنچائیت کی نظر میں ویسے ہی مانا نہیں جائے گا اب ایک نئ جنگ شروع ہوگئی اگر سامنے حکیم آفندی ہوتا تو شاید کچھ ہو جاتا مگر اس لڑکے کی نظروں میں ایک عجیب سی تپش تھی اب کسی بھی طرح ہمیں ہالے نور کو یہاں سے نکالنا ہو گا اسے لوگوں کی نظروں سے دور کرنا ہو گا ہر حال

میں۔"ان کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا دولت کی لالچ میں وہ سب بھول گئے تھے سب کچھ دولت کے بچاری یہ بات بھول گئے تھے کہ فیصلہ وہ نہیں اوپر والا کرتا تھا۔

"آپ اسے پرانی حویلی بھیج دیں اور ہم کہہ دینگے کہ وہ اپنی مرضی سے یہاں سے گئی ہے۔"

Paid Ebooks 03447982756

"تم تاریخ دھرانا چاہتی ہو ؟ "ان کی بات پر بصیر شیرازی نے سوال کیا تو انہوں نے ایک نظر ان کو دیکھا۔

"راستے کا کانٹا ہٹانے کے لئے سب جائز ہے اور اس میں کچھ غلط نہیں ہو گا کیسے بھی کر کے اسے یہاں سے غائب کروا دیں اس طرح سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی "انہوں نے ایک نیا راستہ بصیر شیرازی کو دیکھایا تھا جسے سن وہ خود بھی سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

وہ آندھی طوفان بنا ڈیرے پر پہنچا جہاں حکیم آفندی پہلے سے ہی موجود تھے وہ فجر کے بعد ڈیرے میں ہی پائے جاتے تھے اسے یوں غصے میں دیکھ انہوں نے تعجب سے اسے دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982786

"مجاز خیریت ہے بچے اتنی صبح صبح ڈیرے پر۔"

"آپ کیوں کوئی فیصلہ نہیں کر رہے آغا جان آخر کب تک صبر کریں ہم جانتے بھی ہیں اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے وہاں پر۔" اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا سے کیا کر جائے

"بچے پر سکون ہو جاؤ ہوا کیا ہے آخر کچھ بتاؤ تو۔ "اسکا انداز اس کا لہجہ انہیں بہت کچھ ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"آپ جانتے ہیں نا وہ میری امانت تھی ان لوگوں نے اسکا نکاح کر دیا مگر آپ نے یہ بات مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا اب جب کے وہ اس گھر میں ایک بیوہ کی حیثیت سے رہ رہی ہے آپ نے ایک بار بھی کوشش کی اسے واپس لانے کی۔"

Paid Ebooks 03447982756

"مجاز۔۔"

"کیا مجاز آغا جان آپ ماضی بھول گئے ہونگے مگر میں نہیں بھولا کچھ نہیں بھولا میں اس وعدے کو مرتے دم تک نبھاؤ گا وہ بچپن سے میری امانت تھی سب یہ بات جانتے تھے پنچائیت نے اسے میرے نام کیا تھا یہ

آپ کا ہی فیصلہ تھا نا تو کیوں بھول گئے۔؟ "وہ ان سے سامنے کھڑا سوال کر رہا تھا۔

"کچھ نہیں بھولے ہم کچھ بھی نہیں ایک ایک دن گن کر گزرا رہے ہیں جب ہماری بچی ہمارے پاس ہوگی وہ اٹھارہ کی نہیں ہوئی مجاز اسکے اٹھارہ سال کے ہونے کا ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔ "ان کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

"اٹھارہ کیا بات کر رہے ہیں آپ آغا جان اسکا نکاح ہو گیا ہے اور آپ اسکے اٹھارہ کا انتظار کرتے رہے یہ فضول بات مجھے نا کہیں آپ چاہتے تو بہت پہلے ہی اسے لے آتے مگر۔۔ "وہ بہت کچھ کہتے کہتے رکا تھا غصہ اور تکلیف اپنی جگہ مگر وہ خود پر سے کنٹرول مزید نہیں کھو سکتا تھا۔

"میں ڈر گیا ہوں بچے دو جوان اولادوں کو کھویا ہے اسے نہیں کھو سکتا وہ محفوظ تھی میں جانتا تھا اس لئے چپ تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ

ایک بار پھر کسی کا گھر اجڑے لیکن اب میں چاہتا ہوں تم اپنے حق کے لئے پنچائیت میں جاؤ۔ " اپنی بات کہتے کہتے وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ درخواست کر گئے تو ان کے ٹوٹے لہجے پر ساکت ہوا تھا

"اسے لے آؤ میں جانتا ہوں وہ ہم سے نفرت کرتی ہو گی مگر اسے لے آؤ اس سے پہلے وہ مر جائے میں اس کے لئے کچھ نہیں کر سکا میں ایک وعدے کا پابند ہو گیا دوسروں کا گھر بچانے کے لئے اپنی بچی کو قربان کر گیا۔۔ "بے آواز روتے وہ ایک دم لڑکھڑائے تو مجاز نے آگے بڑھ کر انہیں تھاما

"سب ٹھیک ہو جائے گا آغا جان میں سب ٹھیک کر دوں گا ماضی اپنے آپ کو نہیں دھرائے گا بلکہ برا کرنے والوں کو ان کے کئے کی سزا مل کر رہے گی۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"کیوں ہالے کیوں نہیں بولتی بچے اپنے حق کے لئے مار دینگے یہ لوگ تمہیں خدا کے لئے خود پر رحم کھاؤ" اسکے زخموں کو صاف کرتے حسینہ اماں پھٹ پڑیں ایک عرصے سے وہ چپ تھیں مگر آج جس طرح انہوں نے کیا تھا اور ان کی باتیں جو وہ سن کر آئی تھیں اس کے بعد وہ کیسے چپ رہتیں۔

Paid Ebooks 03447982756

"کیوں بچاؤ خود کو میں چاہتی ہوں میں چلی جاؤ یہاں سے ہمیشہ کے لئے لیکن میری مجبوری دیکھیں اماں میں جی رہی ہوں کیونکہ میں مر نہیں سکتی میں حرام موت کو چاہ کر بھی گلے نہیں لگا سکتی میں کیا کروں میں

آپ کے سامنے کچھ بھی بول لوں مگر میں اتنی ہمت کہاں سے لاؤں

؟"روتے سسکتے وہ ان کے بازوؤں کے گھیرے میں قید تھی۔

"اب سب ٹھیک ہو جائے گا مجاز آفندی آگیا ہے مجھے یقین ہے وہ

تمہیں اس زنداں سے آزاد کروا لے گا۔ "حسینہ اماں کی بات پر وہ

کرنٹ کھا کر ان سے دور ہوئی۔

Paid Ebooks 03447982756

"آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے اماں ؟؟میں ایک بیوہ ہوں اور ہمارے

یہاں بیوہ کبھی آگے نہیں بڑھ سکتی اور نا میں اس خاندان کا حصہ بننا

چاہتی ہوں؟"

"دماغ خراب ہے یہاں کے لوگوں کا بیوہ پر زندگی تنگ کر کے رکھی

ہوئی تم اسکی منگ ہو یہ فیصلہ تمہاری ماں کا تھا اور پھر پنچائیت کا".

"ماں کا کون سی ماں جو مر گئی جس نے ایک بار بھی میرا نہیں سوچا میں آج جس حال میں ہوں حسینہ اماں صرف ان کی وجہ سے ہوں مجھے ان کے خاندان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔"

"ہالے نور"

"میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں مگر میں اس گھر میں قدم نہیں رکھوں گی آپ کو کیا لگتا ہے مجھے پنچائیت کے فیصلے کا نہیں پتا کہاں تھے وہ لوگ اتنے سال بتائیں مجھے ان کی بھی سگی تھی مگر کیوں ایک بار پھر میری خیریت کے لئے نہیں آئے کیونکہ وہ لوگ بھی میری ماں کی طرح ہی ہیں بزدل اور مجھے دیکھیں میں بھی تو اپنی ماں جیسی ہوں نا تو جب وہ لوگ انہیں چھوڑ سکتے ہیں تو مجھے چھوڑنا بھی ضروری تھا اب میرا مقدر یہ حویلی اور اسکی چار دیوار ہے اور مجھے پنچائیت کا فیصلہ منظور نہیں ہے میں

Paid Ebooks 03447982756

مر جاؤ گی مگر اس حویلی میں نہیں جاؤ گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ "

ایک عرصے سے دل میں دبی خلش نفرت تکلیف آج باہر آئی تھی اسکا دل تڑپ رہا تھا۔

حسینہ اماں نے بے بسی سے اسے دیکھا اب وہ اسے کیا بتاتیں کہ آخر اصلیت ہے کیا وہ چپ تھیں وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ماں سے بدگمان وہ اپنے باپ اور اپنے تایا سے بھی نفرت کرنے لگے۔۔

Paid Ebooks 03447032756

"مت سوچو کچھ بھی بس سب خدا پر چھوڑ دو دیکھنا وہ بہتر فیصلہ کرے گا میرے بچے اور اسکے فیصلوں کے آگے ہماری ضد فضول ہے۔"اسکے ماتھے پر پیار کرتے وہ اسے خود میں بھینچ گئیں ناجانے اور مزید کتنا اسے برداشت کرنا تھا۔۔

سر پنچ کے سامنے بیٹھتے اس نے ماضی میں کیا گیا ان کا فیصلہ یاد کروایا تو وہ جیسے سوچ میں پڑ گئے۔

اس وقت ان کے ساتھ حکیم آفندی کے ساتھ دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔

Paid Ebooks 03447982756

خاقان صاحب نے دھڑکتے دل کے ساتھ مجاز کو دیکھا اور پھر اپنے بابا کو جو خاموش بیٹھے سر پنچ کے فیصلے کے منتظر تھے۔

"پنچائیت بلاؤ اور شیرازی خاندان کو بلاوا بھیجو۔۔"

اپنی بات کہہ کر انہوں نے حکیم آفندی کو دیکھا۔

"ہمیں لگا تھا آپ بھول گئے ہیں اس فیصلے کو مگر نہیں خوشی ہے کہ آپ بھولے نہیں جو فیصلہ سالوں پہلے ہوا تھا اس پر عمل کرنے کا وقت آگیا ہے کل شام پنچائیت میں نا صرف شیرازی خاندان سے سوال جواب ہونگے بلکہ آپ کی امانت بھی آپ کے حوالے کر دی جائے گی۔" اپنا فیصلہ سناتے وہ اپنی جگہ سے اٹھے تو انہوں نے مسکرا کر مجاز کو دیکھا جس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی دیکھ ان کی مسکراہٹ سمٹی تھی وہ کیا سوچ کر آیا تھا اور کیا کرنے والا تھا کوئی نہیں جانتا تھا مگر اسکی خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ تھی اتنا تو وہ بھی جانتے تھے۔

"مجاز گھر چلو تم صبح سے گھر سے باہر ہو تمہاری ماں پریشان ہو رہی ہو گی ".خاقان صاحب کے متوجہ کرنے پر وہ اپنی سوچوں کے گرداب سے نکلا مگر چہرے پر سنجیدگی ہنوز چھائی ہوئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756

"وہ لوگ اتنی آسانی سے یہ فیصلہ قبول نہیں کرینگے بابا ضرور وہ کچھ نا کچھ کرینگے۔۔"

"یہ بات میں بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں فرید کو کہا ہے ان پر نظر رکھے اور حسینہ کو بھی کہہ دیا ہے کہ بچی کا خیال رکھے جب تک وہ وہاں ہے۔"

Paid Ebooks 03447982756

حسینہ اماں ان کی پرانی ملازمہ تھیں انہوں نے بنا کسی کو یہ بات بتائے انہیں وہاں بھیجا تھا اور وہ اب تک اسکے ساتھ تھیں یہ بات سوائے حاقان صاحب اور حکیم آفندی کے کوئی نہیں جانتا تھا۔

"اتنا کافی نہیں ہے بابا ایک لمبی لڑائی ہے جو ہم نے لڑنی ہے۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم اب گھر چلو اور اپنی دادی کو یہ خوشخبری دو بہت عرصے سے تڑپ رہی ہیں۔"

"یہ کام آپ کیجئے گا میں زرا فرید سے مل آؤ کچھ اور بھی کام ہیں جو
اسے سونپنے ہیں" پرسرار سا مسکراتے وہ ناجانے کیا سوچ رہا تھا مگر جو
بھی تھا اس بات شیرازی خاندان پر بھاری پڑنے والا تھا جو اس سے بے
خبر ہالے کو حویلی بھیجنے کی تیاری کر رہے تھے وہ بھول گئے تھے ہر چیز
کی ایک مدت ہوتی ہے اور ان کی مدت اب ختم ہوگئی تھی اب وقت
پلٹنے والا تھا بازی اور ان کے نصیب میں مات لکھی تھی۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756

"خوش رہو بچے وہ بہت بدگمان ہیں ہم سے اب اسے سمجھانا اور زندگی
سے متعارف کروانا تمہارا کام ہے" اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ اسے
بہت بڑی زمہ داری سونپ گئے تھے۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 7

Paid Ebooks03447982756
CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

وہ اس وقت بیٹھک میں بیٹھے تھے جب صابر اندر آیا۔ اسکے تاثرات ایسے تھے کہ حقہ پیتے بصیر شیرازی چونک اٹھے۔

"کیا ہوا ہے صابر سب خیریت ہے؟"

پنچائیت کا بلاوا آیا ہے۔ مجاز آفندی آج سر پنچ سے ملا تھا اور وہیں سے"
"پیغام آیا ہے۔ آپ سب کو ہالے بی بی کے ساتھ پنچائیت میں جانا ہے۔

دماغ خراب ہوگیا ہے ان کا؟ ہم میں سے کوئی وہاں نہیں جائے گا۔"
"!اتنے سالوں پرانے فیصلے کے لئے یہ ہمیں جھکائیں گے؟ نا ممکن

سائیں آپ کو وہاں جانا چاہیے۔ ویسے بھی اب وہ مجاز آفندی کی منگ"
نہیں رہی۔ وہ اب شیر ازی خاندان کے بیٹے کی بیوہ ہے۔ اسکے نکاح کے
ساتھ ہی پنچائیت کا فیصلہ بے کار ہوگیا تھا اور اب تو شہیر سائیں کے
انتقال کو بھی اتنا وقت ہوگیا ہے۔ ہالے بی بی خود وہاں جانا نہیں چاہیں
گی۔ سب کچھ ہمارے حق میں ہے اس لئے میں تو آپ کو یہی مشورہ
" دونگا کہ آپ جائیں اور ان آفندیوں کو نیچا دیکھا کر آئیں۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

اگر ایسا ہے تو صابر بلاؤ ہالے کو بات کرتے ہیں۔ اور ہاں کل تک" حویلی پہنچاؤ اسے۔ جیسے ہی پنچائیت فیصلہ سنائے گی ہالے نور کو فوراً وہاں سے نکال کر پرانی حویلی پہنچا دینا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوسکا تو مجاز آفندی کو ہمیشہ کے لئے راستے سے ہٹا دینا۔ "ان کے لہجے میں سفاکیت تھی جو کسی کی زندگی برباد کرنے پر خوشی کا اظہار کررہا تھا۔

میں بھیجتا ہوں ہالے بی بی کو۔۔ "انہیں کہتا وہ باہر کی جانب بڑھا تو وہ" کرسی پر بیٹھے تھے۔ ان کے ہر ایک انداز میں غرور تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آئی سفید لباس پہنے اس پر سیاہ چادر ماتھے تک کھینچے۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

میں آجاؤں؟ "دروازہ بجاتے اس نے کپکپاتے لہجے میں ان سے اجازت" طلب کی تو انہوں نے سر ہلایا۔

آجاؤ تمہارا ہی انتظار تھا ہالے نور !کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں تم" سے۔۔"اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے انہوں نے سکون سے کرسی سے ٹیک لگائی۔

الفاظ وہ پہلے ہی ترتیب دے چکے تھے۔

جو ہوا اس کا ہمیں افسوس ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں چاہتا تھا کہ" شہیر اس دنیا سے جائے اور تمہیں اس کی بیوہ بن کر زندگی گزارنی

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

پڑے۔۔ "تو بالآخر پانچ ماہ بعد انہیں یاد آگیا تھا کہ شہیر کی زندگی میں وہ بھی تھی۔

جو ہوا اسے بدلہ نہیں جاسکتا لیکن اب آگے جو ہوگا اسکا ہمیں علم" ہے۔ اور وہ قطعی ہمارے لئے ٹھیک نہیں۔ سالوں پہلے بھی تمہارے ننھیال نے ہمیں برباد کرنے کی سازش رچی تھی اور تمہیں ہم سے چھیننا چاہا تھا مگر ہم نے بہت مشکل سے تمہیں اپنے پاس رکھا۔ اور شہیر سے نکاح کروانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ تم یہاں رہو ہمارے پاس۔ ان دشمنوں کے گڑھ میں نا جاؤ جنہوں نے تمہاری زندگی برباد کردی۔ اور اب وہ پھر سے اپنا داؤ آزمارہے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کل تم اگر پنچائیت میں آؤ تو فیصلہ خود سوچ سمجھ کر کرو۔ "اسکے دماغ میں اپنا فیصلہ ڈالتے وہ اسے فیصلہ کرنے کا کہہ رہے تھے۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks 03447982756

میں وہاں نہیں جانا چاہتی۔ آپ مجھے صبح ہوتے ہی پرانی حویلی پہنچا" دیں۔ "اسکا فیصلہ سن کر وہ ایک دم ساکت ہوئے تھے۔ انہیں یقین نہیں آیا کہ ان کا کھیل اتنی آسانی سے مکمل ہوجائے گا.

بیٹا میں تمہارے فیصلے کی قدر کرتا ہوں۔ بس صبح ہوتے ہی سب سے" پہلے تمہیں یہاں سے روانہ کریں گے۔۔ "اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ مسکرائے۔

چلو آفندیو !پنچائیت میں انتظار کرتے رہنا اب تم لوگ "دل میں کہتے" وہ مکروہ مسکراہٹ لبوں پر سجاتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔

Paid Ebooks03447982756
CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے وہ اوپر کی جانب بڑھی تھی۔ اسکا سانس پھول رہا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔ جو خبر اس نے سنی تھی وہ اسے آگ لگانے کو کافی تھی۔

راہداری عبور کرتے وہ مڑی تھی جب اچانک اسکا سر کسی چیز سے ٹکرایا۔

افففف اللہ "!درد اتنا تیز تھا کہ وہ وہیں سر پکڑ کر رہ گئی۔"

تم ٹھیک ہو نور؟ "اسے سر پکڑتے دیکھ زرخان نے اسے پکارا۔"

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks 03447982756

وہ آغا جان کے کمرے سے آرہا تھا اسے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ دوسری طرف سے آرہی ہے۔

نور تم ٹھیک ہو؟"اسے ہوں ہی بیٹھا دیکھ کر وہ گھنٹوں کے بل اسکے" پاس بیٹھا تو اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

سرخ متورم آنکھیں، لال ناک کپکپاتے سرخ لب جو آپس میں پیوست تھے۔ وہ لحظہ بھر کو اسے دیکھ کر رہ گیا مگر یہ کیفیت محض وقتی تھی۔

کچھ نہیں ہوا مجھے۔ اور جو بھی ہو گا اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں" ہے آئی سمجھ؟ "پھاڑ کھانے کے انداز میں اسے کہتے وہ وہاں سے نکلی تو زرخان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

دوسری طرف وہ جو آغا خان کے کمرے میں جانے کا سوچ کر اوپر آئی تھی وہاں جانے کے بجائے وہ سیدھا اپنے میں کمرے میں آئی اور بیڈ پر گرتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

جبکہ دوسری وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تو سامنے ہی اسے مجاز نظر آیا جو کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔

"بھائی سب خیریت ہے ؟"

بالکل سب خیریت ہے اور کل انشاء اللہ اور زیادہ خیریت ہونے والی "ہے۔"

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

وہ لوگ اتنی آسانی سے ہار نہیں مانیں گے۔ آغا جان کی نرمی کا بہت"
"زیادہ فائدہ اٹھا لیا ہے ان لوگوں نے۔۔

مجھے پتا ہے اور اب وقت آگیا ہے، ان کا کھیل انھی پر الٹنے کا وقت"
آگیا ہے۔ "اسکے لہجے میں کچھ ایسا تھا جسے محسوس کر زرخان بری طرح
چونکا تھا۔۔

"آپ کیا کرنے والے ہیں بھائی؟ کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں؟"
اسکے مشکوک انداز میں دیکھنے پر وہ بے ساختہ قہقہ لگا اٹھا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

جو بھی سوچ رہا ہوں اس کے بارے میں کل پتا چل جائے گا۔ اور" ہاں آج میرا دوست انس یہاں آرہا ہے کسی کام سے تو اچھے سے اسکی "خاطر مدارت کرنا اور یہ بات عمر کو بھی بول دینا۔

" ہاں میں وہ تو بول دوں گا لیکن وہ ہمدان لالہ کے ساتھ شہر گیا ہے۔"

جب آجائے تو اسے بتا دینا۔ میں زرا باہر جارہا ہوں۔ ڈیوڈ کے ساتھ" ہی آؤں گا۔ اسکی تیاری میں کوئی کسر نہیں رہنی چاہیے۔ "اسے ہدایت دیتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تو زرخان نے سر اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا پھر سر جھٹکتا باہر آگیا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

بشیر مجاز لالہ کا دوست آرہا ہے تو مردان خانے میں اسکے لئے انتظام"

" کرلو

جی ٹھیک ہے لالہ !وہ۔۔۔ "بشیر کچھ بولتے بولتے رکا تو زرخان نے آئی"

برو آچکا کر اسے دیکھا۔

"کچھ کہنا ہے ؟"

وہ جی نور بی بی کی دوست کا بھائی آیا تھا تو جیسا آپ نے کہاں تھا ہم"

نے ویسا ہی کہہ دیا۔ مگر وہ باتیں نور بی بی نے سن لیں۔ "اپنی بات کہہ

کر اسنے زرخان کو دیکھا۔ جسے اب اسکے اس رویے کی سمجھ آئی تھی۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

بہت اچھا کیا۔ اور اپنی بی بی کی ٹینشن نا لو۔"پرسکون انداز میں کہتے وہ" باہر بڑھ گیا۔

یہ کیا بچپنا ہے ہالے؟ آخر کیوں خود کے ساتھ ظلم کر رہی ہو؟ آخر" سمجھ کیوں نہیں آیا تمہیں کچھ ؟"اسے کپڑے پیک کرتے دیکھ حسینہ اماں پریشان ہوئی تھیں۔

اماں ہم نے فیصلہ کرلیا ہے اور ہم تایا ابو کو بھی یہ بات بول کر آگئے" "ہیں کہ ہم پرانی حویلی جانے کے لئے تیار ہیں۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

"اور جو کل پنچائیت کا فیصلہ ہو گا اس کا کیا ؟"

ہم پنچائیت کے کسی فیصلے کو نہیں مانتے۔ بچپن میں جو بھی ہوا وہ"
"ہمارے ساتھ زیادتی تھی۔

ایسی بات تم کہہ رہی ہو ؟ تب یہ کیوں نہیں کہا جب بنا تمہاری مرضی"
جانے تمہیں شہیر کے نکاح میں دے دیا گیا تھا۔ ظلم کے خلاف جب
نہیں بولیں تو اب جو سب صحیح ہونے جارہا ہے اس میں کیوں رکاوٹ
پیدا کر رہی ہو؟ مت کرو ایسا۔ "حسینہ اماں کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ
ایسا کیا کریں کہ وہ اپنی ضد چھوڑ دے۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks 03447982756

"آپ کو پتا ہے اماں ہم کیوں ان لوگوں کے کسی فیصلے کو انکار نہیں کرتے؟ ہم آج آپ کو بتاتے ہیں۔ یہ لوگ بھلے ہم سے محبت نہیں کرتے، بھلے ہمارا وجود ان کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا مگر پھر بھی ان لوگوں نے اتنے سال ہمیں اپنے گھر میں رکھا۔ جس وقت ہمارے باپ اور ماں دونوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب تایا ابو نے ہمارے سر پر ہاتھ رکھا۔ تب کہاں تھے میرے ننھیال والے؟ تب کہاں تھی ان کی محبت؟ بتائیں ہمیں۔ آپ گواہ ہماری تکلیفوں کی۔ کیا ان کو زرا سا بھی احساس نہیں تھا کہ ہم بھی ان کی بیٹی کی اولاد ہیں؟ آپ کے پاس کیا کوئی جواب ہے؟ اب ہم وہی کرینگے جو تایا ابو کہیں گے۔ ہم اس خاندان کا حصہ نہیں بنیں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ اور آپ بھی ہمارے فیصلے میں اگر ہمارا ساتھ دینگی تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔" ان کے آگے ہاتھ جوڑے وہ التجا کر رہی تھی۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks 03447982756

حسینہ اماں کا دل کیا اسے سب بتادیں مگر اس وعدے کا کیا کرتیں جو انہیں باندھے ہوئے تھا۔

انہیں نے ایک افسوس بھری نظر اسکے بندھے ہاتھوں پر ڈالی اور پھر رخ موڑ لیا۔

تمہیں جو کرنا ہے کرو مگر ایک بات یاد رکھنا ہالے نور !سچ سامنے آنے" پر تم شاید خود کو سنبھال نا سکو۔ میں دعا کرونگی کہ تم اپنے لئے بہترین راستے کا انتخاب کرو۔"اسے دعا دیتی وہ کمرے سے نکل گئیں تو ان کے جاتے ہی وہ زمین پر بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

ہمیں معاف کردیں اماں !مگر ہم مجبور ہیں۔ ہمارے پاس اور کوئی"
"دوسرا راستہ نہیں ہے۔۔

اگلا دن سب کے لئے امیدوں بھرا تھا۔ سب ہی لاونج میں موجود تھے۔

مجاز !میری بچی کو واپس لے کر آنا۔ "اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے"
انہوں نے نم آنکھوں سے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

عمر تم بابا اور آغا جان کے ساتھ جاؤ۔ میں زرا کسی کام سے جارہا"
"ہوں۔ جلدی آنے کی کوشش کرونگا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

تم ساتھ نہیں چل رہے ہمارے ؟ "اسکی بات پر حاقان صاحب نے"
حیرت سے اسے دیکھا۔

نہیں بابا مجھے انس کو ڈراپ کرنا ہے تو اسے ڈراپ کر کے ہی واپس"
"آؤں گا۔

.آجانا مجاز۔ "ان کے دل میں چھپا ڈر وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا"

آپ زرا بھی پریشان نا ہوں بابا !مجاز آفندی جو کہتا ہے وہ کر کے"
دکھاتا ہے۔ اس بار ان کو مات ہوگی اور بہت بری ہوگی، یہ بات یاد
رکھیئے گا۔ "دوٹوک انداز میں کہتا وہ انہیں پرسکون کرگیا تھا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

اب چلتا ہوں۔ ملاقات ہوگی جلد آپ سے۔ "ان سے رخصت لے کر" وہ باہر آیا تو انس مردان خانے سے نکل رہا تھا۔

"یار خان اتنی دیر کردی تونے۔ مجھے لیٹ ہورہا ہے۔"

فکر مت کر بہت جلد تجھے تیری منزل تک پہنچا دونگا۔ اب عورتوں کی" طرح شکوے نا کر۔۔ "اس کے عورت بولنے پر انس نے ایک مکا اسے رسید کیا تو وہ ہنس پڑا۔

"کاش میں آج تیرے ساتھ پنچائیت میں ہوتا تو تیری فتح کا جشن مناتا۔"

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447992756

تو نا ہو کر بھی وہاں رہے گا، میرا وعدہ ہے۔ "معنی خیزی سے کہتے وہ" آگے بڑھا تو انس اسکی بات پر سر ہلا گیا۔ وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تو مجاز نے ڈرائیور کو ساتھ آنے سے منع کردیا۔ آج وہ خود ڈرائیو کرنا چاہتا تھا۔ گاڑی حویلی کی حدود سے نکل کر اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔۔

وہ دونوں اپنی دھن میں ڈرائیونگ کر رہے تھے کہ اچانک کوئی گاڑی ان کے سامنے آکر رکی تھی۔ مجاز اگر بروقت بریک نا لگاتا تو گاڑی دوسری گاڑی سے بری طرح ٹکرا جاتی۔

مجاز سب ٹھیک ہے نا؟ "اس عجیب سی صورتحال نے انس کو گھبراہٹ" میں مبتلا کیا تو وہ اسے تسلی دیتے باہر نکلنے کو ہی تھا کہ اچانک ان کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ شروع ہوئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

موت کا عجیب سا کھیل ان کے ساتھ کھیلا گیا تھا جس میں سوائے وحشت کے کچھ نہیں تھا۔

اس وقت پنچائیت میں عجیب سا منظر تھا۔آفندی خاندان کے سبھی آدمی وہاں موجود تھے جبکہ دوسری طرف سے سوائے بصیر شیرازی کے کوئی موجود نہیں تھا۔

"کیا آپ کی طرف سے سب کی غیر موجودگی کو ہم پنچائیت کی تذلیل سمجھیں؟"سر پنچ کی تیز آواز پر انہوں نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

Paid Ebooks03447982756
CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کو ایسا لگا مگر آپ کی وجہ سے ہی میں"
یہاں موجود ہوں ورنہ جس فیصلے کی وجہ سے آپ نے ہمیں یہاں بلایا
ہے وہ تو سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا ہے۔ ایک ایسی بچی کو
خون بہا میں دینا جسے اپنا ہی ہوش نا ہو میں ایسے کسی فیصلے کو مانتا تو
نہیں تھا مگر اپنی بچی کی حفاظت بھی ضروری تھی۔ اور اب وہ با شعور
ہے اور ان لوگوں کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو بہتر ہے آپ اپنا اور ہمارا
کسی کا وقت ضائع نا کرتے ہوئے فیصلہ ہمارے حق میں دے دیں۔ "اپنا
فیصلہ دوٹوک انداز میں سناتے انہوں نے سکون سے آفندیوں کو دیکھا
تھا مگر یہ سکون بس پل بھر کا تھا۔ ماحول میں ایک دم سے ہلچل مچی تھی
۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES Paid Ebooks 03447982756

یا اللہ خیر کیا ہوگیا؟ "دور سے بھاگ کر آتے لڑکوں کو دیکھ وہ سب" اپنی جگہ سے اٹھے۔

"حاقان خاناں مجاز لالہ کی گاڑی پر حملہ ہوا ہے۔"

مجاز۔۔۔ "یہ خبر سنتے ہی آغا جان نے بے یقینی سے حاقان صاحب کو" دیکھا جو بنا انتظار کئے عمر اور حمدان کے ساتھ وہاں سے آگے بڑھے تھے لیکن انہیں رکنا پڑا۔ سامنے ہی خون میں لت پت ہوئے کوئی ان تک آیا تھا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

مجاز"!سرسراتے لبوں سے آغا جان نے اسے پکارا تھا تبھی پیچھے سے" فرید سمیر شیرازی کو گردن سے پکڑے سب کے سامنے آیا تھا۔ اور اب کی بار ساکت ہونے کی باری بصیر آفندی کی تھی۔

بڑے خان سمیر شیرازی نے مجاز لالہ کی گاڑی پر فائرنگ کی۔ ان کا" دوست مر گیا خان مگر ہم نے بروقت پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ "فرید کی بات پر بصیر شیرازی نے پھٹی آنکھوں سے اپنے اکلوتے بھتیجے کو دیکھا۔ وہ یہاں کیسے آیا، کب آیا اور یہ سب کیا تھا؟

یہ کیا بکواس ہے؟ میرا بھتیجا ایسا کچھ نہیں کرسکتا۔ یہ الزام لگایا جارہا" ہے سرپنچ صاحب "!اپنے لاڈلے کو یوں سامنے دشمنوں کے شکنجے میں دیکھ کر وہ پاگل ہوئے تھے۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

"مجھے معاف کر دیں تایا جی !مگر میں ان لوگوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ میرے بھائی کی امانت لینے آیا تھا میں اسے ختم کرنا چاہتا تھا۔ "جھکے سر کے ساتھ اسکے اعتراف پر بصیر شیرازی نے سرخ آنکھوں سے سامنے دیکھا۔ اعتراف ہو چکا تھا۔

"بھائی بلائیں پولیس کو اور اسے جیل میں ڈالیں۔ ہمارے پاس ثبوت بھی ہیں اور گواہ بھی۔ اسے جب تک پھانسی نہیں ہو جائے گی ہمیں سکون نہیں ملے گا۔ "غصے سے بپھرے عمر نے آگے بڑھ کر سمیر شیرازی کا گریباں پکڑا اور وہیں بصیر شیرازی کی بس ہوئی تھی۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks 03447982756

نہیں پولیس کو مت بلانا ہم بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ "دوسروں سے" اسکی اولادوں کو چھینتے وقت خود کو فرعون سمجھنے والے اپنے خون پر بات آئی تو ڈھے گئے تھے۔

اگر پولیس کو نہیں بلانا چاہتے تم تو پھر اسکا فیصلہ شام میں پنچائیت" کرے گی اور کیوں کہ مقتول مجاز آفندی کا عزیز تھا اس لیے اس کے "خاندان کو یہاں بلایا جائے۔

بہت معذرت سر پنچ صاحب مگر اسکا کوئی خاندان نہیں تھا۔ اسکا" دوست اور خاندان بس میں ہی تھا اور اسکا خون میں معاف نہیں کرسکتا۔ مجھے بدلہ چاہیے اور میں پولیس میں کیس کر کے سمیر شیرازی کو سزا دلا کر ہی رہوں گا" وہ اپنے فیصلے پر اٹل تھا۔ اسکی آنکھیں خون چھلکا رہی تھیں۔

Paid Ebooks03447982756
CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

"ایسا مت کرو مجاز !اس کے چھوٹے بچے ہیں۔ اس پر رحم کھاؤ۔ تم جو فیصلہ کروگے ہمیں منظور ہوگا "شہیر کو کھونے کے بعد وہ ایک اور کو کھونا نہیں چاہتے تھے جبھی اسکے آگے ہاتھ جوڑے تو وہ اس دوغلے انسان کو دیکھتا رہ گیا۔

"ٹھیک ہے پھر اس بات کا فیصلہ اب شام میں ہی ہوگا۔ تب تک سمیر آفندی ہمارے پاس رہے گا۔ "اپنا فیصلہ کرتا وہ رکا نہیں تھا اور اسکے جاتے ہی فرید اور عمر سمیر شیرازی کو لے کر آگے بڑھے تھے۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

پورے گاؤں میں یہ خبر آگ کی طرح پھیلی تھی۔ شہر بانو اور زری نے رو رو کر پورا سر گھر پر اٹھا لیا تھا۔ وہ لوگ ہمیشہ کی طرح ہالے نور کو قصوروار گردانتی اس پر جھپٹی تھیں مگر حسینہ اماں نے پہلے ہی اسے کمرے میں بند کر دیا تھا۔

"میرے بچے کو لاؤ کوئی۔ وہ لوگ مار دینگے اسے۔"

سنبھالو خود کو شہر بانو !کچھ نہیں ہو گا سمیر کو۔ تم دیکھنا میرا شہیر تو چلا" "گیا مگر امیر کو کچھ نہیں ہونے دونگی میں۔

بھائی صاحب میرا بچہ "!بصیر شیرازی کو اندر آتے دیکھ کر شہر بانو" بھاگ کر ان تک آئی تھیں۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

"سنبھالو خود کو۔ کچھ نہیں ہو گا اسے میں لے آؤ گا اسے۔"

"یہ سب کیوں ہو گیا بھائی !مجھے میرا بچہ لا دیں۔ وہ تو شہر میں تھا تو وہ یہاں کیوں آیا؟کس نے بلایا اسے؟"

حائمہ اسے اندر لے کر جاؤ اور تم کمرے میں آؤ اسکے بعد۔ "حکم" صادر کرتے وہ اپنے کمرے میں اگئے۔

ان کا کھیل ان پر ہی الٹ گیا تھا اب کوئی فرار نہیں تھا۔ ہالے کے چکر میں اب ان کا بھتیجا پھنس گیا تھا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447932750

اگر جائیداد نا دیتے تو سمیر کو پولیس کے حوالے کر دیا جاتا۔ سوچ سوچ کر ان کا دماغ ہل گیا تھا۔ پوری کوشش کے باوجود کوئی بھی سرا ان کی سمجھ نہیں آرہا تھا۔

اب کیا کریں گے ہم سائیں؟ سمیر کو کچھ نہیں ہونے دے سکتے ہیں"

"ہم۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اسے کچھ ہونے دونگا ؟؟ ہرگز نہیں !اب اسکے" لئے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے میں کر گزروں گا۔ وہ واحد سہارا ہے ہمارا۔ "اسے کچھ ہوگیا تو ہمارے پاس کچھ نہیں بچے گا۔

"تو آپ نے کیا سوچا ہے کیا کرنا ہے؟"

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

کیا کرنا ہے اس بات کا جواب آفندیوں کا مطالبہ دے گا۔ "ان کا" جواب سن کر وہ چپ رہ گئیں کہ اب بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES
Paid Ebooks03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 8

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

شیرازی ہاؤس میں اس وقت ایک عجیب سی ہلچل تھی۔ وہ سب پنچائیت میں جانے کو تیار تھے جب بصیر شیرازی پچھلے حصے کے اس کمرے میں آئے جہاں وہ موجود تھی۔

انہیں یوں آتے دیکھ کر حسینہ اماں نے جلدی سے دروازہ کھولا تو وہ کمرے میں داخل ہوئے۔ بدبودار بوسیدہ کمرہ جہاں وہ دو دن سے موجود تھی۔

".ہالے تیار ہو جاؤ۔ ہمیں نکلنا ہے"

جی تایا ابو" !وہ محض اتنا ہی بول سکی۔ وہ خود یہاں سے جانا" چاہتی تھی۔ وہ حویلی جیسی بھی تھی مگر اسے کم از کم روز روز کی دھتکار تو برداشت کرنی نہیں پڑے گی یہ اسکی سوچ تھی۔

وہ پنچائیت کے فیصلے کے بعد اسے پرانی حویلی چھوڑنے جانے والے تھے۔ انہوں نے سوچ لیا تھا۔

ان کے کمرے سے نکلتے ہی وہ ان کے پیچھے بڑھی مگر باہر آکر سب کو ساتھ جاتا دیکھ کر وہ ٹھٹھکی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ایک ایک کر کے سب گاڑی میں بیٹھے تو پچھلی گاڑی میں وہ حسینہ اماں کے ساتھ بیٹھ گئی۔ دل عجیب طرح سے دھڑک رہا تھا۔

اس نے پیچھے مڑ کر اس حویلی کو دیکھا جہاں اسکا بچپن گزرا تھا۔ وہاں سوائے تلخ یادوں کے اسکے پاس کچھ نہیں تھا۔ ایک بھی خوشگوار یاد اس کے پاس نہیں تھی۔

یہ وہ حویلی تھی جہاں اسے پہلی بار کسی نے محبت سے پکارا تھا۔ شہیر شیرازی جو اب نہیں تھا۔ ان چند منٹوں کی بات میں وہ پہلی بار کسی کو خود سے اتنی نرمی سے بات کرتے دیکھ رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ سب پیچھے چھوڑ کر جارہی تھی یہ جانے بغیر کے اب تو اسکی زندگی شروع ہوگی، ایک نئ زندگی۔۔۔

گاڑیاں مخصوص راستوں سے ہوتی ہوئیں اپنی منزل پر پہنچی تو سامنے اتنے لوگوں کو موجود دیکھ کر وہ بری طرح چونکی۔

حسینہ اماں ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟"حیرت سے باہر دیکھتے اس" نے حسینہ اماں سے سوال کیا تو انہوں نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔

کیا ہوا ہے؟ آپ ہمیں بتائیں گی کچھ؟ ہمیں تو پرانی حویلی جانا تھا نا" "؟

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تمہارے تایا زاد نے قتل کیا ہے۔ یہ بات تو پتا ہے نا ہالے؟ تو"
اب اس کی جان بچانی ہے تمہارے بڑوں نے۔ "ان کی بات پر وہ
کچھ سمجھ نا سکی۔ اسے ٹھیک سے کچھ بتایا بھی نہیں گیا تھا۔ الجھی
نظروں سے باہر دیکھتے اس نے ارد گرد دیکھنا چاہا مگر سوائے لوگوں
کے ہجوم کے اسے کچھ نظر نہیں آیا۔

تمام عورتوں کے اترتے ہی وہ بھی حسینہ اماں کی ہمراہی میں زنان
خانے کے اس جالی دار کمرے میں داخل ہوئی تو اسکا پورا وجود عجیب
سی وحشت میں گھرا تھا۔

تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ ایک کونے میں بیٹھ گئی کیونکہ
جن نظروں سے شہر بانو اور زری اسے گھور رہی تھیں اسے ان کی
نظروں سے خوف آیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اماں ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے۔ آپ تایا کو بولیں نا ہمیں حویلی" بھیج دیں۔ "حسینہ اماں کا ہاتھ تھامتے وہ اتنا آہستہ بولی تھی کہ انہیں بمشکل ہی سنائی دیا تھا۔

ہالے صبر کرو بیٹا !سب آگئے ہیں، فیصلہ ہونے والا ہے۔ "اسے" تسلی دیتے وہ جالی دار دیوار سے باہر کا منظر دیکھنے لگیں۔

سامنے تخت پر وہ پوری شان سے پیر پر پیر رکھے بیٹھا تھا۔ اسکے ساتھ عمر سمیر شیرازی کو لے کر کھڑا تھا۔ آغا جان اور حاقان

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ تبھی بصیر شیرازی اپنے آدمیوں کے ساتھ سامنے آکر بیٹھے۔

"آپ سب کو پتا ہے ہم لوگ یہاں کس لئے جمع ہیں۔ سمیر شیرازی نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان کے ہاتھوں مجاز آفندی کے دوست کا قتل ہوا ہے۔ مجاز آفندی اس معاملے کو پولیس میں لے کر جانا چاہتے تھے مگر بصیر شیرازی کی درخواست پر آج یہ پنچائیت بلائی گئی ہے۔ اب آپ بتائیں بصیر شیرازی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"

"جو ہوا وہ ایسے نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میں نے ہمیشہ اپنے بچوں کو اس سب سے دور رکھا ہے مگر شاید قسمت میں یہی لکھا تھا۔ میں اپنے ایک بیٹے کو کھو چکا ہوں دوسرے کو نہیں کھو سکتا۔ تو آپ مجاز

آفندی سے پوچھ لیں کہ اسے کتنے پیسے چاہیے۔ جتنا وہ کہے گا ہم اتنا پیسہ دینگے ۔ "اپنی بات مکمل کر انہوں نے مجاز کو دیکھا جس کے چہرے پر ان کی بات سن کر طنزیہ مسکراہٹ جھلک دکھلا کر معدوم ہوئی۔

پیسہ کسی کی جان واپس نہیں لا سکتا شیرازی صاحب !جان گئی ہے"
"تو جان کے بدلے جان۔

وہ ہمارا اکلوتا بچہ ہے مجاز آفندی !ہم اس کے بدلے ہر مطالبہ پورا"
"کرنے کو تیار ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اکیلا تو وہ بھی تھا۔ اسکا تو کوئی والی وارث بھی نہیں تھا۔ کیا میں" اسکا خون ایسے ہی معاف کردوں؟ کیا اگر اس کی جگہ آپ کا کوئی اپنا ہوتا تو؟"سپاٹ لہجے میں کہتے اس نے بصیر شیرازی کو لاجواب کیا تو وہ پہلو بدل کر رہ گئے۔

میرے بھتیجے کے بدلے جو چاہیے وہ لے لو۔ میں دینے کے لئے" "تیار ہوں۔

پیسے سے تو کچھ نہیں ہوگا۔ اگر آپ واقعی یہی چاہتے ہیں تو ٹھیک" ہے۔ جان کے بدلے جان !لیکن آپ کو اپنا بھتیجا عزیز ہے تو مجھے ہالے نور خون بہا میں چاہیے۔ پرانی ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔ سالوں پہلے ہوئے پنچائیت کے فیصلے کو بھی۔ اب مجھے صرف

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میرے دوست کے خون کا بدلہ چاہیے۔ یا تو جان یا ہالے نور۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ "اسکا مطالبہ سنتے سب کو سانپ سونگھ گیا۔

یہ نا ممکن ہے مجاز آفندی !وہ میرے بیٹے کی بیوہ ہے۔ "ان کا" بس نہیں چل رہا تھا کیا کر جائیں۔

جب آپ نے اپنے بیٹے سے اس کا نکاح کیا تھا تب وہ میری منگیتر" تھی۔ مگر جب میں اس بات کو بیچ میں نہیں لایا تو آپ بھی مت "لائیں۔ خون یا ہالے؟ فیصلہ آپ کا۔

"وہ بیوہ ہے۔ اس کا نکاح دوبارہ نہیں ہوسکتا ہے مجاز۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"کس نے کہا کہ بیوہ دوبارہ نکاح نہیں کرسکتی؟"

"وہ میرے بیٹے کی آخری نشانی ہے جو ہمارے پاس ہے۔"

جبھی آپکی بیوی اسے جلانا چاہتی تھی۔ ہے نا؟ "اب کی بار جہاں وہ" لاجواب ہوئے تھے وہیں حکیم آفندی کے چہرے پر اس پورے وقت میں پہلی بار مسکراہٹ آئی تھی۔

نہیں ہے نا جواب؟ وہ بیوہ ہے اس بات سے مجھے زرا فرق نہیں" پڑتا۔ مجھے یا تو خون چاہیے یا زن۔ فیصلہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے ۔ "اپنا حتمی فیصلہ انہیں بتاتے اس نے ایک نظر اپنے باپ دادا کو دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

بصیر شیرازی بری طرح پھنسے تھے۔ اپنے بھتیجے کو کھو نہیں سکتے تھے اور ہالے کے نام کے ساتھ لگی دولت۔۔۔

"ٹھیک ہے میں ہالے کو خون بہا میں دینے کے لئے تیار ہوں۔" انہوں نے فیصلہ کرلیا تھا۔ ان کے فیصلے سے جہاں مجاز آفندی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہیں اندر موجود ہالے پر یہ فیصلہ بجلی بن کر گرا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ سب باہر ہونے والے فیصلے کی منتظر تھیں جب وہ فیصلہ ہوا تھا جس نے سب کی سانسیں روک لی تھیں۔

ایک بیوہ کا نکاح؟ "وہاں موجود سب میں اس فیصلے سے کھلبلی مچی" وہیں اس نے کرب سے حسینہ اماں کا ہاتھ تھاما۔

ہم یہ نہیں کرینگے اماں !ہم سے جان مانگ لیں یہ لوگ، مگر یہ" نہیں۔ "اپنے آنسوؤں کو بمشکل روکتے وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔
اس سے پہلے کہ حسینہ اماں اسے جواب دیتیں بصیر شیرازی اندر آئے تھے۔

"اسے باہر لاؤ نکاح کے لئے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ہم یہ نکاح نہیں کرینگے۔ آپ اتنا بڑا ظلم مت کریں ہمارے ساتھ۔ ساری زندگی جو آپ نے کہا وہ ہم نے کیا ہے۔ ایک بار ہماری سن لیں تایا ابا !ہم پر یہ ظلم مت کریں۔ ہم وہاں نہیں جائیں گے۔"

"اتنی ہمت کہاں سے آگئی ہے جو بڑوں کے آگے زبان چلا سکے؟ تیری وجہ سے آج ہم اس مقام پر کھڑے ہیں اور تیرے نخرے ختم نہیں ہورہے۔ "شہر بانو کی چنگھاڑتی آواز پر وہ سہم کر پیچھے ہوئی تو بصیر شیرازی نے ایک قہر بار نظر ان پر ڈالی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

!یہاں تماشہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے لاؤ باہر۔ اور ہالے" یہ فیصلہ بے شک ہم نے مجبوری میں کیا ہے مگر تم دشمنوں میں جارہی ہو اس بات کو یاد رکھنا۔ ان کو ہنسنے مت دینا۔ وہ تمہاری اس حالت کے زمہ دار ہیں،خاص کر وہ مجاز آفندی۔ "اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے وہ وہاں سے چلے گئے تو حسینہ اماں اسے لئے باہر کی جانب بڑھیں۔ سفید لباس پر سفید بڑی سے چادر سے خود کو چھپائے وہ مردہ قدموں سے چل کر باہر آئی تھی۔ اسکا ہر ایک قدم اسکے دل پر پڑ رہا تھا۔

اور کتنی آزمائشیں میرے اللہ؟ "شکوہ آج زبان پر آیا تو آنکھیں" اشک بہانے لگیں۔

اسکی آمد پر ماحول میں ایک دم سے سکوت چھا گیا۔ اسے بصیر شیرازی کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔ وہ ضبط کی آخری منزل پر تھی۔ اسکا دل اسکا ساتھ چھوڑ رہا تھا۔ سامنے بیٹھا شخص بہت غور سے اسکا ایک ایک انداز دیکھ رہا تھا۔ سب خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے جب حکیم آفندی اپنی جگہ سے اٹھے اور اسکی سفید چادر پر سرخ دوپٹہ پہنایا۔

نکاح کی رسم شروع ہوئی تو اسکا دل حلق میں آگیا۔ وہ لال آنچل اسے چبھ رہا تھا، اذیت دے رہا تھا۔

نکاح خواں اس کی رضامندی لے رہا تھا مگر وہ ساکت تھی۔ بصیر شیرازی نے اسکے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا تو اس نے آہستہ سے سر ہلا کر اس ان چاہے رشتے کو قبول کیا۔ جہاں حسینہ اماں کی کب کی رکی

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

سانسیں بحال ہوئیں وہیں اندر موجود عورتوں کے سینوں پر سانپ لوٹے تھے۔

نکاح ہوچکا تھا۔ دعا ہوئی تو حکیم آفندی نے پورے حق سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"یہ آج سے کسی کی بیوہ نہیں بلکہ میرے گھر کی عزت ہے۔ اور آج کے بعد کوئی بیوہ سفید رنگ نہیں پہنے گی۔ اس پر زندگی حرام کرنے والوں کا انجام بہت مختلف ہوگا اب۔" اسے بازوؤں کے حلقے میں لئے وہ آگے بڑھے مگر پھر کچھ سوچ کر وہ رکے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عمر بہن کو لے جاؤ۔ "عمر کو کہتے حاقان آفندی بصیر شیرازی کے" سامنے آئے تھے۔

جس کی جو جگہ تھی وہ اسے مل چکی ہے۔ اب اگر کچھ بھی کیا" بصیر تو جوابی کارروائی کے لئے تیار رہنا۔ "انہیں تنبیہہ کرتے وہ آگے بڑھ گئے اور ان کی بات پر بصیر شیرازی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے۔ انہیں مات ہوئی بھی تو ایسی کہ انہیں سنبھلنے میں اب وقت لگنا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

زندگی ایسے کھیل کھیلتی ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ وہ جو ہمیشہ سے لوگوں کے لئے منحوس تھی آج ان لوگوں نے ہی اسے اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا تھا۔

وہ کچھ سوچ نہیں پا رہی تھی۔ خالی ذہن کے ساتھ بس قدم بڑھا رہی تھی۔ سب کچھ کیسے پیچھے رہ گیا تھا۔ کون اسکے ساتھ تھا کس نے اسے گاڑی میں بیٹھایا وہ نہیں جانتی تھی۔

ان کی گاڑیاں آفندی حویلی کی حدود میں داخل ہوئیں تو ایک شور سا مچ گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

میری بچی آگئی۔ "سب سے پہلے فیروز بیگم آگے بڑھی تھیں اور" اسے گاڑی سے باہر نکالا۔

بشیراں جلدی جا مرچیں لا۔ "بشیراں کو حکم دیتیں وہ اسے لئے" اندر آئی تھیں۔ چکراتے سر کے ساتھ وہ بمشکل چلتی اندر آئی۔ اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ کچھ کہہ سکے۔ اس سے پہلے کہ وہ کسی کو کچھ بولتی اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا آیا اور وہ اچانک سے زمین بوس ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پنچائیت کے بعد وہ کسی کام کے سلسلے میں گیا اب حویلی آیا تو اسے آغا جان کا پیغام ملا۔ انہوں نے فوراً اسے بلایا تھا۔ ان کے بلاوے پر اندر جانے کا ارادہ بدلتا وہ الٹے قدموں ان کے ہجرے کی طرف بڑھا تھا۔ اس نے اندر قدم رکھا تو وہ کتاب پڑھنے میں مصروف تھے۔ اسے آتے دیکھ کر انہوں نے کتاب ایک طرف رکھی۔

"!آپ نے بلایا آغا جان"

ہاں میں نے ہی بلایا ہے۔ خیریت؟ کہاں تھے تم؟ دوست کا کفن"
"دفن ہوگیا؟

"سکون سے بیٹھنے دیں پھر بتاتا ہوں۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سکون چاہیے خان صاحب آپ کو؟ اگر خان صاحب کا کوئی جانور"
مر جاتا تھا تو یہ صاحب ایک ہنگامہ کر دیتے تھے۔ آج دوست کے
"!قتل پر اتنی خاموشی؟ یہ بات کچھ ہضم نہیں ہوئی ہمیں مجاز آفندی
اسکے چہرے پر نظر گاڑے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولے تو اس نے
بغور انہیں دیکھا۔

یہ تمہارا انداز تو نہیں ہے مجاز !کون سا کھیل کھیلا ہے ان"
شیرازیوں کے ساتھ؟ "ان کا انداز ایسا تھا کہ وہ بے ساختہ قہقہ لگا
اٹھا.

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ان کی بازی ان پر ہی الٹ دی ہے۔ آپ کی امانت آپ کے پاس آگئی ہے۔ جشن منائیں، باقی ساری فکریں چھوڑ دیں آغا جان!"

"فکریں تو اب شروع ہوئی ہیں مجاز !تم نے یہ فیصلہ کرلیا ہم خوش ہیں۔ مگر بنا محبت کے اس رشتے کو نبھا پاؤ گے؟ اسے سنبھال پاؤ گے؟"ان کے سوال پر اس نے ذرا کی ذرا انہیں دیکھا۔

"آپ سے کس نے کہا محبت نہیں ہے؟ اپنی بیوی سے محبت کا اظہار آپ کے سامنے کرتا ہوا میں قسم سے چھیچھورا لگوں گا۔"ایک آنکھ دبا کر کہتے وہ انہیں بوکھلا گیا۔

"باہر رہ کر بے ہودہ ہوگئے ہو تم۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں پہلے سے ہی ہوں، آپ کو ابھی پتا چلا ہے۔ "قہقہ لگاتے وہ"
ان کا دل جلا گیا۔

دل نا جلائیں۔ آپ کے اطمینان کے لئے بتا دوں کہ جتنی وہ آپ"
کو عزیز ہے اس سے کہیں زیادہ مجھے عزیز ہے۔ میں اسے سنبھال
"لونگا۔ آپ بے فکر رہیں۔

سن کر اچھا لگا کہ تم اپنی زمہ داری سمجھتے ہو۔ خیر باقی باتیں بعد"
میں ہونگی۔ فی لحال آرام کرو۔ اور تھکن اتر جائے تو اسپتال کا ایک
چکر لگا لینا۔ اب اسے تم نے ہی سنبھالنا ہے "اپنی بات مکمل کرتے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انہوں نے کتاب اٹھا لی۔ اور یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اب آپ دفع ہو جائیں۔

"یہ بنا کچھ کہے اچھی بے عزتی کرتے ہیں آپ۔ خیر چلتا ہوں میں۔" انہیں کہتا وہ حویلی کے اندر آیا تو اتنا سناٹا دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔

مجاز بچے سب اوپر آپ کے کمرے میں ہیں۔ دلہن بی بی بے ہوش" ہوگئی تھیں تو سب ان کے پاس ہیں۔ "کچن سے باہر آتی بشیراں نے اسے یوں ادھر ادھر دیکھتے پایا تو اسے اطلاع پہنچائی جسے سن کر وہ اچھا خاصا پریشان ہوا تھا۔ تبھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا وہ اوپر آیا تو اپنے کمرے سے درخشاں آفندی کو نکلتے پایا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"مورے سب ٹھیک ہے؟"

پریشان نا ہو بچے!سب ٹھیک ہے۔ بی پی لو ہے، کمزروی ہے۔" ڈاکٹر دوائی دے کر گئی ہے۔ اسکا خیال رکھنا بس۔ "اسے ہدایت دیتیں وہ نیچے کی جانب بڑھ گئیں تو اس نے گہرا سانس بھرا۔ اپنے کمرے میں اس نے قدم رکھا تو نظریں سیدھا سامنے بیڈ کی جانب اٹھیں جہاں وہ پورے حق سے براجمان تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دروازہ لاک کرتا وہ الماری سے کپڑے نکال کر واشروم میں بند ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو ہالے اب بھی گہری نیند میں

تھی۔ بالوں کو صاف کرتے اس نے تولیہ صوفے پر پھینکا اور خود بیڈ پر اسکے پاس آکر بیٹھا۔ مجاز نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا۔

پیلی پڑتی رنگت، نم آنکھیں، آپس میں پیوست ہونٹ۔اس کی حالت دیکھ وہ بے چین ہوا تھا۔

"آئی ایم سوری !میں وقت پر نہیں آسکا۔میں نے سب برباد کردیا ہالے سب کچھ۔ مجھے معاف کردو۔ "اسکے ماتھے پر سے بال ہٹاتے اس نے وہاں اپنے لب رکھے تو اسے جھٹکا لگا تھا۔ وہ بخار میں تپ رہی تھی۔ اسکا دل کیا سب کچھ تہس نہس کردے مگر سب میں وہ خود بھی تو آتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"میں جانتا ہوں تم ہوش میں آؤ گی تو سب سے زیادہ نفرت مجھ سے کرو گی۔ اور نفرت کرنی بنتی بھی ہے۔ میں ہوں ہی نفرت کے قابل انسان۔ مگر میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔ تم وہ لڑکی ہو ،جسے جب میں نے تھاما تو مجھے یہ یقین دلایا گیا تھا تم میری ہو صرف میری۔ اور دیکھو لوگوں کی سازش کام نہیں آئی۔ اب تمہاری زندگی میں خوشیاں میں لاؤں گا، یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔ "اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامتے اسنے لبوں سے لگایا تھا۔

،اسے وہ وقت یاد آیا جب وہ ننھی سے پری اسکی گود میں آئی تھی معصوم چھوٹے چھوٹے ہاتھوں والی گڑیا۔ وہ اسکی حفاظت کرنا جانتا تھا، وہ اسکی حفاظت کرتا تھا۔ وہ اسے خود سے زیادہ عزیز تھی۔ لیکن پھر ایک طوفان آیا اور سب کچھ بہا کر لے گیا، سب کچھ۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

ان کا گھر اجڑ گیا۔ سپنے ٹوٹ گئے تھے، اس معصوم گڑیا کو اس سے چھین لیا گیا تھا۔ وہ تڑپتا رہ گیا تھا۔ وہ اسکی تھی، اسے پتا تھا ہالے کو اسکے پاس آنا تھا مگر وہ بضد تھا۔ وہ کتنی عزیز تھی اسے یہ سب جانتے تھے۔ وہ اس سے دس سال چھوٹی تھی۔ اس کی ایک جھلک کے لئے وہ چھپتے چھپاتے شیرازی ہاؤس جاتا تھا۔ ان کا رویہ اسکے ساتھ دیکھ کر اسکا خون کھولتا تھا اور اسی بات کا بدلنا لینے کے لئے اس نے شہیر کو مارا تھا بہت برا۔ وہ کہتا تھا ہالے اس کی ہے اور ہالے تو ازل سے مجاز آفندی کی تھی۔ کوئی کیسے اس پر حق جما سکتا تھا؟

وہ اکھڑ مزاج ہوتا جارہا تھا۔ اسکا رویہ دیکھ کر حکیم آفندی نے اسے پڑھائی کے لئے باہر بھیج دیا۔ وہ رویا، لڑا، چیخا۔ تب حکیم آفندی نے اسے ایک بات کہی تھی۔ انہوں نے اسے کہا تھا تم اس قابل بن کر

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آؤ کہ ہالے کو واپس لا سکو، اپنا وعدہ پورا کر سکو۔ اور آج وہ دن آگیا تھا۔ وہ اسکے پاس تھی۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر لیا تھا مگر اصل امتحان تو اب شروع ہوا تھا۔

اسکے سر کے نیچے اپنا بازو رکھتے اسنے آہستہ سے ہالے کا سر اپنے بازو پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کی ۔

یہ سکون صرف آج کا تھا وہ جانتا تھا۔ اسے ہوش آئے گا تو وہ اس سے نفرت کرے گی، بہت زیادہ نفرت۔ اس لئے وہ آج اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔ اسے بانہوں کے گھیرے میں قید کئے اسکے بالوں پر لب رکھتا وہ سکون سے آنکھیں موند گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط 9

ماضی:

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

چاروں طرف روشنیاں بکھری ہوئی تھیں۔ حکیم آفندی کی لاڈلی کی شادی تھی تبھی حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔

گاؤں کے لوگوں کے لئے لنگر کھول دیا گیا تھا پیسے دل کھول کر غریبوں میں بانٹے گئے تھے اور آج بالآخر وہ دن آگیا تھا۔

حویلی کے اندر ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ دلہن کے کمرے میں سب عورتیں موجود تھیں۔

ماتھے پر پڑا ٹیکا ٹھیک کرتے اس نے ایک نظر اپنا عکس آئینے میں دیکھا تو چہرے پر شرمگیں مسکراہٹ نے ڈیرا جمایا۔

عروشے دیکھنا آج تو دولہا بھائی تمہاری خوبصورتی کے آگے گھٹنے ٹیک" ہی دینگے۔ "کلثوم کی بات پر اسکا سر جھکا تو وہاں موجود سب ہی عورتیں ہنس پڑیں۔

باہر سے بارات کی آمد کا شور اٹھا تو سوائے کلثوم کے سبھی باہر کی جانب بڑھیں۔

کچھ ہی دیر میں بڑی بھابھی کمرے میں آئیں اور سرخ زرتار آنچل سے اسکا چہرہ ڈھانپا۔

"پیاری آج تم ایک ایسے مقدس بندھن میں بندھنے جارہی ہو جو میرے رب کا پسندیدہ عمل ہے۔ نکاح میں ایسی طاقت ہے کہ وہ دو انجان لوگوں کو ایک محبت سے بھرپور مضبوط حصار میں قید کرلیتی ہے۔ میری دعا ہے کہ تم اپنے شوہر کی چہیتی بن کر رہو۔ بس تھوڑا صبر اور برداشت رکھنا اور پھر دیکھنا میری جان یہ سفر کتنا خوبصورت ہو گا۔" اسکے مہندی سے بھرے ہاتھوں کو محبت سے چومتے وہ ایک طرف ہو گئیں کیونکہ باہر سے نکاح خواں کے آنے کا شور اٹھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

باپ بھائی سب موجود تھے۔ ان کی موجودگی میں اس نے خود کو انصر شیرازی کے نام کیا تھا۔

مبارک سلامت کا شور اٹھا اور پھر مختصر سی رسموں کے بعد رخصتی کا وقت آیا۔

باپ بھائیوں کی لاڈوں پلی وہ ایک دوسرے گھر میں ناجانے کتنے ارمان لے کر جارہی تھی۔

حکیم آفندی بہت کچھ کہنا چاہتے تھے مگر کہہ نا سکے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

روایتوں سے ٹکر لی تھی انہوں نے۔ ذات پات جیسی رسم کو ختم کرنے کے لئے اپنی بیٹی آگے کر دی تھی مگر دل میں ناجانے کیوں ایک خدشہ سا تھا۔ ڈھیروں دعائیں سمیٹے وہ عروش شیرازی کے روپ میں یہاں آئی تھی۔

رسموں کے بعد اسے انصر کے کمرے میں پہنچایا گیا تو دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

انصر کے انتظار میں رفتہ رفتہ مرجھاتی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی تبھی کھٹکے کی آواز سے دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

یہ دیکھو ذرا !دولہن سو رہی ہے۔ "شیروانی کو بیڈ پر پٹختے وہ اتنی زور" سے بولا کہ نیند میں جاتی عروش گھبرا کر سیدھی ہوئی مگر سامنے نشے میں جھومتے شوہر کو دیکھ کر اسکا دل رکا تھا۔

"ایسے کیا دیدے پھاڑ رہی ہے؟ کیا کبھی خوبصورت انسان نہیں دیکھا؟" بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹتے وہ بڑبڑایا تو وہ خوف سے خود میں سمٹی۔ ایسا تو اس نے نہیں سوچا تھا۔

بڑی تعریفیں سنی ہیں۔ ذرا چہرہ تو دکھاؤ۔ "ہاتھ بڑھا کر عروش کا" گھونگھٹ اتنی زور سے کھینچا کہ اسکی چیخ نکل گئی۔ اور یہیں انصر شیرازی کی بس ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

چیخ کیوں رہی ہے؟ مارا ہے میں نے تجھے؟ بتا مارا ہے؟ کہاں مارا ہے؟"
یہاں یہاں یا یہاں؟"اسکے ہاتھوں پر نوچتے وہ وحشی پن پر اتر آیا تھا۔

اب تیری چیخ نہیں نکلنی چاہیے۔ "اسکے سسکیاں بھرتے وجود کو"
گھورتے اس نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسایا اور اچانک
ہی اس پر جھکا تھا۔ اسکے اس قدر وحشی انداز پر عروش کو اپنا سانس رکتا
محسوس ہوا مگر وہ سوائے ہاتھ پیر مارنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

خود کو چھڑانے کے لئے وہ پوری طاقت کا استعمال کر رہی تھی مگر انصر
شیرازی کے آگے اسکا نازک سا وجود لمحوں میں ڈھیر ہو گیا اور بچ گئی
تھیں تو صرف اسکی آہیں اور سسکیاں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

ارے شوہر کے ہاتھ لگانے پر رو رہی ہے۔ کوئی پسند تھا کیا ؟"اسکا وجود نوچتے وہ اسکے کردار کی دھجیاں بکھیر رہا تھا۔

وہ تو سہانے خواب سجائے اس دہلیز پر آئی تھی۔ کیا پتا تھا آنچل کے ساتھ کردار کے بھی بخیے ادھیڑ دیئے جائیں گے۔

نشے میں دھت وہ اپنی خواہش پوری کرکے ایک طرف گرا اور اسکا منہ زور سے دوپٹے سے باندھ گیا کہ اسکی سسکیاں اسکی نیند میں خلل نا ڈال سکیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انصر پھر نشہ کر کے آیا ہے سائیں"!بصیر شیرازی کے پاس بیٹھتے حمائمہ " خاتون نے آہستہ سے کہا تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"تو؟ مرد ہے وہ، کچھ بھی کرے۔ ہمیں تو بس تماشہ دیکھنا ہے۔"

اگر آپ کو ان آفندیوں سے اتنی ہی نفرت تھی تو ان کی ہی بیٹی کو" کیوں بیاہ کے لے آئے؟ جب کہ جانتے بھی ہیں کہ انصر کا مزاج کیسا ہے۔"

اس حکیم آفندی نے برسوں کی روایت کو ختم کرنا چاہا ہے نا؟ اور بابا" نے بھی اسکا ساتھ دیا، اس سب میں برا کون بنا؟ میں !جب لوگوں کے لئے اس زات پات کے چکر کو ختم ہی کرنا ہے تو میں نے بھی سوچا اس

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بہتی گنگا میں ہاتھ دھو لئے جائیں۔ اس لڑکی کے ساتھ آئی جائیداد بھی ہمارے پاس آجائے گی اور حکیم آفندی کی کمزوری بھی۔"

"واقعی یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں۔ لیکن بابا سائیں کو اگر یہ پتا چل گیا تو؟"

"اب اگر انہیں پتا لگ بھی جائے تو کیا فرق پڑے گا؟ جو کھیل ہم نے کھیلا وہ تو پورا ہوگیا نا۔ اب تڑپنے اور جھکنے کی باری اس حکیم آفندی کی ہے۔ بڑا سمجھتا ہے نا خود کو۔ اب آئے گا نا گھٹنوں کے بل پھر میں اسے بتاؤں گا کہ اصل میں یہاں کا بادشاہ ہے کون۔" ان کے لہجے میں حکیم آفندی کے لئے صرف اور صرف نفرت تھی اور یہی نفرت انہوں نے اپنے بھائیوں میں منتقل کی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

سو جاؤ تم۔ کل دیکھنا بہت مزہ آنے والا ہے جب اپنی بیٹی کی حالت" دیکھ کر حکیم آفندی تڑپے گا۔"غصے میں ڈوبی انصر کی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی تو ہنس کر کہتے وہ آنکھیں موند گئے۔

اگلا دن روشن تھا تو باقی سب کے لئے۔ اسکے لئے تو وہ سیاہی بھرے ہوئے تھا۔ بخار میں تپتے وجود کو گھسیٹتے وہ واشروم میں خود کر بند کر کے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اتنی تو عقل و شعور تھا کہ خود کے ساتھ ہوئے اس ظلم کی وجہ سمجھ سکے۔

Paid Ebooks 03447982756 CLASSIC URDU MATERIAL

صرف اسکے باپ کی عزت اچھالنے کے لئے یہ سب کیا گیا تھا۔ تبھی اس نے اس وقت خود سے عہد لیا تھا کہ وہ مر جائے گی مگر اپنے باپ اور بھائیوں پر آنچ نہیں آنے دے گی۔

آفندی حویلی سے اسکے لئے ناشتہ لایا گیا تو آفندیوں کی تکلیف دیکھنے کے لئے بے صبرے ہوئے بصیر شیرازی نے منہ کی کھائی جب اسے مسکرا کر اپنے ماں باپ سے ملتے دیکھا اور اسے خوش دیکھ کر ان کے سینے پر سانپ لوٹے تھے۔

اور پھر وہ کبھی کچھ نہیں بولی۔ انصر کی مار، اسکا وحشی پن سب کچھ اس نے چپ چاپ برداشت کیا بنا ایک حرف زبان پر لائے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آج بھی دعوت میں جانے کے لئے وہ خاموشی سے تیار ہورہی تھی جب انصر نے کمرے میں آکر کمرے کا دروازہ بند کیا۔

کس کے لئے تیار ہو رہی ہے تو؟؟ "عروش کا بازو تھام کر کھڑا کرتے" اس نے بنا اسکے جواب کا انتظار کئے زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا کہ وہ بری طرح لڑکھڑا کر زمین بوس ہوئی تھی۔

جواب نہیں دیتی ہے۔۔۔ "گندی سی گالی دیتے اس نے عروش کو" بالوں سے پکڑا تو تکلیف سے اسکی چیخ نکل گئی۔

چیخ کیوں رہی ہے؟ پاگل ہے کیا؟ میں نے کچھ بولا ہے تجھے، بتا زرا۔" اور اپنے اس باپ کو تو نہیں بتایا نا تو نے؟ کیوں نہیں بتایا؟ بتا نا انہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تھپڑوں سے اسکا منہ لال کرتے وہ پاگل ہورہا تھا۔ مسلسل اسے مارتے" وہ تھک گیا تھا۔ ہوش تو تب آیا جب اسنے حرکت بند کی۔اسکی مار سے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگئی تھی.

اے !مر گئی کیا؟ ہوش میں آؤ۔ "اسکا گال تھپتھپاتے وہ ایک دم ہوش" میں آیا تھا تبھی جلدی سے باہر جاکر سب سے پہلے حائمہ کو بلایا۔ اسکی حالت دیکھ کر ان کے بھی ہاتھ پیر پھولے تھے مگر یہ وقت انصر کو کچھ بھی بولنے کا نہیں تھا۔

"جا وہ جو نئی ڈاکٹرنی آئی ہے اسے بلا کر لا۔"

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کیا کر رہی ہیں بھابھی !وہ یہ مارنے کے نشانات دیکھے گی تو مسئلہ ہو" جائے گا۔ ایک کام کریں دائی کو بلائیں۔ کہہ دینگے کچھ بھی۔ "شہر بانو کی بات ان کے دل کو لگی تبھی فوراً سے دائی کو بلایا گیا تھا اور پھر دائی نے جو خبر انہیں دی وہ واقعی سب کو حیران کر گئی۔

عروش امید سے تھی۔ یہ خبر انصر شیرازی پر بجلی بن کر گری تھی۔

عروش تو بس دل بہلانے کا سامان تھی اور کچھ نہیں پھر یہ سب۔۔۔ اس کا بس چلتا تو وہ اس بچے کو اسی وقت ختم کر دیتا مگر اپنے باپ کی خوشی دیکھ کر وہ چپ رہ گیا۔ اور پھر اپنا غم بھلائے وہ اس خوشی میں لگ گئی۔ اس چار دیواری میں ہونے والی تکلیف صرف اسی تک محدود تھی اور وہ چاہتی بھی نہیں تھی کہ اس کے گھر والوں کو یہ پتا چلے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نو ماہ بعد اسکے گھر ایک ننھی کلی پیدا ہوئی تو لڑکے کی آس لگائے انصر نے بنا اس کی حالت دیکھے اس پر لفظوں کے ایسے تیر چلائے کہ بنا چوٹ کے ہی اسکا پورا وجود لہو لہان ہو گیا۔۔

اس آدمی نے معصوم ہالے کو دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پھپھو یہ گڑیا میری ہے نا؟"اس ننھی سے بچی کو گود میں لئے وہ" اشتیاق سے اسکے معصوم چہرے کو دیکھ کر بولا تو اسکی بات پر وہ ہولے سے مسکرا دیں۔

بالکل یہ تمہاری ہے۔ "اس معصوم کا ہاتھ مجاز کے ہاتھ میں دیتے وہ" ایسے بولیں کہ پاس بیٹھی درخشاں اور فیروزہ بیگم دونوں بری طرح چونکیں تھیں۔

مجاز !جاؤ بچے اپنے بابا کو دیکھو۔ابھی تک حجرے میں ہی ہیں۔ "اسکے" ہاتھ سے ہالے کو لیتے فیروزہ بیگم نے کہا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی وہاں سے چلا گیا۔

"عروشے یہ کیا بول رہی تھیں آپ مجاز کو؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

موری کیا کوئی قباحت ہے اس میں؟"ان کی بات کا جواب دینے کے" بجائے اس نے الٹا سوال کیا۔

قباحت؟ میرے بچے تمہارے بابا ان ساری فرسودہ رسموں کو ختم" کرنے کے لئے دن رات ایک کر رہے ہیں تاکہ ہر لڑکی کو اسکا حق ملے۔ اسے اپنے فیصلے خود کرنے کی آزادی ہو۔ اگر ہم ہی ایسے فیصلے "لینگے تو دنیا کیا ہمارے فیصلوں کو مانے گی؟

بی جان عروشے کی بات کوئی اتنی انوکھی بھی تو نہیں ہے۔ ہم بڑوں" میں یہ بات طے کر لیتے ہیں۔ بعد میں فیصلہ بچوں پر چھوڑ دینگے۔"اب کی بار جواب درخشاں آفندی کی طرف سے آیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ہالے کے باپ اور دادا کا فیصلہ بھی تو لازمی ہے نا درخشاں۔۔"

نہیں مورے !ہالے نور کا باپ بھی میں ہوں اور ماں بھی۔ اور اپنی" بچی کے سارے فیصلے میں خود لونگی۔ اور یہ میرا فیصلہ ہے کہ میری ہالے مجاز کی ہی دلہن بنے گی۔اس بات کو پورا کروانا آپ لوگوں کا کام ہے کیسے بھی کر کے۔ "اسکے اس انداز پر وہ دونوں ہی بری طرح چونکیں تھیں۔ اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتیں یا بولتیں باہر سے آتی انصر شیرازی کی آواز نے ان سب کو متوجہ کیا تھا جو نیچے زور زور سے عروشے کو بلا رہا تھا۔

یا اللہ خیر !انصر بچے کو کیا ہوا ہے آخر؟ "جہاں وہ تیزی سے باہر کی" جانب بڑھیں وہیں عروشے کا دل کیا وہ خود کو اور ہالے کو کہیں چھپا لے مگر یہ وقت اور یہ دنیا اسکی نہیں تھی۔

عروشے انصر تمہیں لینے آیا ہے۔ کہہ رہا ہے کسی دعوت میں جانا ہے" تیار ہوجاؤ۔ "ان کی بات پر وہ سر ہلاتی واشروم کی طرف بڑھ گئی۔ وہ تیار ہو کر باہر آئی تو فرحت آفندی کو کمرے میں پایا۔ فرحت آفندی کے اندر آنے پر اسکا دل دھڑکا تھا۔

میں ہالے کو آپ کے پاس چھوڑ کر جارہی ہوں۔ آپ اسکا خیال رکھیے" "گا۔ میں اسے ساتھ نہیں لے جاسکتی۔

عروشے کچھ مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ میری جان "!ناجانے کیوں وہ آج بار" بار اسکی باتوں سے عجیب سا محسوس کر رہی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کچھ نہیں ہوا۔ آپ پریشان نا ہوں۔"انہیں تسلی دیتے وہ آگے بڑھ گئی۔ ایک ایک کر کے سب سے ملتے وہ باہر آکر انصر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تو اسکو یوں تیار دیکھ کر انصر شیرازی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"آج اچھی لگ رہی ہو مجھے تم بہت۔"اسکا ہاتھ تھامے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی تو وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔ اس شخص کا دھوپ چھاؤں سا رویہ رفتہ رفتہ اسے کھائے جارہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

گاؤں سے دور شہر کے کونے میں بنے اس فارم ہاؤس میں وہ اسے لے کر داخل ہوا تو اتنی روشنی میں اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔

جدید تراش خراش کے کپڑے پہنے وہ عورتیں اور ان کے بے حد قریب مشروب کا گلاس تھامے وہ ہوس بھری نظریں لئے مرد۔

اس بے حیائی پر اسے جھرجھری سے آئی۔ہمیشہ خود کی حفاظت کرنے والی آج ایسے ماحول میں موجود تھی۔

،انصر کے دوستوں نے اس سے ہاتھ ملانا چاہا مگر وہ ایسا کر ہی نہیں سکی انصر کی لاکھ گھوریوں کے باوجود۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تھوڑی دیر میں ناچ گانے کا آغاز ہوا اور شریف بنے وہ مرد شراب کے نشے میں وحشی بن گئے اور ان وحشیوں میں اسکا اپنا شوہر بھی شامل تھا۔

اسکے اردگرد جمع وہ اسکی چادر کھینچ کر اسے بے حجاب کر رہے تھے، اسکو چھونے کے لئے بے تاب تھے اور وہ اپنی عزت اپنے ہی محافظ کے سامنے بچانے کی کوشش کر رہی تھی مگر یہ کوشش ناکام ہوگئی تھی۔ اسکا نازک وجود ان وحشیوں کی گرفت میں آیا اور اس فارم ہاؤس میں اسکی چیخیں گونجی تھیں لیکن اسکا محافظ نشے میں دھت ناجانے کہاں تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اگلا دن اس کے لئے قیامت لایا تھا۔ شرمندگی سے سر جھکائے اسکا شوہر اسکے سامنے تھا اور وہ لٹی پٹی زخموں سے چور اسکے سامنے تھی۔

مجھے معاف کردو عروشے "!اپنی لاپرواہی پر شرمندہ وہ اسکے آگے ہاتھ" جوڑ رہا تھا مگر وہ ساکت وجامد بیٹھی رہی۔ انصر کو اسکی خاموشی سے خوف محسوس ہوا۔

گھر چلو۔ "اپنے آپ کو چادر میں چھپائے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تو" انصر کو اسکے نارمل رویے پر دھچکا لگا۔ مگر فلحال کوئی بھی سوال جواب کئے بغیر وہ اسے اسکے گھر چھوڑ گیا اور اسکے جاتے ہی اپنی اولاد کو سینے سے لگائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ جس عزت کی خاطر وہ اتنے وقت سے چپ تھی آج کیا ہوگیا تھا۔ کچھ سوچ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

گھڑی اس وقت صبح کے پانچ بجا رہی تھی۔ چادر سے خود کو ڈھانپے اس کے قدم باہر کی جانب بڑھے۔

آسمان پر چھائی سیاہی رفتہ رفتہ اپنا رخ بدلتی ختم ہونے کو تھی اور اسکی جگہ آفتاب کی جگمگاتی کرنوں نے اپنا فسوں قائم کرنا شروع کیا تھا۔

پرندے اپنے اپنے آشیانوں سے نکلتے ایک نئے سفر کی جانب رواں دواں تھے۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

زندگی آہستہ آہستہ اپنے معمول پر آرہی تھی۔ لوگوں کا ایک ہجوم اپنے اپنے کاموں کی طرف رخ کر رہا تھا۔

ایسے میں ایک وجود سیاہ چادر میں چھپا تیز قدموں سے اسٹیشن کی طرف بڑھ رہا تھا۔

چادر میں چھپے ایک اور وجود کو سینے سے لگائے وہ ریلوے اسٹیشن کی حدود میں داخل ہوئی تو گہری سیاہ آنکھوں میں ویرانی نے ڈیرہ جمایا تھا۔

آہستہ سے بڑا سا لوہے کا پل پار کرتے وہ دوسری طرف آئی اور اپنے لئے نسبتاً ویران گوشے کا انتخاب کر بینچ پر بیٹھ گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آس پاس کئی لوگ نیند میں جھوم رہے تھے۔

اپنی بینچ پر بیٹھ اس نے اپنی گود میں موجود معصوم سے وجود کو سینے میں بھینچا تھا۔

آنکھوں کے کنارے بھیگنے پر اسنے ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے ان سیاہ آنکھوں کو مسلا اور اپنی نگاہیں پٹڑی پر جما دی۔

آدھے گھنٹے کے بعد ٹرین کی آمد کا سن کر وہاں موجود لوگوں میں ہلچل سی مچ گئی تو اسنے ایک نظر اپنی گود میں موجود بچے پر ڈالی اور پھر آگے کی طرف قدم بڑھائے مگر پھر کچھ سوچ کر وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔

اگلی ٹرین آنے پر وہ پھر اپنی جگہ سے اٹھی مگر شاید اسے آگے جانا نہیں تھا جبھی وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور پھر یہ عمل اسنے ہر آنے والی ٹرین کے وقت دہرایا۔

صبح سے دوپہر پھر شام ہوگئی۔ رات کی سیاہی نے ایک بار پھر آسمان کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کردیا تو وہ عورت اپنی جگہ سے اٹھی اور پاس کھلی دوکان سے اسنے چھوٹے بچے کے لئے کھانے کا سامان لیا تو اس معصوم نے اپنی آنکھیں کھول کر اس چہرے کو غور سے دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اس بچے کو سینے سے لگاتے وہ بے دریغ اسکا چہرہ چومے گئی کہ آنکھوں کی نمی نے اس معصوم بچے کے چہرے کو بھگودیا تو وہ گھبرا کر چیخنے لگا مگر وہ اپنے عمل سے رکی نہیں۔

اس بچے کو بینچ پر بٹھاتے اسنے ایک نظر پٹڑی پر ڈالی جہاں دور سے ٹرین آنے کی آواز سنائی دے رہے تھی۔

"مجھے یہ کرنا ہوگا۔ مجھے معاف کر دینا۔ مجھ سے نفرت مت کرنا۔ میں بے بس ہوں۔ میرے پاس کوئی چارہ نہیں۔ میں اس دنیا سے نہیں لڑ سکتی، میں کمزور ہوں۔ میں۔۔ بہت خود غرض۔۔ مجھے سکون چاہیے۔ ہوسکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔" آگے بڑھتے وہ اس معصوم سے مخاطب تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اس نے ایک نظر مڑ کر اس چھوٹے سے بچے کو دیکھا جو بنا پلکیں جھپکیں اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔

مگر وہ کمزور نہیں پڑ سکتی تھی نا ہی کمزور پڑنا چاہتی تھی جبھی اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے اور بنا انتظار کیئے وہ سامنے سے آتی تیز رفتار ٹرین کے سامنے آچکی تھی۔

اسکی چیخ کے ساتھ ہی سب بھاگ کر اس کو بچانے آئے تھے مگر اب دیر ہو چکی تھی، بہت دیر۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ اس وار کو برداشت نہیں کر سکی تھی۔ اسکے دامن پر داغ تھا۔ وہ دنیا سے نہیں لڑ سکتی تھی اس لئے اپنی زندگی کی بازی ہار گئی۔ اپنی اولاد کو دنیا کی ٹھوکروں میں چھوڑ کر۔

ایک نئی قیامت آنے کو تھی اور وہ اس قیامت کے آنے سے پہلے ہی اس دنیا سے جا چکی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 10

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پورے گاؤں میں سوگ کا سماں تھا۔ جو جو سن رہا تھا ویسے ویسے حویلی کا رخ کر رہا تھا۔ ہر آنکھ اشک بار تھی حکیم آفندی کے کندھے جھک گئے تھے۔ ہر کسی کی زبان ایک الگ داستان سنا رہی تھی۔

وہ نہیں بچی تھی۔ وہ چلی گئی تھی اسنے کچھ کہنے سننے کا موقع نہیں دیا تھا۔ حویلی میں کوئی ہوش میں نہیں تھا۔ تب سب سے پہلے حکیم آفندی ہوش میں آئے اور پھر سب کو سنبھالا تھا اور پھر انہیں ہمت

دینے کے لئے خاقان آفندی اور خاقان آفندی دونوں اٹھے تھے۔ دکھ بڑا تھا کبھی نا بھلائے جانے والا مگر اس وقت گھر والوں کو سنبھالنا بہت ضروری تھا۔

ہالے نور کو بصیر شیرازی اپنے ساتھ لے گئے تھے کہ انصر اپنی بچی کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ وہ چاہ کر بھی انہیں منع نہیں کرسکے۔ وہ ان کا خون تھی اپنی جان سے پیاری بیٹی کی آخری نشانی بھی انہوں نے اسکے حقداروں کو دے دی تھی۔

اس حادثے نے ہمیشہ پر رونق رہنے والی حویلی کو خاموش کردیا تھا۔ مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ خاموشی ایک بہت بڑا طوفان لانے والی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"کیا بکواس کر رہا ہے انصر !ایسا کیسے کر سکتا ہے تو؟ "بالآخر انصر شیرازی نے اپنے بھائی کو سب بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"بھائی میں نے جان کر نہیں کیا۔ میں نشے میں تھا۔ مجھے نہیں پتا تھا ایسا ہوجائے گا۔ وہ تو میری سننے کو تیار نہیں تھی۔ وہ روئی بھی نہیں زیادہ۔ بھائی میں تو جانتا بھی نہیں تھا وہ اتنا بڑا قدم اٹھا لے گی بھائی۔۔۔ یہ میں نے کیا کردیا بھائی "!اپنے حواس کھوتے وہ روتا چلا گیا تو بصیر شیرازی نے اسے خود میں بھینچا۔

Paid Ebooks 03447982756

شہزادے اس میں تیری کوئی غلطی نہیں ہے۔ ادھر دیکھ اپنے بھائی" کی طرف۔ تیرا بھائی ہے نا !سب ٹھیک کر دے گا۔ گھبرا کیوں رہا ہے؟"اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے میں اسے بچوں کی طرح پچکار رہے تھے۔

بھائی ہالے کو ہم اپنے ساتھ رکھیں گے۔ میں نے اچھا نہیں کیا نا" اسکی ماں کے ساتھ۔ اب اسکو ساتھ رکھوں گا میں۔ ورنہ اگر بڑے ہو کر اس نے اپنی ماں کی بات بتا دی تو۔۔۔"اس کی عجیب باتوں پر وہ چونکے نہیں تھے۔ وہ بیمار تھا یہ بات انہوں نے دنیا سے چھپائی تھی۔

انصر وہ یہیں رہے گی اور اپنے ننھیال والوں سے نفرت کرے" "گی۔ میں سب سنبھال لونگا میری جاں !حوصلہ رکھ۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجھے یقین ہے بھائی !آپ پر یقین ہے۔ "ان کی گود میں سر رکھتے" وہ آنکھیں موند گیا اور بصیر شیرازی کے لئے اپنے بھائی سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا، کچھ بھی نہیں۔ اسے سلا کر وہ باہر آئے تو سامنے ہی حائمہ اور شہیر بیٹھے تھے اور اسکے ہاتھوں میں ہالے نور تھی۔

شہیر ہالے کو لے کر اندر جاؤ بچے "!شہیر کو وہاں سے بھیج کر وہ" حائمہ بیگم کے پاس آئے تو ان کے چہرے پر غیر معمولی سنجیدگی دیکھ کر وہ ٹھٹھکیں۔

"کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک تو ہے؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہمم ٹھیک ہے۔ حائمہ مجھے لگتا ہے انصر کو یہاں سے بھیجنے کا فیصلہ" "مجھے اب لینا ہوگا۔

"کیا ہوگیا ہے آپ کو؟ ایسے کیسے اتنا بڑا فیصلہ کر رہے ہیں؟"

فیصلہ لینا ہوگا کیونکہ پانی سر سے اونچا ہوگیا ہے۔ "اپنی بات سختی" سے کہتے وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نم آنکھوں کے ساتھ وہ خاقان آفندی اس وقت عروش کے کمرے میں موجود تھے۔ ہر چیز ویسی ہی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔ اس

کی چیزوں کو دیکھتے وہ اسکی ٹیبل تک آئے تو سامنے رکھی ڈائری پر نظر پڑتے ہی وہ بری طرح چونک اٹھے۔

یہ وہ ڈائری تھی جسے وہ کسی کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتی تھی اور آج وہ یوں ایسے پڑی تھی۔

ان کا دل خون کے آنسو رو دیا۔ اسکی ڈائری کو سینے سے لگائے وہ روتے چلے گئے۔

اس کی کرسی پر بیٹھتے انہوں نے آہستہ سے ڈائری کا ورق پلٹا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میری جان ہیں میرے بھائی۔ "سب سے پہلے ہی یہ لفظ پڑھ ان" کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

ایک ایک صفحہ پڑھتے وہ کبھی روتے تو کبھی مسکراتے مگر اگلے صفحے نے انہیں ساکت کیا تھا۔شادی کے بعد اس نے ڈائری لکھنی چھوڑ دی تھی مگر یہ سب اسکے شادی کے بعد کا تھا۔

"آپ سب میری جان ہو۔ بھائی، بھابھی، بابا، مورے، عمر، حمدان، زرخان اور سب سے بڑھ کر مجاز۔۔۔ میری اس سے وابستگی ایسی ہے کہ میں اسے اپنی اولاد سمجھتی ہوں۔ کاش میرے بس میں ہوتا آپ لوگوں کے ساتھ ہمیشہ رہنا۔ میں آپ سب لوگوں کو کبھی کچھ نہیں کہہ سکوں گی اس لئے اس ڈائری میں سب کچھ لکھ رہی ہوں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں خوش نہیں ہوں لالہ !بابا !میں ٹوٹ رہی ہوں۔ پل پل مر رہی ہوں۔ وہ شخص انسان نہیں ہے۔ اس نے مجھے دنیا میں ہی جہنم دکھا دی مگر میں چپ ہوں کیونکہ میں اسکی اولاد کو جنم دینے والی ہوں۔

میں اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اگر کوئی پوچھے کہ مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ کس سے نفرت ہے تو میں انصر شیرازی کا نام لوں گی۔ وہ انسان کہلانے کے لائق نہیں ہے۔میں ہر بار اسے موقع دیتی ہوں اور وہ ہر بار پہلے سے بھی زیادہ برے طریقے سے مجھے توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ "اسکا ایک ایک جملہ ان کے دل پر برچھی کی طرح لگ رہا تھا۔ وہ اتنا کچھ برداشت کر رہی تھی اور وہ سب لاعلم رہے ۔

اگلا پیج پلٹا تو سامنے تاریخ دیکھ کر ان کی سانس سینے میں ہی اٹکی تھی۔ یہ وہ تاریخ تھی جس رات اس نے خودکشی کی۔

لالہ میں چاہتی ہوں میرا یہ آخری خط آپ پڑھیں اس لئے ڈائری" کھلی چھوڑ کر جارہی ہوں۔

لالہ آپ کی بہن رسوا ہوگئی۔ وہ شخص محافظ کے نام پر دھبہ نکلا لالہ !کل مجھے اپنے ساتھ لے جا کر وہ خود مدہوش ہوگیا اور اسکے دوست مجھے نوچتے رہے کھسوٹتے رہے مگر وہ بے رحم مجھے بچانے نہیں آیا۔ میں بنا شور کیئے آگئی لالہ !مگر میرا دامن تار تار ہے۔ میں اسکے دوسرے بچے کو دنیا میں لانا چاہتی تھی مگر میرا بہت نقصان ہوگیا لالہ !مجھے شرم آرہی ہے یہ لکھتے اور خود سے گھن۔ مگر آپ کی بہن ہار گئی اور وہ جیت گئے۔ میں جارہی ہوں لالہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے۔ مگر میری ایک التجا ہے۔ میری ہالے کو

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سنبھال لینا، اسے واپس لے آنا۔ اسے بیٹی بنا لینا لالہ اور بابا کو کہنا مجھے ان پر فخر ہے۔ میں بہت محبت کرتی ہوں ان سے۔ وہ میرا غرور ہیں، میرا مان ہیں۔ وہ جو کر رہے ہیں کرتے رہیں کیونکہ میری خواہش ہے کہ اپنے بابا کو جیتتا اور شیرازیوں کو ہارتا دیکھ سکوں۔

موورے سے میرے لئے معافی مانگ لینا لالہ !بھابھیوں کو سمجھانا کہ ان کی عروشے اذیت میں تھی اور اب سکون کی تلاش میں جارہی ہے۔ سب کو بہت سارا پیار دینا اور مجاز کو کہہ دینا ہالے نور اسی کی ہے۔ اور بڑے ہوکر اسے اپنی پھپھو کو ساس کا درجہ دینا ہے۔ جارہی ہوں لالہ ہالے کو بھی ساتھ لے کر۔ کیونکہ زندگی کے آخری لمحات اسکے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔ ہوسکے تو اپنی لاڈلی کو معاف کردینا۔ مگر اب جو میں زندہ رہی بھی تو ہر روز مروں گی، تڑپوں گی

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اور میری حالت دیکھ کر میرے اپنے تڑپیں گے اور ایسا عروشے نہیں ہونے دے گی کبھی بھی نہیں۔

چلتی ہوں اپنا بہت سارا خیال رکھنا آپ سب میرے لئے اللہ سے معافی طلب کرنا مگر اب میری بس ہوگئی لالہ۔۔۔۔ فی امان اللہ !"

جگہ جگہ اسکی آنسوؤں سے مٹے لفظ تھے۔ وہ کتنی اذیت میں تھی۔ اسکی تصویر سینے سے لگائے وہ روتے گئے۔

اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں عروشے "!خود سے کہتے وہ ایک" جھٹکے سے اٹھے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بصیر شیرازی اس وقت سر پنچ صاحب کے سامنے موجود تھے اور ان ہی کے برابر میں جھکے کندھوں کے ساتھ حکیم آفندی اور حاقان آفندی۔

"سر پنچ جی جو ہوا اس میں ہمارا بھی اتنا ہی نقصان ہوا ہے جتنا آپ لوگوں کا۔ میرا بھائی ٹوٹ گیا ہے۔ اپنی بیوی کو تو کھو دیا اس نے اپنی بچی کو نہیں کھو سکتا اس لئے میری درخواست ہے کہ ہالے کو ہمارے پاس ہی رہنے دیا جائے۔" اپنی درخواست کہتے انہوں نے سر پنچ کو دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Pdf Ebooks 03447982756

جتنا آپ لوگوں کا اس بچی پر حق ہے اتنا ہی اسکے ننھیال والوں کا"
"بھی ہے۔

ہم ملنے سے نہیں روک سکتے مگر فلحال انصر ایک بڑے حادثے"
سے گزر رہا ہے۔ وہ ہالے کو ساتھ لے جانا چاہتا کچھ وقت کے
لئے۔ "ان کی بات پر حکیم آفندی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیسا ٹھیک لگے۔ "وہ ہارے ہوئے بیٹھے تھے۔ان کی رضا مندی پر"
سر پنچ صاحب نے چونک کر سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

بہت شکریہ اب میں چلتا ہوں۔ "اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے وہ"
نکلتے چلے گئے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ نے یہ فیصلہ کیوں کیا؟ "سرپنچ کی بے یقینی سے بھرپور آواز"
پر حکیم آفندی نے گہرا سانس بھرا۔

وہ سیدھے طریقے سے کام کرنا چاہ رہا تھا۔ اگر ہم نا مانتے تو وہ"
ایک بار پھر ہماری زندگی تباہ کر دیتا اور اب کی بار اسکا شکار ہماری
ہالے بنتی۔ "ان کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔ اپنی
بات کہہ کر وہ رکے نہیں تھے بلکہ سیدھا حویلی آئے تھے مگر حویلی
پہنچ کر جو خبر انہیں ملی اس نے ایک بار پھر ان کی ہستی کو ہلا ڈالا
تھا۔ خاقان آفندی کو قتل کر دیا گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks03447982756

ایک بار پھر وہ تہی داماں تھے۔ بیٹی کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو بھی کھو دیا تھا۔ فرحت آفندی ہوش میں نہیں تھیں۔

بابا پنچائیت کا وقت ہو گیا ہے۔ "ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے" حاقان آفندی نے انہیں ہلایا تو چونک کر سر اٹھاتے انہوں نے حاقان آفندی کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھا۔

وہ کیوں گیا تھا وہاں حاقان؟ وہ کیوں گیا تھا؟ نصیر شیرازی نے" اسے کیوں مجھ سے چھین لیا ؟"بے ربط جملے، لڑکھڑاتا لہجہ۔۔۔ وہ بری طرح ٹوٹ گئے تھے، بکھر گئے تھے۔ حاقان آفندی نے ضبط

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

سے مٹھیاں بھینچیں۔ یہ وہ راز تھا جو وہ چاہ کر بھی کہہ نہیں سکتے تھے۔

اس نے کیوں مارا میرے بچے کو؟ جواب دو حاقان"!ان کی" خاموشی پر حکیم آفندی بری طرح چلائے مگر وہ تو جیسے قسم کھا کر بیٹھے تھے چپ رہنے کی۔

ابھی چلیں آپ۔ انصاف نہیں دلوائیں گے اپنے بیٹے کو؟ آخری" خواہش پوری نہیں کرینگے؟ "آخری خواہش کا سن کر وہ مردہ قدموں سے اٹھے تھے۔ دل تھا کہ بند ہونا چاہتا تھا مگر ایسا بھلا کب ممکن ہوا ہے کہ جو آپ چاہیں وہ ہوجائے۔ آزمائش لکھی تھی اور انہیں پورا اترنا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پنچائیت میں اس وقت لوگوں کا ہجوم تھا۔ ہر کسی کی نظریں حکیم آفندی پر تھیں جو آکر اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھے تھے۔

ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بصیر شیرازی نے پہلو بدلا۔ ایک بھائی کو بچایا تو اب دوسرا سولی پر لٹکنے کو تیار تھا۔

حکیم جو ہوا ایک حادثہ تھا۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا تھا ایسا" ہوگا۔ مجھے معاف کردو "شیرازی صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر حکیم آفندی کے سامنے آئے اور ہاتھ جوڑے تو اپنے دوست کو یوں دیکھ کر ان کی آنکھ سے ایک آنسو گرا۔ ان دونوں نے بہت کوشش کی تھی سب ٹھیک کرنے کی مگر سب برباد ہوگیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اپنے باپ کے جڑے ہاتھ دیکھ کر بصیر شیرازی کا دل کیا وہ بندوق کی ساری گولیاں حکیم آفندی اور ان کی اولاد کے آر پار کردیں۔

"میری اولاد کو مجھ سے دور مت کرنا آفندی !اپنا دکھ محسوس کر کے مجھ پر رحم کھانا۔ "وہ دبے لفظوں میں ان سے اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگ رہے تھے۔ سب کی نظریں حکیم آفندی پر ٹکی تھیں اور تب وہ بولے تو وہاں موجود ہر ایک شخص کو سانپ سونگھ گیا۔

"اپنی اولاد کا دکھ سمجھ سکتا ہوں مگر اسکا خون معاف بھی نہیں کر سکتا میں۔ اس فرسودہ رسموں کو ختم کرنے کے لئے آگے آیا تھا مگر

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اب زندگی نے ایسے دوراہے پر لا کر کھڑا کیا ہے جہاں میرے پاس اب کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ میں نصیر آفندی کے بدلے ہالے نور شیرازی کو اپنے مجاز کے لئے خون بہا میں مانگتا ہوں۔ "وہ بول چکے تھے۔ بصیر شیرازی کے سر پر پہاڑ گرا تھا۔

"یہ ناممکن ہے۔ وہ بہت چھوٹی ہے۔۔"ان کی بات پر بصیر شیرازی" تڑخ کر بولے۔

" تو ٹھیک ہے پھر خون کے بدلے خون یا پھر ہالے نور۔"

"یہ ناممکن ہے۔ چند سال کی بچی ہم کیسے خون بہا میں دے دیں؟"

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر جائیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بصیر بیٹھ جاؤ۔ "شیرازی صاحب نے ان کا ہاتھ دباتے انہیں سکون" سے بیٹھایا مگر حکیم آفندی نے ان کی دم پر پیر رکھا تھا۔

حکیم آفندی آپ کا یہ فیصلہ ہم منظور کرتے ہیں۔ مگر فی الحال وہ" چھوٹی ہے۔"شیرازی صاحب کی بات پر سبھی نفوس کو سانپ سونگھ گیا۔

"تو کیا چاہتے ہو شیرازی؟"

وہ ہمارے پاس رہے گی تمہارے پوتے کی منگ کے روپ میں۔" جب وہ بڑی ہو جائے تو تم اسے لے جانا۔ "یہ عجیب سا کھیل تھا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جو قسمت نے ان کے ساتھ کھیلا تھا۔ ایک نے اپنا بیٹا اور بیٹی دونوں کھوئے تھے تو دوسرے نے اپنی بہو کو کھویا تھا اور اب پوتی کو کھونے سے ڈر رہے تھے۔ کاش وہ حقیقت جان پاتے تو یہ التجا نا کرتے.

"میں ہاتھ جوڑتا ہوں آفندی! میرے بیٹے کو سزا ملے گی قانون کے مطابق۔ میں اس سے انکاری نہیں مگر ہالے کو میرے پاس رہنے دو۔ میں جانتا ہوں عروشے کی خواہش۔ میں اس سے مر کر بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ "ان دونوں کی بیچ گفتگو جاری تھی۔ باقی سب تماشائی بنے ہوئے تھے۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے شیرازی! مگر آج اس فیصلے کے بعد کوئی خون خرابہ نہیں ہوگا۔ "لوگوں کی جانوں کی حفاظت کی خاطر کیا گیا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

یہ فیصلہ عجیب تھا۔ کوئی راضی نہیں تھا مگر حکیم آفندی نے اپنے دوست کی ایک آخری بار لاج رکھ لی۔ ہالے کو ان کے حوالے کردیا۔ وہیں شیرازی صاحب نے نصیر شیرازی کو پولیس کے حوالے کردیا۔ انکا مقدمہ اب عدالت میں چلنا تھا۔ اس فیصلے نے آنے والے کئی فیصلوں میں لڑکیوں کو قربانی دینے سے بچا لیا تھا۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے وہ دو کھرے لوگ اپنوں کے ہاتھوں ہی مات کھائیں گے۔

اس فیصلے نے حویلی میں طوفان برپا کیا تھا مگر حکیم آفندی نے سب کو سمجھایا۔ کچھ مانے کچھ نہیں مگر صبر سب نے کرلیا تھا۔

وہیں شیرازی صاحب کے انتقال کے بعد بصیر شیرازی کا کھیل کھل کر سامنے آیا تھا۔ اپنے حصے میں انہوں نے ایک بار پھر اپنی مرضی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کے مطابق اصول نافذ کئے تھے اور اب پوچھنے والا کوئی نہیں تھا۔ جو شخص اپنی بہن کو قربان کرسکتا تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

انصر شیرازی ہالے کو لے کر چلے گئے تھے۔ پھر کچھ عرصے بعد ہالے تو واپس آگئی مگر سوتیلی ماں کے ظلم سے پریشان ہو کر۔ اور یہاں اسکی زندگی میں ایک دردناک کہانی کا آغاز ہوا تھا جہاں اس کے لئے سوائے اذیت کے اور کچھ نہیں تھا۔

بصیر شیرازی نے اپنا کھیل کھیلنا شروع کیا تھا یہ جانے بغیر کہ قسمت کے کھیل سب کھیلوں پر بھاری ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

حال۔۔۔

دبیز پردوں کو چیر کر اندر آتی روشنی اسکے چہرے پر پڑی تو اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔آنکھوں پر ہاتھ رکھتے مجاز نے روشنی کو روکنا چاہا اور چہرہ موڑ کر اپنے پہلو میں موجود اس نازک وجود کو دیکھا۔ وہ اب بھی گہری نیند میں تھی۔ہوش و حواس سے بیگانہ اسکے سینے سے لگی وہ بالکل چھوٹی سی بچی لگی اسے۔

اسکے چہرے پر آئے بالوں کو سائیڈ پر کرتے وہ آہستہ سے جھکا اور اسکے ماتھے پر اپنے سلگتے لب رکھے۔ اسکی نظروں کی تپش تھی یا اسکے لمس کی شدت۔ہالے نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تو نظریں خود

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پر جھکے مجاز کی آنکھوں سے ٹکرائی۔ اس سے پہلے وہ چیختی یا شور مچاتی مجاز نے فوراً سے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ اسے چیخنے سے روکا۔

شش ہالے چیخنا نہیں پلیز۔ "اسکی مزاحمت کو ناکام بناتے دوسرے" ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے اس نے جھک کر ہالے کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ اپنے کان پر اسکی سانسیں محسوس کر کے اسکی جان نکلی تھی۔

ہاتھ ہٹا رہا ہوں، چیخنا نہیں ہے کیونکہ باہر سب جمع ہیں۔ "اسے" کہتے مجاز نے اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں سے ہٹایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہمت کیسے ہوئی ہمیں ہاتھ لگانے کی؟ دور ہٹیں ہم سے۔ "اسکے" ہاتھ ہٹانے کی دیر تھی کہ بنا کچھ سوچے سمجھے وہ اسکی گرفت سے آزاد ہونے کے لئے مچلی۔

ہالے ریلکس کریں۔ "اسے مچلتے دیکھ کر اس نے سختی سے کہا تو" اسکی آنکھوں میں نمی آئی۔

ہمیں چھوڑ دیں۔ ہم نفرت کرتے ہیں آپ سے۔ کیوں لائیں ہیں" آپ ہمیں یہاں؟ جانے دیں آپ کو خدا کا واسطہ ہے۔ نہیں رہنا آپ کے ساتھ آزاد کردیں ہمیں۔ "ہچکیوں سے روتے وہ مسلسل اس سے نفرت کا اظہار کرتے اس سے آزادی مانگ رہی تھی۔ اسکا ایک ایک لفظ مجاز کے دل میں پیوست ہوا تھا.

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"جتنی نفرت کرنی ہے مجھ سے کریں ہا لے !مگر آج کے بعد مجھ سے آزادی حاصل کرنے کی بات مت کیجئیے گا کیونکہ آپ کو مجاز آفندی سے آزادی صرف ایک چیز دلا سکتی ہے اور وہ ہے اسکی موت۔ "سختی سے کہتے اسکے ماتھے پر لب رکھتا وہ اس سے الگ ہوا تو وہ ساکت رہ گئی۔

"مجھے میرے گھر جانا ہے یہاں نہیں رہنا۔ آئی آپ کو میری بات سمجھ؟ "اسے آگے بڑھتے دیکھ کر وہ تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھی اور بےرددی سے اپنا ماتھا مسلا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ سن کیوں نہیں رہے ہیں؟ میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔"
مجھے نہیں رہنا یہاں۔ چھوڑ کر آئیں مجھے واپس۔ "اس کے چیخنے پر
مجاز کے قدم رکے تھے۔ اس نے ایک نظر پلٹ کر اسے دیکھا۔

آپ کا حکم سر آنکھوں پر جانم !مگر اگر یہ آواز آپ تب اٹھاتیں"
جب اسکی ضرورت تھی تو یقین مانئے آج خود آپ کو چھوڑ کر
آجاتا۔ "اسے لاجواب کرتا وہ واشروم میں بند ہوا تو اسکی بات سمجھتی
وہ بیڈ پر گرتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 11

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اپنا بیگ کاندھے پر ڈالے چادر کو سر پر لیتی وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی جب سامنے سے وہ سیڑھیاں چڑھتا اسکے سامنے آیا۔ اگر وہ بریک نا لگاتی تو یقیناً اس سے ٹکرا جاتی۔

"آرام سے، گر جاؤ گی۔"

میں گروں یا مروں تم سے مطلب؟ "پھاڑ کھانے کے سے" انداز میں کہتی وہ اسکی سائیڈ سے نکلنے کو تھی جب وہ ایک بار پھر اسکے سامنے آتا اسکا راستہ روک گیا۔

زرخان آفندی میرے سامنے سے ہٹو۔ مجھے صبح صبح تمہارے" منہ نہیں لگنا".غصے سے کہتی وہ دوسری سائیڈ ہوئی مگر وہ ایک بار پھر اسکے مقابل آیا تھا۔

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟ کیوں مجھے سکون نہیں لینے دے" " رہے؟ کہہ دیا نا ہٹو سامنے سے سمجھ نہیں آتی؟

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سمجھ تو مجھے سب آتا ہے مگر تمہیں کیوں میری بات سمجھ" نہیں آتی؟ "اسکی بات کا مفہوم سمجھ کر اسکے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

ہونہہ !تم میرے باپ نہیں ہو جو تمہارے حکم کی غلام بن" کر گھوموں میں، آئی سمجھ؟ "اتڑخ کر جواب دیتی وہ اس کے ماتھے کی تیوریوں میں اضافہ کر گئی۔

باپ نہیں ہوں پھر بھی اتنا اختیار رکھتا ہوں تم پر۔ وجہ نہیں" جاننا چاہو گی؟"وہ آج ناجانے کس موڈ میں تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

!وجہ؟ تم سے جڑی ہر بات پر میں لعنت بھیجتی ہوں۔ اور ہاں" میں کر رہی ہوں تم سے بدتمیزی، جا کر بتا دینا آغا جان کو۔ یہی آتا ہے نا تمہیں؟ چھپ کر وار کرنا، مگر میں نور آفندی ہوں۔ تم سے تو کبھی نہیں ڈروں گی۔ ہاں تم سے نفرت ضرور کرونگی۔ "ایک ایک لفظ چبا کر کہتی وہ اسکی سائیڈ سے نکلنے کو تھی جب اچانک اسکا ہاتھ کسی کی سخت گرفت میں آیا تھا۔

"تم واقعی یہ چاہتی ہو کہ میں یہ سب آغا جان کو بتا دوں؟"

"ہاں بتا دو میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پکا بتا دوں؟ "وہ ناجانے کیا پوچھنا چاہ رہا تھا۔ وہ سمجھ ہی نہیں" سکی۔

ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں۔ بعد میں پھر میرے پاس لڑنے" آئیں یا میرے ساتھ بدتمیزی کی تو پھر اس وقت میرا بدلہ بہت الگ انداز میں ہوگا۔ "اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ اسے سر تا پیر آگ لگا گیا۔

ہاں جیسے تم الگ ہو ہمارے خاندان سے۔ جل جل کر اور خود" کا رنگ جلا لیا ہے۔ "اسکی سانولی رنگت پر چوٹ کرتی وہ جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑا کر بھاگی تو اسکی بات سمجھ

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کر وہ ایک لمحے کو سرخ پڑا تھا مگر پھر مسکراہٹ اسکے چہرے پر آئی تھی۔

"بہت پچھتاؤ گی نور آفندی ! تم نے مجھے وہ بننے پر مجبور کر دیا ہے جو میں ہوں نہیں۔اور اب میں وہ کروں گا جسے تم ساری زندگی یاد رکھو گی۔ "سپاٹ چہرے سے کہتا وہ اسے باہر جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

"زرخان ! یہاں ایسے کیوں کھڑے ہو؟ آغا جان نے کب سے بلایا ہوا ہے تمہیں۔ "عمر کی آواز پر وہ اپنی سوچ سے نکلا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کچھ نہیں لالہ !بس سوچ رہا ہوں یہاں تھوڑی تبدیلی کراؤ۔" کافی اکڑ گیا ہے یہ قالین۔ "دروازے کی طرف دیکھتے اسنے سامنے زمین پر اشارہ کیا۔

ہاں تھوڑی تبدیلی تو ہونی چاہیے۔ خیر !حمدان لالہ کے جانے" کے بعد کرتے ہیں اسکا کچھ۔ تم جاؤ آغا جان انتظار کر رہے ہیں۔ "اسے کہتا وہ خود سیڑھیاں اترتا نیچے جا جانے لگا جبکہ اوپر جاتے ہوئے وہ بہت کچھ سوچ چکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو وہ یونہی بستر میں منہ دیئے سسک رہی تھی۔ اسے یوں دیکھ کر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

ہالے اٹھ کر فریش ہو جائیں۔ "اپنی شرٹ پہنتے وہ شیشے میں" اسے دیکھ کر بولا تو وہ اور خود میں سمٹی۔ اسکی اس حرکت پر مجاز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ بالوں کو سیٹ کرتے خود پر پرفیوم جھڑکتے وہ مسلسل اسے اپنی نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔

ہالے کیا آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کو تیار کروں؟ "اسکی" ایسی بات پر وہ تڑپ کر اٹھی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982750

"خبردار کوئی واہیات حرکت آپ نے میرے ساتھ کی تو۔ میں آپ کی جان لے لوں گی۔ "سرخ چہرہ، نم آنکھیں، کپکپاتے لب۔ وہ اسکے لئے سراپا امتحان تھی۔

"نیچے آئیں پہلے۔ کچھ نہیں کر رہا میں۔ "اس نے مصالحت آمیز انداز اختیار کیا۔

"نہیں مانوں گی میں آپ کی بات".وہ ڈھیٹ بن گئی تھی۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سوچ لیں اچھی طرح کیونکہ مجاز آفندی کو اپنی بات منوانا اچھے "
"سے آتا ہے اور اس بات کا ثبوت آپ کی یہاں موجودگی ہے۔

اسے بات منوانا نہیں زبردستی کرنا کہتے ہیں۔ "ہاتھ کی پشت
سے آنسو صاف کرتے وہ اسے پاگل کر گئی تھی تبھی ایک جھٹکے
سے آگے بڑھ کر مجاز نے اسے کلائی سے پکڑتے بیڈ سے نیچے
اتارا تو بے ساختہ اسکی چیخ نکل گئی۔

اسکی کمر کے گرد اپنی گرفت مضبوط کئے وہ اسے خود میں قید کر
گیا اور اس قربت پر اسکی جان اٹکی تھی، زبان تالو سے لگی تھی
۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں نے کہا تھا نا میری بات مان لیں ورنہ مجھے بات منوانا آتی" ہے۔ "اسکے چہرے پر بکھرے بالوں کو سمیٹتا وہ آہستہ سے اسکی ناک سے اپنی ناک مس کر گیا۔

اب کچھ بولیں گی نہیں آپ؟ کب سے تو اتنا بول رہی" تھیں۔ اب قریب آگیا ہوں تو اب غصہ کریں مجھ پر۔ "ایک ہاتھ سے اسکا نم چہرہ صاف کرتا وہ اسکی بھیگی پلکوں پر پھونک مارتا اسکی جان نکال گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے یہاں کا ہر شخص آپ سے بے" انتہا محبت کرتا ہے۔ دوری جو تھی وہ کسی وجہ سے تھی اور وقت آنے پر آپ کو سب بتا دوں کیونکہ ابھی آپ میری کسی بات پر یقین نہیں کرینگی۔ مگر ہالے مجھ سے چاہے جتنی نفرت کریں، جتنا بدگمان رہیں، باہر کسی کو آپ کی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ وہ سب آپ کے اپنے ہیں۔ ان سے محبت سے بات کیجئے گا، یہ میری ریکوسٹ ہے آپ سے۔ "اسکے گال پر اپنا سلگتا لمس چھوڑتا وہ اسے دیکھ کر بولا تو ہالے کو سمجھ نہیں آیا وہ دھونس جما رہا تھا یا ریکوسٹ کر رہا تھا۔

اب آپ اچھے سے ریڈی ہوں۔ میں یہاں آپ کا انتظار کر" رہا ہوں پھر ساتھ باہر چلیں گے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447980756

"مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔ مجھے گھر جانا ہے پلیز۔"
اسکی بات پر وہ اپنے لب بھینچے اسے دیکھتا رہ گیا۔

ہالے ضد نہیں کریں پلیز۔"اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھاتے وہ"
نرمی سے بولا مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

اسکی ضد پر گہری سانس بھرتا وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

آ۔۔۔آپ کیوں نہیں جارہے؟ جائیں۔ "اسے تسلی سے بیٹھا"
دیکھ کر وہ پھر بے سکون ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"آپ کو باہر نہیں جانا تو اپنی بیوی کو ایسے کمرے میں اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتا نا۔ تو میں یہاں بیٹھ کر آپ کا ساتھ دونگا۔" پیر پر پیر چڑھاتے وہ مزے سے صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

"مجاز۔۔۔ "باہر سے آتی درخشاں بیگم کی آواز پر اسکے لبوں پر مسکراہٹ کھلی تھی۔

"آجائیں مورے "!وہ کبھی ایسے اجازت لے کر نہیں آتی تھیں مگر اب ہالے کی موجودگی میں انہیں ایسے اندر آنا مناسب نہیں

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

لگا تھا مگر اندر آتے ہی جو انہیں دیکھنے کو ملا اس منظر نے انہیں پریشان کر دیا تھا۔

ہالے نور !آپ ٹھیک ہو بیٹا؟ "اسکے چہرے کو دیکھ کر انہیں" افسوس ہوا تھا۔

کچھ نہیں مورے !آپ پریشان نا ہوں۔ یہاں بیٹھیں۔ "انہیں" پریشان دیکھ کر وہ اٹھ کر ان کے پاس آیا اور انہیں صوفے پر بٹھایا۔ وہ جو کسی ہمدرد کا سوچ کر پوری طرح رونے کی تیاریوں میں تھی انہیں صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر غصے سے واشروم میں گھسی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجاز۔۔"اسکے یوں اندر جانے پر درخشاں آفندی نے تڑپ کر" اسے پکارا تھا۔

"یہ ہونا طے تھا مورے !آپ پریشان نا ہوں، میں سب ٹھیک" کردوں گا ".ان کا ہاتھ تھام کرلبوں سے لگاتا وہ انہیں تسلی دے رہا تھا۔

"جانتی ہوں مگر وہ ایسے خود کو بیمار کر لے گی۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسی لئے تو میں ڈاکٹر بنا ہوں۔ انکا علاج اچھے سے کرلوں" گا۔ "شرارت سے کہتا وہ ہنسا تو درخشاں آفندی نے اسکے سر پر چپت رسید کی۔

کتنی بری بات ہے مجاز آفندی۔ "اسے تنبیہی نظروں سے" گھورتے انہیں نے مجاز کو پورے نام سے پکارا تو وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

انسان بن جاؤ اور ابھی جاؤ، آغا جان نے بلایا ہے تمہیں۔" شاید کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ تمہارے بابا کو بھی بلایا ہے۔ "ان کی بات پر اس کے تاثرات سنجیدہ ہوئے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"آپ ہالے کو دیکھیں میں جاتا ہوں۔ اور ہاں مورے اگر وہ بدتمیزی کریں تو۔۔۔"

"مجھے پتا ہے مجھے کیا کرنا ہے۔ میں سنبھال لونگی۔ تم بے فکر ہو کر جاؤ۔ "اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ بولیں تو مجاز مسکرا دیا۔

"اوکے پھر میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔ "اس کے جانے کے بعد وہ اسکی الماری تک آئی تھیں اور ہالے کے لئے کپڑے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نکالنے لگیں۔ جانتی تھیں وہ بس اسکی وجہ سے واشروم میں بند ہوئی ہے۔

ہالے نور بیٹا !آجائیں، وہ جا چکا ہے۔ "دروازہ ناک کرتے" انہوں نے کہا تو وہ آہستہ سے دروازہ کھولتی باہر آئی۔سامنے ہی وہ بیڈ پر اسکے کپڑے اور جیولری لئے بیٹھی تھیں۔

آجائیں بیٹا۔ "اپنا ہاتھ آگے کر کے انہوں نے اسے پکارا تو ان" کے اتنے نرمی سے بلانے پر اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔ بھلا اسنے کب اپنے لئے ایسا لہجہ سنا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

سارا غصہ، ساری ضد پل میں جھاگ کی طرح بیٹھی تھی۔ آہستہ سے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیتے وہ ان کے پاس بیٹھی تو درخشاں آفندی نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

مجاز نے تنگ کیا ہے؟ڈانٹا ہے؟ "اسکے روئے روئے چہرے" کو دیکھتے انہوں نے پوچھا تو وہ فوراً سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

وہ اچھے نہیں ہیں۔ مجھے یہاں نہیں رہنا۔ مجھے واپس حویلی جانا" ہے پلیز "!آنسو ایک بار پھر اسکا چہرہ بھگونے لگے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کیا وہاں کے لوگ بہت اچھے تھے؟ "ان کے سوال پر وہ"
لاجواب ہوئی تھی۔

جانتی ہوں آپ نے وہاں کیا کچھ برداشت کیا۔ اور آپ کی"
ہم سے نفرت بھی جائز ہے۔ ہم حق رکھتے ہوئے بھی کچھ
نہیں کر سکے آپ کے لئے۔ مگر میری جان ہر چیز کے پیچھے
ایک وجہ ہے۔ اور یہاں بھی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے
"آپ کو وہاں رکھا گیا تھا۔

کیسی وجہ؟"اس کی سوئی وجہ پر اٹکی تھی۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"یہ بات آپ کو مجاز ہی بتا سکتا ہے صحیح وقت آنے پر۔ آپ اسے سمجھیں۔ اگر اس کے ساتھ ناراض رہنا ہے رہ لیں، مگر گھر میں سب کے ساتھ بیٹھیں، بات کریں۔ یہاں سب آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ ایک موقع تو ہر کسی کو ملنا چاہیے نا۔ آپ اُن لوگوں کو موقع دے کر ان کے پاس جانا چاہتی ہیں، تھوڑا وقت ہمیں بھی دیں۔ "اسکا ہاتھ تھامے وہ اسے سمجھا رہی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

"یہ ڈریس اور جیولری ہے آپ ریڈی ہوجائیں اور نیچے آئیں۔ اگر آپ ایسا کرینگی تو ہمیں لگے گا کہ آپ ہمیں معاف کر کے ایک موقع دینا چاہتی ہیں۔ ہم آپ کے منتظر رہیں گے".اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ وہاں سے چلی گئیں۔

اس نے ایک نظر سامنے رکھے سامان کو دیکھا اور پھر بےساختہ اس کے ہاتھ اس سامان کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

وہ سب اس وقت ڈائننگ روم میں موجود تھے جب سامنے سے آغا مجاز اور حاقان صاحب کے ساتھ نیچے آتے دکھائی دیئے۔

اسلام وعلیکم "!سب کو سلام کرتے وہ اپنی جگہ پر بیٹھے تو" سب نے کورس میں اسکا جواب دیا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

نور کالج گئی ہے؟ "نور کی غیر موجودگی پر مجاز نے درخشاں" آفندی سے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئیں۔

لو ہالے بھی آگئی۔ "اس سے پہلے کوئی ہالے کے بارے میں" پوچھتا درخشاں آفندی کی آواز پر اسے جھٹکا لگا تھا۔ فوراً گردن موڑ کر اس نے سیڑھیوں کی جانب دیکھا جہاں وہ کھڑی تھی۔

لائٹ پنک کلر کا فراک پہنے، سر پر دوپٹہ لئے، میک و جیولری سے آزاد سادگی میں بھی وہ مجاز آفندی کا دل بری طرح دھڑکا گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسکے معصوم حسین چہرے کو دیکھ کر درخشاں آفندی نے فوراً سے ماشاءاللہ کہا تھا جب کہ بی جان تو ساکت سی اسے دیکھ رہی تھیں جو ہو بہو ان کی بیٹی کا روپ تھی۔ اور یہی حال وہاں باقی سب کا بھی تھا۔

سب کی نظروں کا مرکز بنتی وہ بری طرح گھبرائی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ واپسی کا ارادہ کرتی درخشاں آفندی نے پاس آکر اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447962756

آجاؤ بچے "!اسے لئے وہ آگے بڑھیں تو سب سے پہلے آغا" جان اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

ہالے ادھر آؤ گڑیا"!ان کی پکار میں اتنی نرمی تھی کہ وہ" ناچاہتے ہوئے بھی ان کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسکے پاس آنے پر انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر اسے خود سے لگایا تھا۔

برسوں پہلے اکلوتی بیٹی کھوئی تھی اور آج اسکی بیٹی کو دیکھ کر ان کا دل تڑپا تھا۔ اسکے سر پر پیار کرتے وہ سب کی آنکھیں نم کر گئیں۔

Paid Ebooks 03447082756
CLASSIC URDU MATERIAL

اپنے نانا کو معاف کردینا میرے بچے "!اسکا چہرہ تھامے وہ اس" طرح بولے تھے کہ ان کے لہجے میں چھپے درد کو محسوس کرتی وہ تڑپی تھی۔ دی جان نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔

کل وہ اس سے ٹھیک طرح سے مل نہیں سکے تھے۔ ماحول میں ،ایک دم سے سوگواری چھائی تھی۔ سب اس سے مل رہے تھے سب کی آنکھیں نم تھیں۔ ایک لمبی اذیت کے بعد انہیں سکون ملا تھا۔ ان سب کی محبت محسوس کرتی وہ فرحت آفندی کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

بس بچے سب ٹھیک ہے۔ "اسکی کمر سہلاتے انہوں نے اسے" کرسی پر بٹھایا تو اس نے بے اختیار سامنے دیکھا جہاں وہ کرسی پر

مزے سے بیٹھا، ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے، گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسکی نظروں کی تپش سے گھبرا کر اس نے جلدی سے چہرہ نیچے کیا۔

فرحت !بچی کو ناشتہ دیں۔"چیئر پر بیٹھتے آغا جان نے انہیں" کہا تو پھر ان کے ساتھ سب نے ناشتہ شروع کیا۔

تم کیوں منہ پھلائے بیٹھی ہو؟ خیریت ہے ؟"اسما کب سے" اسکی خاموشی نوٹ کر رہی تھی۔ صبر نہیں ہوا تو پوچھ بیٹھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"کچھ نہیں ہوا۔ مجھے کیا ہونا ہے؟"

"تم ایسے چپ تو نہیں بیٹھتیں۔"

اسما "!ناجانے کیا سوچ کر اس نے اسما کو مخاطب کیا۔"

"ہاں؟"

ابرش کے بھائی نے مجھے پرپوز کیا ہے۔ "اسکے الفاظ نہیں" دھماکہ تھے جو اسما کے سر پر پھٹا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا۔۔۔۔۔؟"

ہاں۔۔۔ ابھی ابرش کا فون آیا تھا۔ اس کا بھائی مجھ سے شادی "کرنا چاہتا ہے۔"

دماغ خراب ہے کیا اسکا؟ تم بول دیتیں ہمارے یہاں ایسا کوئی "سسٹم نہیں ہے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہی میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بابا نے اتنا بھروسہ کر کے"
مجھے یہاں شہر پڑھنے بھیجا ہے۔ کیسے میں اس طرح۔۔۔ مگر
"اسما میں گاؤں میں بھی تو شادی نہیں کر سکتی نا۔

کیا مطلب ہے اس بات سے؟ تم ابرش کو ہاں بولنے والی"
ہو؟ "اسے حیرت ہوئی تھی اس بات پر۔ ابرش کی فیملی کو وہ
اچھے سے جانتی تھی۔ وہ لوگ کراچی کے رہنے والے تھے۔
ابھی کچھ عرصے پہلے اپنے والد کے تبادلے کے بعد یہاں
شفٹ ہوئے تھے جبکہ نور تو دو گھنٹے کی مسافت طے کر کے
یہاں آتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں نے ابھی کچھ بھی نہیں بولا۔ میں کنفیوز ہوں بہت زیادہ۔"
"

کنفیوز کیوں؟صاف منع کردو۔ بول دو ہمارے یہاں خاندان"
سے باہر شادی نہیں ہوتی۔ "اسما نے اسے راستہ دکھایا وہ سر ہلا
گئی۔ مگر دماغ میں پکتی کھچڑی اسے سکون نہیں لینے دے رہی
تھی۔

دل اس بات کے لئے آمادہ بھی تھا مگر کہیں نا کہیں ایک ڈر
بھی تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بیڈ پر بیٹھی وہ سوچوں کے گرداب میں الجھی ہوئی تھی۔

وہ اکیلے رہنا چاہتی اور سب نے اسکی خواہش کا احترام کیا تھا۔
اس وقت بھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتی ناجانے کیا
سوچ رہی تھی جب دروازہ کھول وہ اندر داخل ہوا تھا۔

اسے یوں بیڈ پر گم صم بیٹھے دیکھ کر دروازہ لاک کرتا وہ آہستہ
سے اسکے پاس آکر بیٹھا تو وہ بے اختیار چونک اٹھی۔ سامنے
اسے دیکھ کر ماتھے پر ناگواری سے بل آئے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

کیا سوچ رہی ہیں؟ "اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے وہ نرمی" سے پوچھ بیٹھا۔

میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں۔ "غصے سے اپنا ہاتھ اسکی" گرفت سے چھڑاتے وہ بیڈ سے اٹھی تھی مگر اچانک مجاز نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا کہ وہ سیدھی اسکے اوپر گری تھی۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ اسے سنبھلنے کا موقع تک نہ مل سکا۔ مجاز نے اسکے گرد ہاتھ مضبوطی سے باندھ کر اسے قید کیا تو وہ پھڑ پھڑائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447092756

"چھ۔۔۔چھوڑیں مجھے۔"

"بات بھی نہ کروں، آپ کے سامنے بھی نہ آؤں، چھوڑ بھی دوں، اسکے علاوہ کوئی دوسری بات آپ کو نہیں سوجھتی کیا؟" اپنا گال اسکے گال سے لگاتا وہ پوری طرح شرارت پر آمادہ تھا۔

"جانتا ہوں غصہ ہیں مجھ سے۔ بلکہ غصہ نہیں نفرت کرتی ہیں مجھ سے۔ مگر میری سائیڈ کی اسٹوری تو آپ سننا ہی نہیں چاہتیں۔ سنیں گی تو زیادہ نہ سہی، شاید تھوڑا سا رحم آجائے مجھ پر۔" اسکی ناک پر لب رکھتا وہ اسے بوکھلاہٹ کا شکار کر رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دور رہیں۔ خدا کے لئے مجھ سے دور رہیں۔ "اسکے سینے میں" سر چھپاتے وہ اچانک ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

مجھے چھوڑ آئیں پلیز! چھوڑ آئیں۔ میں نہیں رہ سکتی یہاں۔ مجھ پر رحم کھائیں۔ مت کریں میرے ساتھ ایسا۔ "اسکے آنسو مجاز کی شرٹ بھگو رہے تھے۔ لب بھینچے وہ اسے رونے دے رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا وہ اپنے اندر کا غبار نکال دے۔ لیکن سب مشکل تھا بہت زیادہ مشکل۔ مگر وہ اسے وقت دے کر خود سے مزید بدگمان نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اسے اپنی محبت محسوس کروانا چاہتا تھا۔ جانتا تھا وہ الجھے گی، غصہ ہوگی، مگر اسے یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اکیلی نہیں ہے اب۔ وہ ہے اسکے ساتھ جو اس سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔ آج سے نہیں ناجانے کتنے سالوں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082758

سے۔ ایک بیڑی تھی جو اسکے پیروں پر پڑی تھی، جسے توڑنے کا وقت اب قریب آتا جارہا تھا۔ مگر اسکے لئے ہالے کا اسکے قریب ہونا ضروری تھا۔ وہ اسے مضبوط کرنا چاہتا تھا۔ اب مزید اسے خود سے دور نہیں کرسکتا تھا۔

"!ہالے مجھے تکلیف ہورہی ہے۔ایسا نہیں کریں میری جان" اسکے مسلسل رونے پر وہ بے چین ساہوتا اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا اپنے روبرو کر گیا۔

مت کریں ایسا ظلم خود پر۔ میں نہیں برداشت کرسکتا۔ اب" میں سب ٹھیک کردوں گا۔ مجھ پر بھروسہ رکھیں پلیز "!اسکے ماتھے پر لب رکھتا وہ آہستہ سے اسے خود میں بھینچ گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

رو لیں جتنا رونا ہے۔ کیونکہ اب اگر ان آنکھوں سے ایک" آنسو بھی گرا تو سزا ملے گی آپ کو۔ "اسکی دھمکی سے ڈرتی وہ آنکھیں میچ گئی تو اس کی اس معصوم سی حرکت پر وہ آہستہ سے اسکی آنکھوں پر لب رکھ گیا۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 12

وہ گھر میں داخل ہوئی تو گھر کا ماحول اسے عجیب سا لگا۔

اسلام علیکم مورے"!صوفے پر بیگ رکھتے اس نے درخشاں آفندی کو" سلام کیا مگر انہوں نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا اور یہی بات اسے پریشان کر گئی۔

اوپر سے عمر لالہ کی چبھتی نظر جو ابھی آتے ہوئے وہ خود پر برداشت کر کے آئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"مورے کچھ ہوا ہے؟"

اپنے کمرے میں جاؤ بچے۔ "بنا اسکی بات کا جواب دیئے وہ اپنی بات کہہ کر کچن کی طرف بڑھ گئیں تو وہ حیران ہوتی اوپر آگئی۔

آج ہو کیا گیا ہے سب کو جو ایسے کر رہے ہیں؟"چادر سائیڈ پر رکھتے وہ" بڑبڑائی تھی۔ اس سے پہلے وہ چینج کرنے جاتی درخشاں آفندی اندر آئی تھیں۔

نور یہ ابرش کون ہے؟ "انکے اچانک سوال پر وہ ساکت ہوئی تھی۔"

"جج۔۔۔جی؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"یہ ابرش کون ہے میں نے پوچھا۔"

دوست ہے مورے۔ "ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آواز آہستہ ہوگئی تھی"

"کب سے جانتی ہیں اسے؟"

"مورے آپ بتائیں گی ہوا کیا ہے؟"

تمہاری دوست کا بھائی آیا تھا ڈیرے پر، اور آغا جان سے رشتہ مانگ کر گیا ہے۔ "ان کی بات پر اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔ وہ شخص اتنی جلدی یہ کر دے گا یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے نہیں پتا اس بارے میں مورے کچھ بھی۔ "مکرنا اسے ابھی سب" سے بہتر لگا تھا مگر اسکی بات پر درخشاں آفندی نے جن نظروں سے اسے دیکھا وہ سمجھ نا سکی کہ انہیں کیا پتا ہے۔۔

کل کالج نہیں جانا، گھر میں دعوت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ "سر جھٹک کر" وہ دوسری بات پر آئیں تو اس نے تعجب سے انہیں دیکھا۔

"کس چیز کی دعوت؟"

"یہ کل ہی پتا چلے گا۔"

لیکن کل جانا ضروری ہے، پیپرز کا فارم بھرنا ہے اور کل لاسٹ ڈے" بھی ہے۔"ناجانے کیوں مگر وہ ان سے جھوٹ بول گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ٹھیک ہے پھر کل صبح آنا جانا کرنا تم، فارم بھرنا اور واپس آجانا۔"

"لیکن مورے۔۔۔"

نور آفندی جتنا کہا ہے اتنا کرو۔" سختی سے کہتے وہ وہاں سے چلی گئیں تو" اسنے حیرت سے انکا یہ بدلہ رویہ دیکھا۔

ضرور اس زہریلے انسان نے شکایت لگائی ہوگی۔ پتا نہیں کب جان" چھوڑے گا میری۔ "غصے سے کھولتے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی مگر پھر دھیان ابرش کی جانب گیا تو وہ ایک دم سے الرٹ ہوئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"اوہ ! کہیں لالہ یہ تو نہیں سمجھ رہے کہ میری انوالمنٹ ہے اسکے ساتھ؟"
عمر کی گھوری یاد آنے پر وہ خود سے بولی۔ دل میں کہیں ایک عجیب سا
ڈر بھی آیا مگر پھر یہ سوچ کر وہ مطمئن ہوگئی کہ بھلا اسکی کیا غلطی۔

بھئی لڑکی ہوگی تو رشتے تو آئینگے نا۔ ویسے بھی یہاں کے لوگوں کو ہر"
چیز کا مسئلہ بنانے کی عادت ہے۔ "خود کو مطمئن کرتی وہ سکون سے
آنکھیں موند کر لیٹ گئی یہ جانے بغیر کہ کل کے بعد اسکی زندگی کتنا بڑا
اور ایک نیا موڑ لینے والی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

"ہالے آجاؤ بیٹا ! باہر سب باہر موجود ہیں۔ آپ یوں کمرے میں خود کو بند نہ کریں۔ "درخشاں آفندی کے بلانے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی باہر آگئی۔

"آجاؤ آج ہم پوری حویلی کی سیر کریں۔"اسکا ہاتھ تھامے وہ اسے حویلی کا ایک ایک کونہ دکھا رہی تھیں۔

حویلی تو وہ بھی بڑی تھی جہاں وہ رہتی آئی تھی مگر یہ حویلی اپنی مثال آپ تھی۔ جدید طریقے سے بنائی گئی اس حویلی کا ایک ایک کونہ اپنی قیمت بتا رہا تھا۔

"تمہاری ماں کو بہت شوق تھا اس سب سجاوٹ کا۔ وہ آغا جان سے لڑ لڑ کر چیزیں منگواتی تھی۔"حویلی کے پچھلے حصے میں باغ میں موجود مختلف

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

فوارے دیکھ کر وہ مسکرا کر بولیں۔ ایسا پہلی بار تھا کہ کوئی اس سے اسکی ماں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

موری وہ دکھنے میں کیسی تھیں؟ "گلاب کے پھول کو ہاتھ میں لیتے" ہالے نے ان سے پوچھا تو درخشاں آفندی نے حیرت سے اسے دیکھا

"تم نے کبھی اسکی تصویر نہیں دیکھی؟"

نہیں۔ "آہستہ سے کہتے اس نے سر جھکایا تو وہ چپ رہ گئیں۔"

چلو کوئی بات نہیں۔ ہم بھابھی کے پاس چلتے ہیں، ان کے پاس بہت" ساری تصویریں ہیں اسکی۔ "اسکا ہاتھ تھامے وہ دالان سے گزرتے ان کے کمرے میں آئیں جہاں فرحت آفندی عبادت میں مصروفِ تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ان دونوں کو آتے دیکھ تسبیح ایک طرف رکھتے وہ مسکرائی تھیں۔

"ارے میرے بچے آجاؤ آجاؤ۔"

بھابھی ہالے عروشے کی تصویریں دیکھنے آئی ہے"صوفے پر بیٹھتے انہوں" نے بتایا تو وہ مسکرائیں۔

چلیں پھر زرا دیورانی بیگم اٹھ کر الماری سے البم نکالیں۔جب تک ہم" اپنی بیٹی سے باتیں کرلیں۔"شرارت سے کہتے انہوں نے ہالے کو اپنے حصار میں لیا۔ ان کا انداز ایسا تھا کہ وہ مسکرا اٹھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ماشاءاللہ اللہ خوش رکھے۔"اس کے چہرے پر کھلی مسکراہٹ دیکھ کر"
انہوں نے بےساختہ کہا تو اس نے سر جھکا لیا۔

درخشاں آفندی نے البم ان کے سامنے رکھے تو وہ ایک ایک کر کے اسے
ساری تصویریں دکھانے لگیں۔

کتنا مکمل تھا سب ہنستے مسکراتے چہرے خوشیوں بھرے دن۔۔۔

اس کی نظر ایک تصویر پر ٹھہری تو نظریں ساکت ہوئی تھیں۔ وہ اپنی ماں
کی گود میں تھی جو اسے پیار کر رہی تھیں، وہیں دوسری طرف وہ اسے
مجاز کی گود میں ڈال رہی تھیں ۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

تمہاری ماں ہمیشہ کہتی تھی کہ میرے بعد میری بچی کو مجاز سنبھالے گا۔"
،آج وہ ہوتی تو تم دیکھتی کتنا خوش ہوتی۔ وہ تو دیوانی تھی اپنے مجاز کی
"اسکی ماں سے لڑ پڑتی تھی۔

مگر میری باری پر وہ اس دنیا سے ہی چلی گئیں بنا لڑے۔۔"ناچاہتے"
ہوئے بھی شکوہ اس کی زبان پر آیا تو آنکھیں نم ہونے لگیں۔

فرحت آفندی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا مگر اب دیر ہوگئی تھی۔

ایسا نہیں ہے میری جان !وہ تم سے بہت محبت کرتی تھی۔ وہ چلی گئی یہ"
ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔ اللہ سے دعا کیا کرو نا اس کے لئے۔"انہیں
سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اسے سمجھائیں۔ سچ جان کر بھی چھپانا کتنا مشکل
تھا۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"میں کرتی ہوں ان کے لئے دعا۔ مگر وہ ایک بار تو میرا سوچتیں۔"

اس نے سوچا تھا تبھی تمہیں مجاز کے حوالے کر گئی تھی۔ ایک بار اسے" سنو میری جان !موقع دو۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔ کچھ چیزیں تھیں "جو تم لوگوں کے بیچ آئیں مگر دیکھو قسمت نے تمہیں ملوا دیا۔۔

تو کیا آپ کو بھی لگتا ہے جو کچھ میرے ساتھ ہوا وہ ٹھیک تھا؟"اس کا" اشارہ مجاز اور اسکے نکاح کی طرف تھا۔

آپ مجھے بتائیں کیا ایک بیوہ کو زندگی جینے کا حق نہیں ہوتا؟ اسلام میں" تو جائز ہے بیوہ سے شادی کرنا۔ یہ تو ہم انسان ہیں جو اپنے اصول و قواعد

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

بنا کر بیٹھے ہیں۔ ہم ایسا کر کے شر پھیلا رہے ہیں۔ مذہب کو اپنے مفاد میں استعمال کر رہے ہیں۔"

"مگر پھر میری پھپھو کیوں اس حویلی میں گئیں؟ وہ بھی تو بیوہ تھیں۔ کیوں انہیں اس حویلی بھیج دیا گیا؟ اور کیوں پھر وہ کبھی واپس نہیں آئیں؟"

"کیونکہ ایسا کرنے سے ان کے حصے کی دولت حویلی والوں کے پاس ہی رہتی۔ ہمارے یہاں یہ سوچ ہے کہ اگر بیٹی حصہ مانگنے آجائے تو اس سے تعلق ختم کرلو، اور اگر وہ بیوہ ہو جائے تو اس پر زندگی حرام کردو۔ اس سے جینے کا حق چھین لو تاکہ اس کے ساتھ لگی وہ چند لاکھ کی رقم وہیں کی وہیں رہ جائے اور یہ حقیقت ہے میرے بچے! آپ کے اور مجاز کے نکاح سے ان لوگوں کے لئے آسانی ہوگئی ہے جو اپنی بیٹی کی دوسری شادی کرنا چاہتے تھے مگر ان رسم و رواج کی زنجیر میں ان کے پیر جکڑے ہوئے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تھے۔"وہ اسے نرمی سے سمجھا رہی تھیں اور وہ واقعی حیران تھی۔ آج بھی ہمارا معاشرہ کئی فرسودہ رسموں اور فرسودہ نظام کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے اور ان کے لئے بولنے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔

یہاں پہلے عورتوں کا علاج تک نہیں کروایا جاتا تھا کہ ایک آدمی عورت" کا علاج نہیں کرسکتا۔ پھر بابا نے یہاں لوگوں سے لڑ کر اسپتال بنوایا، باہر سے ڈاکٹر بلوائے۔ مجاز خود بھی ڈاکٹر بن کر آیا ہے اور اب کچھ عرصے بعد اس کی ٹیم آجائے گی۔۔ "وہ اسے سب بتا رہی تھیں۔ مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے دل میں مجاز کے لئے جو بدگمانی اور نفرت ہے اسے ختم کردے۔

اور پھر کافی دیر تک وہ دونوں اسکے ساتھ بیٹھی رہیں۔ اسکا خود کا دل بھی ان کے ساتھ لگ رہا تھا اس لئے بنا بیزاری دکھائے وہ ان دونوں کے ساتھ بیٹھی رہی۔۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کمرے میں داخل ہوا تو بیڈ پر وہ کمبل میں دبکی گہری نیند میں تھی۔

جیکٹ صوفے پر پھینکتے وہ کھڑکی تک آیا تو سامنے کا منظر بہت واضح تھا۔

کہیں روشنی کہیں اندھیرا، کہیں نوجوانوں کی آوازیں۔۔

آج اسکا پورا دن تھکا دینے والا تھا۔ دل و دماغ میں چھڑی جنگ نے اسکے سر میں درد کر دیا تھا ۔

کئی گہرے سانس بھرتے اس نے خود کو پرسکون کرنا چاہا مگر آنکھوں کی سرخی اسکے اندرونی خلفشار کی گواہ تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ جو کب سے خاموشی سے لیٹی اسے دیکھ رہی تھی اس کی اس قدر بری حالت پر اسکا دل ڈوبا تھا۔ پچھلے چار دن سے وہ انسان اسے صرف مسکراتا ملا تھا، خوش ملا تھا مگر آج وہ کیوں ایسے ہو رہا تھا؟

اسکا دل کیا جائے اور جا کر پوچھے۔ اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کرتی مجاز آفندی کی آواز نے اسے چونکایا تھا۔

ہالے کیا آج آپ کا کندھا مل سکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے؟ "اسکی آواز" میں اتنی تڑپ تھی کہ وہ چاہ کر بھی اسے انکار نا کر سکی اور خاموشی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

،کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ اسکے اس طرح اٹھ بیٹھنے پر حیران ہوتا خوش ہوتا مگر وہ اندر سے ٹوٹا انسان آہستہ سے چلتا اسکے پاس آیا اور کسی معصوم بچے کی طرح اس کے گلے لگ گیا۔

ان دونوں کے درمیان صرف خاموشی تھی۔ خاموشی کا دورانیہ طویل ہوتا جارہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے خود الگ کرتی اپنے کاندھے پر نمی محسوس کر کے اسے جھٹکا لگا تھا۔ کیا وہ رو رہا تھا؟

کیا ہوا آپ کو؟ آپ ٹھیک ہیں؟"ساری ناراضگی، غصہ نفرت ایک طرف" کئے وہ اس شخص کے آنسوؤں پر تڑپ اٹھی تھی۔

نہیں تو۔۔۔ "آنسو پیتا وہ آہستہ سے کہتا اس سے الگ ہوا تو ہالے نے" بے ساختہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ جھ۔۔جھوٹ ۔۔۔مم۔ مت بولیں۔ آپ رو رہے ہیں؟ "اسکی بھیگی" پلکوں پر انگلی پھیرے وہ یقین سے بولی تو مجاز نے اسکی طرف دیکھا۔

شکریہ ہالے "!اسکا ہاتھ چہرے سے ہٹاتے وہ کہتا اپنی جگہ سے اٹھا مگر" ایک بار پھر اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا جب مجاز آفندی کا ہاتھ اسکے نازک ہاتھ کی گرفت میں آیا تھا۔

کیا ہوا ہے؟ آپ کیوں رو رہے تھے؟ بتائیں مجھے ورنہ میں سب کو اٹھا" کر یہاں لے آؤ گی۔"اس نے دھمکی دی تو ناچاہتے ہوئے بھی اسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"دھمکی دے رہی ہیں مجھے؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں عمل بھی کر سکتی ہوں۔ اور سب میری بات مانیں گے بھی۔"اس" نے اترا کر کہا تو مجاز نے حیرت سے اسکا یہ بدلہ روپ ملاحظہ کیا۔

"خیریت ہے؟ آج جناب کے بدلے بدلے سے انداز ہیں۔"

بات مت بدلیں آپ، بتائیں کیوں رو رہے تھے؟ "وہ بضد تھی اور مجاز" چاہتا تھا وہ ہمیشہ ایسی ہی رہے۔

کچھ نہیں جاناں !بس کبھی کبھی چیزیں تھکا دیتی ہیں۔ "اسکے گال پر ہاتھ" رکھتا وہ نرمی سے بولا تو ہالے نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔ کتنی حسین تھیں اسکی آنکھیں۔ صرف آنکھیں؟ اس کے دل نے فوراً اختلاف کیا تھا۔ ..وہ پورا کا پورا حسین تھا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے میرا ہاتھ چھوڑ دیں اب ل۔"اسے خود کو تکتا پا کر وہ شرارت سے" بولا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا۔

بالکل بھی اچھے نہیں ہیں آپ۔ سمجھ آئی آپ کو؟ "اسکا ہاتھ چھوڑتے وہ" پیچھے ہوئی تو جگہ دیکھتے ہی وہ فوراً سے اسکے برابر میں آ بیٹھا۔

جانتا ہوں برا ہوں۔ مگر اتنا بھی نہیں جتنا برا آپ میرے ساتھ کر رہی" ہیں۔"اسکے گرد بازو پھیلاتے وہ اسے خود سے قریب کر گیا، بے حد قریب۔۔

آپ سے دور رہ کر بات نہیں کی جاتی کیا؟"خود کو اسکی گرفت سے" آزاد کروانے کے لئے وہ مچلی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"آپ سے پاس رہ کر بات کرنے کا مزہ ہی الگ ہے نا میری پیاری سی بیوی "!اسکے کندھے پر اپنے لب رکھتا وہ اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"آپ کو پتا ہے آپ جب چھوٹی سی تھیں نا تب میرے پاس آ کر آپ اتنا خوش ہوتی تھیں، ہنستی تھیں۔ مگر اب میرے پاس آنے پر آپ کے منہ کے زاویے ہی بگڑ جاتے ہیں۔"

"تب میں بچی تھی، برے لوگوں کو سمجھتی نہیں تھی۔"اسکے تڑخ کر جواب دینے پر وہ عش عش کر اٹھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اللہ اللہ !اتنی بہادری؟ شیر کے شکنجے میں ہو کر اسی پر رعب جما رہی" ہیں بیگم !ڈر نہیں لگتا مجھ سے؟ "اسکے گال پر اپنے لب رکھتا وہ اپنی شدت سے اسے ہلا گیا۔

آپ۔۔۔آپ بے شرم انسان ہیں۔"غصے سے کھولتے وہ اسکے سینے پر مکے" ،برسا رہی تھی مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔ وہ تو اسکی بہادری پر خوش تھا اسکے اندر آئی تبدیلی محسوس کر رہا تھا۔ ہالے کے چلتے ہاتھوں کو تھام وہ ایک دم کمر سے لگاتا اسے سینے میں بھینچ گیا۔

ہالے آپ کو ایسے دیکھ کر یقین کریں مجھے خوشی ہے، بہت خوشی۔ آپ" کو ڈرا سہا دیکھ کر میرا دل کیا تھا اس دنیا کو تہس نہس کردوں، آگ لگا دوں ان لوگوں کو جو آپ کو اس طرح بنا گئے ہیں۔ مگر اب آپ کو یوں دیکھ کر میرا دل کر رہا آپ کو دنیا کی ساری خوشیاں لا کر دوں۔ آپ کبھی خود کو اکیلا مت سمجھیے گا۔ میں ہوں آپ کے ساتھ۔ آپ کو حق ہے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجھ پر۔ غصہ کرنا ہے کریں۔ ڈانٹنا ہے، چیخنا ہے، سب کریں مگر کبھی خود کو واپس اس خول میں بند مت کیجئے گا۔ "اسکے بالوں پر لب رکھتا وہ اسے اپنے ہونے کا یقین دلا رہا تھا، اسے یہ مان دے رہا تھا کہ اس پر صرف و صرف ہالے کا حق ہے۔ اسکا سر تکیے پر رکھے وہ اس پر سایہ بن کر چھایا تھا اور آہستہ سے اسکے چہرے پر جھکتے ہوئے اسکے لفظوں کو قید کرگیا تھا۔

اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ نرمی سے اسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا۔ آنکھیں موندے وہ اسے محسوس کررہی تھی۔ اسکی گرفت میں بےحد نرمی تھی مگر وہ چاہ کر بھی اس کی قید سے خود کو آزاد نا کروا سکی۔

ناجانے کتنی دیر گزری تھی جب وہ آہستہ سے اس سے الگ ہوتا اسکا سر اپنے سینے پر رکھتے آنکھیں موند گیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کالج سے اپنا کام مکمل کر کے وہ واپس حویلی آرہی تھی جب ایک جگہ ڈرائیور نے گاڑی روک دی۔

"کیا ہوا خان بابا ؟"

"بی بی یہاں سے پانی لینا ہے، مجھے یاد آیا میں پانی لینا تو بھول گیا تھا۔"

اچھا ٹھیک ہے۔ "ان کی بات پر اتنا کہتے وہ سر سیٹ سے ٹکا گئی۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسے آنکھیں موندے ابھی چند لمحے ہی ہوئے ہونگے جب کھڑکی بجنے پر وہ ڈر کر اچھلی تھی۔

کھڑکی پر کھڑے ابرش کے بھائی کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

فاطمہ نور !پلیز میری بات سن لو ایک بار۔ "کھڑکی بجاتے وہ زور سے" بولا تو گھبرا کر اس نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا ۔

تمہارے گھر والوں نے مجھے دھمکی دی ہے کہ وہ تمہیں مجھ سے دور کر" "دینگے۔ مگر دیکھو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔

"آپ کا دماغ خراب ہوگیا ہے؟ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

ہاں تمہارے لئے پاگل ہوگیا ہوں میں۔ تم کسی اور کی ہوئیں تو میں مر" جاؤں گا۔ تم دیکھنا وہ تمہیں مجھ سے دور کرنے کے لئے تمہاری شادی اس زرخان سے کر دینگے۔ وہی ہے جس نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں تمہارے آس پاس بھی آیا تو وہ مجھے مار دے گا۔ مگر میں ایسا نہیں کرسکتا۔ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔ اگر تم نہیں چاہتی کہ وہ لوگ زبردستی تمہاری شادی زرخان سے کریں تو پلیز کیسے بھی کر کے حویلی سے باہر آجانا، کیونکہ میری اطلاع کے مطابق وہ لوگ آج ہی تمہارا نکاح کرنے والے ہیں۔"وہ ایک کے بعد ایک اسکے سر پر دھماکے کر رہا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے نہیں سنبھل پارہی تھی کہ دوسرا دھماکہ وہ اس کے سر پر کرگیا۔

میں ابھی تمہیں ساتھ لے جاتا مگر میں چاہتا ہوں تم اپنے گھر والوں کی" اصلیت دیکھو۔ "اسے کہتا وہ فوراً سے وہاں سے ہٹا تھا اور پھر تبھی خان بابا اپنی جگہ پر آکر بیٹھے۔

Paid Ebooks 03447902756 CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔ اسکا رنگ اڑ گیا تھا۔ کیا واقعی اسکے ساتھ یہ سب ہونے والا تھا؟ یہ سوچ آتے ہی اس کا دل ڈوب گیا۔

نہیں کبھی نہیں !میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی"خود سے کہتے وہ" آنسو چھپانے کو رخ موڑ گئی۔

حویلی آتے ہی وہ بنا انتظار کیئے فوراً سے گاڑی سے نکل کر اندر بھاگی تھی۔ سب کی آوازوں کو نظر انداز کیئے وہ کمرے میں آکر بیڈ پر گری۔

یہ کیا طریقہ ہے نور !بھابی آوزیں دیتی رہ گئیں اور تم بنا سنے اوپر" آگئیں۔ "ان کی آواز پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر ان کے سامنے آئی تو اسکی روئی صورت دیکھ انہیں جھٹکا لگا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"کیا آپ لوگ میرا نکاح کر رہے ہیں مورے ؟"

جاؤ فریش ہو جا کر۔ سب نیچے انتظار کر رہے ہیں۔ "اسکے سوال کو نظر انداز کر کے وہ باہر کی جانب بڑھیں تھیں جب وہ ان کے سامنے آئی۔

اگر آپ لوگوں نے ایسا سوچا بھی تو میں زہر کھا کر مر جاؤ گی جیسے" پھپھو۔۔۔"اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتی درخشاں آفندی کا ہاتھ اٹھا اور اسکے گال پر نشان چھوڑ گیا۔

بکواس مت کرنا آئندہ۔ اور ہاں کر رہے ہیں تمہارا نکاح زرخان آفندی" سے۔ اور میری ایک بات یاد رکھنا اگر تم نے اس نکاح سے انکار کیا تو اپنی ماں کا مرا ہوا منہ دیکھو گی۔ "اسے کہتے وہ وہاں مزید ایک لمحہ نہیں رکیں تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

زبردستی نکاح کرینگے میرا؟ کہاں ہیں اب آغا جان اور ان کے اصول؟" بتائیں مجھے۔"وہ اتنی زور سے چلائی تھی مگر وہاں اسکی سننے والا کوئی نہیں تھا۔ اور اگر وہ جان لیتی اس نکاح کے پیچھے کی وجہ تو شاید اتنا واویلا نہیں کرتی۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 13

وہ کمرے سے باہر نکلیں تو سامنے ہی ہالے کو کھڑے پایا جو منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

ہالے میرے ساتھ آئیں بیٹا"!وہ نہیں چاہتی تھیں کہ وہ کسی" بھی طرح کی غلط فہمی کا شکار ہو اس لئے اسکا ہاتھ تھامے وہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسے ساتھ لئے آگے بڑھیں تو وہ بنا کچھ کہے ان کے ساتھ کھینچتی چلے گئی۔

کمرے میں آکر انہوں نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور پھر خود اس کے سامنے آکر بیٹھیں۔

وہ نہیں کرنا چاہتی شادی تو مت کریں نا اس کی شادی۔ یوں" "کیوں کر رہے ہیں آپ سب اس کے ساتھ؟

کاش میں ابھی آپ کو سچ بتا سکتی ہالے !مگر اتنا سمجھ لیں کہ" اگر آج یہ قدم نہیں اٹھایا تو ساری زندگی سوائے پچھتانے کے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اور کچھ نہیں کر سکیں گے ہم۔ وہ کبھی ہماری بات نہیں سنے گی لیکن ہمیں یہ قدم اٹھانا ہوگا اور ہم چاہتے ہیں آپ اس سے بات کریں اسے سمجھائیں۔"

"مورے"!وہ جو انہیں امی کہتی تھی آج پہلی بار مجاز کی طرح انہیں مورے کہہ رہی تھی۔

"آپ حمدان لالہ کے ساتھ اس کی شادی کردیں۔ صرف دو ہفتوں کی تو بات ہے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

رخصتی تب ہی ہوگی مگر فلحال نکاح ضروری ہے۔ آپ اسے" بہن بن کر سمجھائیں گی تو شاید وہ سمجھ جائے۔ "وہ اتنی بڑی زمہ داری اس کے نازک کندھوں پر ڈال رہی تھیں اور اس کے پاس سوائے ماننے کے اور کوئی راستہ تھا بھی نہیں۔

ان کے کمرے سے باہر آتے اس نے نور کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے تھے مگر سامنے سے آتے زرخان کو دیکھ کر اسکے قدم تھمے۔

کیسی ہیں بھابھی ؟"اسکے پاس آکر اس نے پوچھا تو ہالے نے" ایک نظر اسے دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں ٹھیک ہوں مگر نور ٹھیک نہیں ہے لالہ !وہ یہ نکاح نہیں" کرنا چاہتی۔ "ہالے کی بات پر اسکے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

اس معاملے میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے بھابی !یہ آغا جان اور" مجاز لالہ کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ اسے کہہ دیں اگر اسے یہ نکاح نہیں کرنا تو وہ سیدھے مجاز لالہ سے بات کرے۔ "بہت آرام سے اسنے سارا کچھ مجاز پر ڈال دیا تھا کیونکہ چاہے وہ کتنا بھی غصہ کر لے، مجاز کے آگے کسی کی نہیں چلتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تو اب میں کیا کروں؟"اس نے پریشانی سے زرخان کو دیکھا تو"

اس نے ابرو اچکائے۔

"آپ چاہتی ہیں میں اس سے نکاح نا کروں؟"

ن۔۔نہیں۔۔ میں تو ایسا نہیں چاہتی وہ تو۔۔۔"اسے سمجھ"

نہیں آرہا تھا وہ کہے تو کیا کہے۔

تو پھر شام ہونے والے نکاح کی تیاری کریں۔ چھوٹے دیور"

"پلس بھائی کا نکاح ہے۔ آپ کو تو زیادہ تیاریاں کرنی چاہیے۔

اسکے شرارت سے کہنے پر وہ مسکرائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں چلتا ہوں آپ تیاریاں کریں۔ "اسے کہتا وہ سیڑھیوں کی" طرف بڑھا تو چہرے پر سرد مہری تھی۔ مسکراہٹ ان سرد تاثرات میں کہیں چھپ سی گئی تھی۔

آہستہ سے قدم بڑھاتے وہ نور کے کمرے کے باہر آکر کھڑی ہوئی تھی۔ سمجھ نہیں آرہا تھا اندر جائے یا نہیں مگر پھر درخشاں آفندی کی بات یاد آتے اس نے آہستہ سے دروازہ ناک کرتے اندر قدم رکھا تو پہلا ہی قدم اسکا زمین پر گرے کشن پر پڑا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کمرے کی حالت حد سے زیادہ خراب تھی اور وہ خود بیڈ کے بیچوں بیچ منہ کے بل لیٹی رونے میں مصروف تھی۔

"نور آپ ٹھیک ہیں؟ ایسے کیوں رو رہی ہیں ؟"

بھابھی۔۔۔"اسکی ہمدردی بھری آواز سن وہ تڑپ کر اپنی جگہ" سے اٹھی تھی۔

روئی روئی آنکھیں، سرخ چہرہ۔۔۔ ہالے کے دل کو کچھ ہوا تھا اسے یوں دیکھ کر تبھی فوراً سے اسکے پاس جا کر اس نے نرمی سے اسکا چہرہ صاف کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ایسے نہیں روئیں نا پلیز۔"سائیڈ سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے" دیتے وہ خود روہانسی ہو رہی تھی۔

روؤں نہیں بھابھی؟ کیوں نہیں روؤں؟ دیکھیں یہ لوگ کیا کر" رہے ہیں میرے ساتھ۔ یوں میرا زبردستی زرخان سے نکاح کروا رہے ہیں۔ بھابھی مجھے نہیں کرنا یہ نکاح۔ آپ لالہ کو کہیں نا، وہ آپ کی بات ضرور سنیں گے۔ "اسکے ہاتھ تھامے وہ التجا کر رہی تھی۔

Paid Ebooks 03447082756
CLASSIC URDU MATERIAL

آپ ایسے روئیں گی، ہمت ہار دیں گی تو مقابلہ کیسے کریں گی؟" پلیز روئیں نہیں۔ بعد میں سب ٹھیک ہوجاتا ہے۔ "اسے سمجھ نہیں آیا وہ کن لفظوں میں اور کس طرح اسے سمجھائے۔

"وہ مجھے بہت برا لگتا ہے۔ وہ مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔"

تو آپ انہیں چھوڑ دینا۔ میں نے سنا ہے حسینہ اماں سے کہ" ایک عورت نے اپنے شوہر کو اتنا تنگ کیا کہ اس نے خود چھوڑ دیا تھا۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ "وہ اپنی بیوقوفی میں سے ایک نیا راستہ دیکھا گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

"سچ میں بھابھی؟"

ہاں نا جب وہ آپ کو تنگ کریں تو آپ اپنے لالہ سے"
"شکایت لگانا۔ وہ خوب سارا ڈانٹیں گے زرخان لالہ کو۔

ہممم لیکن مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔ پلیز آپ لالہ سے بات"
کریں نا۔ "ایک بار پھر اپنا رونا روئے وہ اسے مصیبت میں ڈال
گئی۔

،اچھا میں کرتی ہوں بات۔ آپ تو رونا بند کریں۔ کھانا کھائیں"
فریش ہوں۔ میں بات کرتی ہوں پھر۔"اسے جو سمجھ آیا اس

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نے بول دیا اور اسکی بات پر عمل کرتے نور واقعی رونا بھول گئی تھی۔

"آپ ابھی سوجائیں تھوڑی دیر۔ سر میں درد ہورہا ہوگا نا۔" اسکا سر تکیے پر رکھتے وہ محبت سے بولی تو نور نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔

کہاں تھیں آپ ؟"وہ کمرے میں داخل ہوئی تو مجاز کی آواز" اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982750

نور کے پاس تھی۔"آہستہ سے کہتے وہ اسکے پاس سے گزری"
تو اسکی کلائی مجاز کے ہاتھ کی گرفت میں آئی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟"

کچھ نہیں ہوا ہاتھ چھوڑیں میرا۔"غصے سے کہتے اس نے اپنا"
ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑوانا چاہا مگر مجاز کی گرفت مضبوط تھی۔

"ہالے!"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"میرے ساتھ بھی زبردستی کی، اب اپنی بہن کے ساتھ بھی کر رہے ہیں۔ آخر آپ لوگ خود کو سمجھتے کیا ہیں ہاں؟ سب کی زندگیوں کے مالک بن گئے ہیں آپ؟"غصے سے کہتے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں وہ لال ہو گئی تھی تبھی مجاز نے اسے کمر سے پکڑتے خود کے قریب کیا تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟ دور ہوں مجھ سے۔"اسکے حصار میں مچلتی" وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔

"ہالے مت کیا کریں ایسا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"اور آپ جو مرضی کرتے رہیں۔"

کیا کیا ہے میں نے؟ کچھ بھی تو نہیں کیا۔"اسکا چہرہ اوپر کو" اٹھاتے مجاز نے اسکی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھے تو اسکی جان نکلی تھی۔

اب بتائیں نا میں کیا مرضی کرتا ہوں ابی؟"اسکے گال پر لب" رکھتے وہ اسے مزید قریب کرگیا۔

مم۔۔۔میں۔۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی وہ آہستہ" سے اسکے لفظوں کو قید کرگیا۔ اسکے لمس پر وہ پوری طرح کانپ

اٹھی تھی۔ اگر وہ مجاز کے سہارے نا کھڑی ہوتی تو کب کی گر چکی ہوتی۔ اسے یونہی لئے وہ بیڈ تک آیا تھا اور گرنے کے سے انداز میں وہ بیڈ پر لیٹا تو وہ اسکے سینے پر گری تھی۔ اسکی گرفت سے آزادی ملتے ہی گہرے سانس بھرتے اس نے خود کو پرسکون کرنا چاہا مگر ایک بار پھر اسے پوری طرح اپنی گرفت میں لیتے مجاز اس پر جھک چکا تھا۔ اسکے لبوں کو رہائی دیتا وہ اسکی گردن پر جھکا تھا۔ اپنے سلگتے لبوں سے اسکا وجود جھلساتے وہ اسے دنیا بھلا گیا تھا اور اسکے آگے ہالے کی ساری مزاحمت بیکار گئی تھی۔

حویلی کے پچھلے حصے میں اس وقت عجیب سی ہلچل تھی۔ حقے کی آواز ماحول کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔

"کام ہوگیا ہے؟"سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر بصیر شیرازی نے پوچھا تو اس نے سر ہلایا۔

"فکر مت کریں کام ہوگیا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب ان آفندیوں کی پگڑی اچھلے گی اور ان کے پاس منہ چھپانے کو بھی جگہ نہیں ہو گی۔"

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"جو بھی کرنا ہے کرو مگر میں اس آفندی کو گرانا ہے ایسا کہ وہ قبر میں اتر جائے۔ اسکی بنیادیں ہلا دو۔۔۔"

"بے فکر رہیں آپ کو زیادہ وقت تک انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ سارا کھیل ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اس انسان کی ایسی دھجیاں اڑائیں گے کہ یاد رکھے گا وہ۔"

"ایسا ہی ہونا چاہیے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔" اپنی بات کہہ کر انہوں نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور خود پر سوچ میں انداز آسمان کو دیکھنے لگے تبھی صابر اندر آیا اور حقے میں چلمن بھرنے لگا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447932756

"سرکار کیا ہوا سب خیریت ہے؟ کن سوچوں میں گم ہیں؟"

اس کل کے لڑکے نے بہت بڑی گیم کھیلی ہے ہمارے ساتھ" "صابر۔

اتنا کیوں سوچ رہے ہیں آپ؟ وہ انسان ہیں جو سامنے والے" کا کھیل اپنے حق میں کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پریشان نا ہوں بہت جلد ہالے بی بی واپس اس حویلی میں ہونگی اور وہ مجاز "آفندی قبر میں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انشاء اللہ"!صابر کی بات پر انہوں نے بہت دل سے انشاء اللہ" کہا تھا۔ اپنی ہار تسلیم کرنا ان کے لئے دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔ چوٹ لگی تھی بہت گہری کہ وہ بلبلا اٹھے تھے اور اب انکی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا، آفندیوں کی بربادی جس کے لئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتے تھے۔ چاہے پھر انہیں کسی کا قتل ہی کیوں نا کرنا پڑتا۔ انہیں بس اپنی جیت سے مطلب تھا۔

دیوار سے ٹیک لگائے وہ بیڈ پر پڑے سامان کو دیکھ رہی تھی جو ابھی ابھی درخشاں آفندی وہاں رکھوا کر گئی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسکا دل کر رہا تھا اس نکاح کے جوڑے کو آگ لگا دے۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتی تو ایک نیا تماشہ کھڑا ہوجاتا۔ اسے آگے کیا کرنا تھا وہ اچھی طرح سے سوچ چکی تھی۔ اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے اور نکاح کی رسم عشاء کے بعد ادا ہونی تھی۔
اسکے پاس ڈیڑھ گھنٹہ تھا۔

کھڑکی کے پاس آتے اس نے اچھے سے باہر کا جائزہ لیا تھا۔ وہ یہاں سے کود تو ہرگز نہیں سکتی تھی۔ اسے چھپ کر یہاں سے نکلنا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نوری کچھ بھی ہوجائے یہ نکاح نہیں کرنا۔"خود سے کہتے وہ" الماری کی طرف بڑھی تھی۔ اسے یہاں سے فرار ہونا تھا کیسے بھی کر کے، وہ سوچ چکی تھی۔ جب تک گھر والوں کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوجاتا وہ واپس نہیں آئے گی۔ ابھی وہ الماری سے کپڑے نکال کر پیک کرنے کا سوچ ہی رہی تھی جب باہر کھٹکے کی آواز پر وہ سیدھی ہو کر بیڈ پر بیٹھی۔

دروازہ کھلا تھا اور درخشاں آفندی کے ساتھ حمدان کی سالی اور اس کی کزن اندر آئی تھیں۔

کیسی ہو نور؟ "اپنا سامان سائیڈ پر رکھتے وہ دونوں اس سے" بہت خوش دلی سے ملی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"بیٹا بہت شکریہ تم دونوں کا اتنا ارجنٹ بلانے پر آگئیں۔"

کیسی باتیں کر رہی ہیں خالہ"!ان کا ہاتھ تھامتے علینہ محبت" سے بولی تو وہ اسکے انداز پہ مسکرا دیں۔

نور دیکھو علینہ تمہیں نکاح کے لئے تیار کرنے آئی ہے۔ تم" دونوں بیٹھو میں کچھ کھانے کو بھیجتی ہوں۔"اسکے اراروں پر پانی پھیر کر وہ آرام سے وہاں سے چلی گئیں اور پھر ان کے جاتے ہی علینہ اور اسکی کزن نور کا سامان دیکھنے لگیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کوئی بات نہیں نور !ان دونوں کے جانے کے بعد بھی اچھا" خاصا وقت ہوگا۔ تم جا سکتی ہو یہاں سے۔ "خود کو تسلی دیتے وہ نارمل ہونے کی کوشش کرنے لگی.

اسے آزادی بخشتا وہ مسکراتی نظریں اسکے چہرے پر ڈالتا دانتوں تلے لب دبا گیا جو سرخ چہرہ لئے آنکھیں مونڈے اس کے حصار میں قید تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اب آپ آرام سے کہہ سکتی ہیں کہ اچھا نہیں کیا میں" نے"اسکے گال پر ہاتھ رکھتا وہ محبت سے چور لہجے میں بولتا اسکا دل دھڑکا رہا تھا مگر وہ ہنوز اس سے انجان رخ موڑ گئی۔

"ہالے یار یوں تو نا کریں۔ بات کریں، مجھے کہیں کہ آپ نے بہت غلط کیا ہے میرے ساتھ۔"اسکی پچھلی گردن پر انگلی پھیرتے وہ شرارت پر آمادہ تھا اور اسکی جان نکال رہا تھا۔

"ا۔۔۔آپ۔۔۔کی بب۔۔۔بہن کی شا۔۔۔شادی ہے، کام کریں۔"اسکا ہاتھ اپنی پشت پر محسوس کر کے رہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوتی ایک دم سیدھی ہوئی تو مجاز نے اسکی سرخ آنکھوں میں جھانکا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"ہمم کام تو بہت تھے مگر کیا کروں۔ یہ آنکھیں، یہ ہونٹ، یہ گال، یہ چہرہ مجھے کوئی کام کرنے ہی نہیں دیتا۔"اسکے ماتھے سے لکیر کھینچتے وہ ٹھوڑی تک لایا تو ہالے نے بے اختیار اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

"آپ جائیں نا، آپ کو کام ہیں پلیز۔"وہ رو دینے کو تھی۔ اسکی حالت پر ترس کھاتا وہ اٹھا تھا اور پھر ایک نظر واپس اسے دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"اچھے سے تیار ہونا ہے آپ کو۔ لگے کہ آپ مجاز آفندی کی سہاگن ہیں، ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"اسے دھمکی دیتا وہ باہر نکل گیا تو اسکے جاتے ہی اسکی جان میں جان آئی تھی۔

ابھی سے اس شخص کا یہ حال تھا، وہ ڈر گئی تھی اسکی محبت سے، اسکی جزباتی وابستگی سے۔

"نہیں میں یہ نہیں کرسکتی۔ مجھے واپس حویلی جانا ہے۔ میں کمزور نہیں پڑ سکتی۔ مجاز آفندی کے سحر میں مبتلا نہیں ہوسکتی میں۔"خود میں اسکی خوشبو محسوس کرتے اس نے خود کو باور کرایا تھا مگر وہ بھول گئی تھی محبت ایک ایسا سحر ہے کہ کوئی کتنا

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

بھی بچنا چاہے نہیں بچ سکتا۔ اور پھر محرم کی محبت کی تو بات ہی الگ ہے۔

اس سے پہلے کوئی کمرے میں آتا وہ خود ہی اٹھ کر فریش ہوئی تھی۔ فریش ہو کر باہر آئی تو سامنے ہی درخشاں آفندی اور بشیراں اماں اسکا سامان لئے اندر آئی تھیں۔

"ہالے بچے طبعیت ٹھیک ہے؟"

جی مورے"!دوپٹہ پھیلاتے اس نے مسکرا کر جواب دیا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"یہ آج کے دن کا سوٹ ہے۔ تبدیل کر لو پھر میک اپ والی آکر میک اپ کر دے گی۔ ٹھیک ہے؟"

جی۔۔"ان کے ہاتھ سے سوٹ لیتے وہ اتنا ہی کہہ سکی۔"

علینہ اسکی دوپٹہ سیٹ کرنے میں مدد کر رہی تھی۔اسکا میک اپ ہوچکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

یہ لیں محترمہ !آپ بالکل تیار ہیں۔ "مسکرا کر کہتے وہ شیشے"
کے سامنے سے ہٹی تو اس نے ایک نظر خود کو دیکھا اور
مبہوت رہ گئی۔

وہ زندگی میں پہلی بار اتنا تیار ہوئی تھی اور روپ بھی اتنا آیا تھا
کہ اسکی خود کی نظریں خود پر سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔"علینہ کی آواز پر وہ ہوش کی"
دنیا میں آئی تھی مگر مسکرایا اس سے پھر بھی نہیں گیا تھا۔

"کنول تم بھابی کے کمرے میں جاؤ۔ میں یہیں ہوں۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

تم بھی چلی جاؤ۔ میرا مطلب کنول کو ضرورت ہو گی نا"
تمہاری۔ "فوراً سے بات بناتی وہ مسکرائی۔

نہیں بھابھی کی تیاری تو شروع ہو گئی ہے۔ "علینہ نے اسکے"
ارادوں پر اچھا خاصا ٹھنڈا پانی ڈالا تھا کہ وہ بلبلا کر رہ گئی۔

عشاء ہو چکی تھی اور اب بس نماز کے بعد سب نے جمع ہونا
تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا اسکی بے چینی بڑھتی جارہی
تھی۔ کوئی ایک لمحے کے لئے بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑ رہا تھا۔
وہ کب سے یہاں سے نکلنے کے لئے دماغ چلا رہی تھی لیکن

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کوئی راستہ نظر نہیں آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد علینہ کے ساتھ اسکی کزن اور اور دوسری میک اپ والی بھی آگئیں۔ ان سب کو اپنے کمرے میں پاتے وہ دل مسوس کر رہ گئی۔ اب یہاں سے نکلنا تو تقریباً ناممکن تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو اسے آئینے کے سامنے کھڑا پایا۔ لائٹ پرپل کلر کی فراک پہنے، وہ فرنچ ٹیل میں سر پر دوپٹہ سیٹ کئے ہلکے میک اپ کے ساتھ میچنگ جیولری پہنے بالکل تیار تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ماشاءاللہ "!اسے دیکھتے اسکے منہ سے بے اختیار نکلا تو اسکی" نظروں اور لفظوں سے وہ خود میں سمٹی تھی۔

پیاری لگ رہی ہیں۔"اسکے پاس آکر اسکا ہاتھ تھامتے وہ محبت" سے بولا تو سر جھکا گئی۔

آپ کو شرم کیوں آتی ہے اتنی؟"اسکا چہرہ اوپر کو اٹھائے وہ" جھکا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا دروازے پر ہونے والی دستک پر جہاں مجاز کا منہ بنا تھا وہیں اس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

سب انتظار کر رہے ہیں۔ میں جارہی ہوں۔ "اسے سائیڈ پر" کرتی وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھی تو اسکی چالاکی پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔ مگر اب وقت کم تھا تو سر جھٹک کر وہ تیار ہونے چلا گیا۔

تیار ہو کر وہ باہر آیا تو نیچے سب پہلے سے ہی موجود تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجاز !آغا جان بلا رہے ہیں آجاؤ بیٹا۔ "اسے آتے دیکھ کر"
حاقان صاحب نے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

نکاح کیونکہ الگ ہی رکھا تھا تو پہلے نور کی رضامندی لینی
تھی اسی لئے وہ اور باقی سب اوپر نور کے کمرے کی جانب
بڑھے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بیڈ پر بیٹھی وہ بالکل ساکت تھی۔ اس وقت تقریباً سب ہی
لوگ اسکے کمرے میں موجود تھے۔ یہاں سے جانے کا پلان بری

طرح فیل ہوچکا تھا اور اب اسکا دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر روئے یا یہاں سے بھاگ جائے۔۔

بی بی جان سب آرہے ہیں نکاح کے لئے۔"بشیراں کی آواز پر" فیروزہ بیگم نے آگے بڑھ کر لال دوپٹے سے اسکا گھونگھٹ کیا تھا اور خود اسکا ہاتھ تھامے اسکے پاس بیٹھی تھیں۔

آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آنے کو بیتاب تھے۔ جس انسان سے سب سے زیادہ نفرت تھی آج اسی کے ساتھ ساری زندگی کا تعلق بننے والا تھا۔ مجاز اسکے پاس آکر بیٹھا اور اسے اپنے حصار میں قید کیا تو اسکی جان ہتھیلیوں میں آئی تھی۔

Paid Ebooks 03447082756
CLASSIC URDU MATERIAL

مولوی صاحب نے نکاح کا آغاز کیا اور وہیں اسکے ضبط کا بندھن ٹوٹا تھا۔ مجاز کے سینے سے لگے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تو اسے روتا دیکھ سب کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

شش روتے نہیں ہیں۔ "اسکے سر پر بوسہ لیتا وہ آہستہ سے" بولا اور پھر لاکھ کوششوں کے باوجود وہ کچھ نہیں کر سکی۔ اسکے نکاح قبول کرتے ہی درخشاں آفندی نے سکون کا سانس لیا تھا۔

دوسری طرف زرخان کی باری آئی تھی۔ ایجاب و قبول کے مراحل طے ہوئے تھے اور پھر سدا ایک دوسرے سے چڑنے

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

والے ہمیشہ کے لئے ایک ایسے رشتے میں بندھنے گئے تھے جو
سب سے پاک و مقدس تھا۔۔

اب دعا کے لئے ہاتھ اٹھے تھے۔ لوگ اسے مبارکباد دے رہے
تھے اور وہ چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ لئے سب سے مل رہا
تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔
وہیں دوسری طرف سب کے گھیرے میں وہ خود پر ضبط کئے
بیٹھی تھی اور حویلی کے باہر چادر اوڑھے وہ نور کے انتظار میں
بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا، اس بات سے انجان کہ جس دعوت کو
وہ ایک معمولی دعوت سمجھ رہا ہے اسکی حقیقت ہی کچھ اور
ہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 14

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

رات گہری ہوتی جارہی تھی۔ انتظار کرتے کرتے اس کے پیر دکھنے لگے تھے، کلائی میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالتا وہ سخت بے چین تھا۔

"نہیں میرا وار خالی نہیں جاسکتا۔ وہ یہ نکاح نہیں کرسکتی۔" خود سے کہتے وہ ایک دم رکا تھا۔

اب تک تو نکاح ہوگیا ہوگا۔ مگر کوئی بات نہیں رخصتی نہیں" ہونے دونگا میں، چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ "پیڑ پر ہاتھ مارتا وہ وہاں سے آگے ہوا تھا کیونکہ اب یہاں رکنا بیوقوفی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اگر نظروں میں آجاتا تو الگ مصیبت تھی مگر ایک مصیبت ابھی بھی اسکے سر پر سوار تھی اور یہی بات اسے سخت مضطرب کر رہی تھی۔

وہاں سے نکلتا وہ اپنی گاڑی تک آیا تھا اور اندر بیٹھ اس نے صابر کا نمبر ڈائل کیا۔

ہاں بتاؤ کیا ہوا؟ لڑکی ہے تمہارے پاس؟"فون اٹھاتے ہی" ڈائیریکٹ سوال آیا تو اس نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"مگر تم شاید۔ ہوگئی ہے تقریب کی نکاح اندر آئی۔ نہیں وہ"

"بے فکر رہو، رخصتی سے پہلے پہلے وہ ہمارے پاس ہو گی۔

"میری بات کان کھول کر سن تو۔ ہمیں وہ لڑکی کسی بھی قیمت پر چاہیے۔ ان آفندیوں کو مارنے کا ایک ہی طریقہ ہے، ان کی عزت پر وار کرنا۔ اور اب یہ کام تمہیں جلد از جلد کرنا ہے۔ کیونکہ اگر سائیں کو پتا چلا کہ تو ناکام ہوا ہے تو وہ تیرے ٹکڑے کر کے چیلوں کو کھیلا دینگے۔ "صابر کی دھمکی پر اس نے تھوک نگلا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

شٹ۔۔۔۔"اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتے اس نے اپنی ناکامی کا غصہ"

گاڑی پر نکالا تھا۔

دولہن بنی وہ سب کے جھرمٹ میں بیٹھی سب کے باہر جانے کا

انتظار کر رہی تھی جو جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

نور بچے کچھ کھانا ہے؟ "فرحت آفندی کی آواز پر اسکی آنکھیں"

ڈبڈبائی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجھے بھوک نہیں ہے۔ "سر جھکاتے وہ انہیں افسوس میں مبتلا" کر گئی تھی مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔ یہ فیصلہ اسکے لئے بہت ضروری تھا۔۔

اور اب ایک اور فیصلہ ہونے کو تھا جو یقیناً اسے ہلا ڈالے گا مگر وہ سب مجبور تھے۔ اپنی بیٹیوں کی حفاظت کے لئے انہیں یہ قدم اٹھانا پڑا تھا۔

میری گڑیا کچھ کھا لو۔ دیکھو کب سے ایسے بیٹھی ہو، تھک جاؤ" گی۔ "اسکا ہاتھ تھامے وہ نرمی سے کہہ رہی تھیں اور یہی نرمی اسکے ضبط کو توڑ گئی۔ فرحت آفندی کے گلے لگتی وہ رو دی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"خانم !آپ لوگوں نے کیوں کیا ہمارے ساتھ؟"ان کے گلے لگی وہ شکوہِ کر رہی تھی اور ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اور وہ بولتیں بھی کیا؟ کچھ دیر بعد ایک اور دھماکہ اس کے اوپر ہونے والا تھا۔

"بھابھی !آغا جان آرہے ہیں۔ "وہ اسے ساتھ لگائے ہوئے تھیں جب درخشاں آفندی نے انہیں کہا۔ وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھیں۔ آغا جان کی آمد کا سن کر سب ہی سنبھل کر بیٹھے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نور !رونا نہیں ہے بیٹا۔ "اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام وہ ایک" بار پھر اسے سمجھا گئیں۔ تبھی آغا جان کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ سفید کاٹن کے سوٹ میں ملبوس روایتی شال اوڑھے۔ اور ان کے ساتھ حمدان مجاز اور حاقان صاحب بھی اندر داخل ہوئے تھے۔ مجاز نے ایک نظر نور کے پاس سر جھکائے بیٹھی ہالے کو دیکھا اور پھر گہرا سانس بھرا۔ آج کے فیصلے کے بعد وہ مزید اس سے بدگمان ہوجائے گی۔مگر یہ ضروری تھا۔

درخشاں !ہم نور اور زرخان کی رخصتی آج ہی کر رہے ہیں۔" کیا تمہیں اس فیصلے سے کوئی اعتراض ہے؟ "ان کی بات پر نور اور ہالے دونوں کا سر ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔ نور نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے انہیں بے یقینی سے دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"!زیر لب اس نے درخشاں آفندی کو پکارا جو سن کر" مورے بھی انجان بن گئیں۔

"نہیں آغا جان !مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر۔ "ان کا جواب سن کر آغا جان نے ایک نظر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔ ان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

لیکن مجھے اعتراض ہے آغا جان !میری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ" میری مرضی کے بغیر آپ نے کردیا، میں چپ رہی۔ مگر مجھے یہ رخصتی نہیں کروانی۔ "اسکے لفظوں سے سب کو جھٹکا لگا تھا۔

نور "!سب سے پہلے درخشاں آفندی نے اسے ٹوکا مگر وہ سن" کب رہی تھی۔ اس شخص کے ساتھ نام جڑنا جسے وہ سب سے زیادہ ناپسند کرتی ہے کتنا اذیت ناک تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

بولنے دو اسے درخشاں !ہم سننا چاہتے ہیں کہ ہماری لاڈلی" اپنے بڑوں کے فیصلے کے خلاف کیوں کھڑی ہے۔ کیا اسے اپنے بڑوں پر بھروسہ نہیں ہے؟ "حاقان صاحب کی بات پر اسکا سر جھکا تھا۔ ایسا تو ہرگز نہیں تھا کہ کبھی اس کے ساتھ زیادتی کی

گئی ہو۔ مگر زندگی کے اتنے بڑے فیصلے میں اسکی رضا پوچھنا تو دور اسے بتایا تک نہیں گیا تھا۔

بابا مجھے آپ لوگوں پر بھروسہ ہے مگر۔۔۔ "آغا جان کی" موجودگی اور سب کی خود پر اٹھتی نظریں اسے کنفیوز کر رہی تھیں۔ اس پھر وہ کچھ بول ہی نہیں سکی۔

آپ سب باہر جائیں، ہمیں بات کرنی ہے نور سے۔ "آغا" جان کی آواز پر وہ سب بنا کچھ کہے ایک ایک کر کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔ سب کے جانے کے بعد آغا جان آہستہ سے چلتے اس کے پاس آئے اور اسکے سر پر ہاتھ رکھتے بیڈ پر اسکے سامنے بیٹھے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

"ہم جانتے ہیں اس فیصلے سے کہیں نا کہیں آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے مگر کیا آپ کو اپنے آغا جان پر اعتبار نہیں ہے؟ اگر اتنا بڑا فیصلہ ہوا ہے تو اسکے پیچھے کوئی بہت بڑی وجہ تو ہوگی۔"

"آغا جان آپ کسی سے بھی ہماری شادی کر دیتے مگر زرخان لالہ۔۔۔" روہانسے لہجے میں کہتے وہ بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تو کیا بس اتنی سی بات ہے کہ آپ کو زرخان سے نہیں کرنی" تھی شادی؟ "ان کے سوال پر وہ کچھ بول بھی نہیں سکی۔ اتنا کچھ بول دیا تھا، اب ہمت ہی نہیں بچی تھی کہ مزید کچھ بولتی۔

اپنے دادا پر یقین رکھیں۔ رکھیں گی نا؟"اسکے سر پر ہاتھ رکھتے" انہوں نے ایک ماں سے سوال کیا تو وہ آہستہ سے سر اثبات میں ہلا گئی۔

آنے والا وقت یہ ثابت کر دے گا کہ ہمارا فیصلہ بالکل" "درست ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

جی آغا جان "!ان کی بات کے آگے وہ محض اتنا ہی کہہ" سکی۔ مزید کہتی بھی کیا؟

تمہارے زندگی جہنم نا کردی تو میرا نام بھی نور آفندی نہیں" زرخان "!دل میں سوچتے اسنے زرخان کی زندگی عذاب بنانے کا خود سے عہد کیا تھا۔۔۔

سیاہ رات کی سیاہی میں مردان خانے میں بیٹھے اس شخص نے پاس پڑی بوتل کو زور سے زمین پر مارا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آج ایک بار پھر ناکامی کا سامنا ہوا تھا۔ پھر وہ کیوں نا بلبلاتے؟ ساری زندگی جس انسان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اتنا کچھ کیا حاصل وہ پھر بھی نہیں ہوا تھا۔

"اچھا نہیں کیا تو نے حکیم آفندی! مگر کب تک اپنے خاندان کو اپنے پروں میں چھپا کر رکھے گا؟ ایک نا ایک دن تو تجھے انہیں باہر نکالنا پڑے گا اور پھر شروع ہوگا میرا کھیل۔ تب وقت بھی میرا ہوگا اور جیت بھی میری۔ آفندیوں کی جڑیں کھوکھلی کردوں گا میں۔ تڑپو گے تم عزت کے لئے۔ تیری نظروں کے آگے تیرے گھر کی بیٹیوں کو رسوا کروں گا تب جا کر میرے کلیجے کو ٹھنڈک ملے گی۔" ایک اور بوتل کھولتے وہ وہ شخص ایک بار

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پھر پاگل ہوگیا تھا۔ ناکامی نے اسے ایسا زمین پر پٹخا تھا کہ اب اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر جائے۔

اور تم۔۔۔ تم نے مجھے دھوکہ دیا؟ میرے ہوتے ہوئے خود" کو کسی اور کو سونپ دیا؟ کیسے کیا تم نے میرے ساتھ۔ تم بھی آفندیوں میں جا کر مل گئیں؟ لیکن اب مزید انتظار نہیں کرواؤ گی تم مجھے۔ تمہیں آنا ہوگا میرے پاس، یہاں ہر حال میں۔ بوتل منہ سے لگاتے وہ ایک ہی سانس میں ساری بوتل خالی" کر گیا۔

وہ وقت دور نہیں جب تم میری دسترس میں ہو گی اور مجاز" آفندی سے نفرت کرو گی۔ اگر نہیں کرو گی تو بھی میں تمہیں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اس سے محبت کرنے کی اجازت نہیں دونگا میں۔ کبھی بھی نہیں ! تمہیں اسے خود سے دور کرنا ہوگا ہالے "!زمین کو گھورتے اس نے ایک بار پھر بوتل دیوار پر ماری تھی۔

آغا جان کے جانے کے بعد وہ خاموش ہوگئی تھی۔ نہ رونا دھونا نہ کوئی شکوہ شکایت۔۔۔

درخشاں آفندی نے آہستہ سے اسکا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر سے اٹھایا تو بنا کچھ کہے وہ خاموشی سے بیڈ سے اتر گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نور۔۔۔"انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ ایک دم ان کا ہاتھ" اپنے ہاتھ سے نکال گئی۔

میں اپنے باپ اور بھائی کا مان رکھ رہی ہوں اس لئے چپ" ہوں۔ مگر آپ نے تو یہ بات ثابت کردی کہ آپ میری نہیں زرخان آفندی کی ماں ہیں۔ "اپنی بات مکمل کر کے اس نے آگے بڑھ کر ہالے کا ہاتھ تھاما تو ان کا دل تکلیف سے بھر گیا۔ وہ چاہتی تھیں اسے سچ پتا چلے مگر کیا وہ ابھی یقین کرتی؟

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"آپ پریشان نہیں ہوں مورے !وہ ابھی غصہ ہے۔ زرخان پر یقین رکھیں، وہ اسے سنبھال لے گا۔ "مجاز نے انہیں اپنے حصار میں لیتے سمجھایا تو نظریں اٹھا کر انہیں نے اپنے قد سے بڑے بیٹے کو دیکھا۔

"مجھے اس پر یقین ہے مجاز !مگر وہ ہے کہاں ؟ اس سب میں مجھے وہ کیوں نظر نہیں آرہا؟ اسی کی خواہش تھی نا رخصتی کی، تو اب کیوں نہیں آرہا؟"

"مورے پرسکون رہیں۔ وہ یہیں ہے نیچے۔ آپ کیوں اس سے بدگمان ہورہی ہیں؟ کیا نور کافی نہیں ہے اس سے بدگمان ہونے کو؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"تو سامنے کیوں نہیں آرہا؟ نور سمجھتی ہے میں صرف زرخان سے پیار کرتی ہوں۔ "اسکا رویہ انہیں بے حد تکلیف دے گیا۔

"ویسے حقیقت تو یہی ہے نا کہ ہم سب سے زیادہ وہ آپکا چہیتا ہے۔ تو ناراضگی کس بات کی؟"شرارت سے کہتے وہ ان کا موڈ ٹھیک کر رہا تھا اور اسکی بات پر انہوں نے ایک چپت اسکے سر پر رسید کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تم سب سے ایک جیسی ہی محبت کرتی ہوں میں۔ بس ماں کو" تنگ کروالو۔ "اسکا ہاتھ تھام کر نیچے بڑھتے وہ بڑبڑائیں تو وہ ہنس دیا۔

حمدان اور عمر دونوں نے آگے بڑھ کر نور کو گلے لگایا تو اسکی آنکھیں چھلک پڑیں صرف کمروں کی تبدیلی پر ہی اسکی جان ہتھیلی میں آئی تھی، دل باہر نکلنے کو تھا۔ اسے لے جا کر زرخان کے کمرے میں بیٹھایا گیا تو وحشت نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔

عام دنوں میں وہ اس انسان کے کمرے میں آنا پسند نہیں کرتی تھی کجا کہ ہمیشہ اسی کمرے میں رہنا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447062756

اسی کی طرح کالا ہے کمرہ بھی۔ "گرے رنگ کا کلر اور" پردے، وہ ہمیشہ یہی کہتی تھی اور آج پھر اس نے وہی کچھ دل میں دہرایا تھا۔

بچے آپ ٹھیک ہو نا؟ "اسکے پاس بیٹھی فرحت آفندی نے" پریشانی سے پوچھا۔ وہ جانتی تھیں کتنا چڑتی ہے وہ زرخان سے۔

خانم آپ پریشان نہیں ہوں۔ آپ کی طبعیت خراب ہو جائے" گی۔ آپ آرام کریں جا کر۔۔۔ "ان کی طبعیت کے پیش نظر وہ

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

انہیں کچھ نہیں بول سکی مگر اپنا بدلہ وہ اسی انسان سے لے گی جس کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا، یہ تہیہ کر چکی تھی وہ۔

آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنی جیولری اتار رہی تھی۔ چہرے پر ہنوز سنجیدگی طاری تھی۔

صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا وہ کب سے اسکا یہ ناراضگی بھرا انداز دیکھ رہا تھا جو غصے سے زور زور سے چیزیں پٹختی اپنا غصہ ظاہر کر رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آج کتنی چیزیں توڑنے کا ارادہ ہے بیگم؟"دانتوں تلے لب" دبائے اس نے شرارت سے اسے دیکھا تھا۔ دل میں ڈھیروں سکون در آیا تھا۔

کیسے بھائی ہیں آپ؟ اپنی بہن کو ایسے رخصت کر دیا؟ آپ" میں اور ہماری حویلی والوں میں کونسا فرق بچا ہے؟ آپ سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اپنا مطلب پورا کرنا ہے بس۔"اسکی طرف پلٹتے وہ کاٹ کھانے کو دوڑی تھی۔ مجاز نے ابرو آچکا کر اسکی جرات کی داد دی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ مجھے بھی یونہی باہر پھینک دینگے"
آپ؟ بہت اصولوں کی بات کرتے ہیں آپ اور آغا جان۔
لوگوں کو ان فضول چیزوں سے دور کرنے والے تھے تو اب
کیوں آپ نے وہی سب اپنی ہی بہن کے ساتھ ہونے دیا؟"نور
کی روتی شکل بار بار یاد کر کے اسے دکھ ہو رہا تھا۔

ویسے تو ہم نے سوچا تھا کہ یہ بات صرف بڑوں تک رکھی"
جائے اور بچوں کو اس میں شامل نا کیا جائے کیونکہ وہ شاید یقین
"نا کریں مگر۔۔۔

میں بچی نہیں ہوں آئی سمجھ؟ "خود کو بچہ بولے جانے پر وہ"
تڑخ کر بولی تو مجاز قہقہہ لگا اٹھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بچی ہی تو بنی گھوم رہی ہیں۔ شوہر والی لڑکیاں اور ہی ہوتی" ہیں۔"اس پر طنز کرتا وہ اسکے قریب آتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال اپنے سینے سے لگا گیا۔ اور اسکے یوں کرنے پر اسکا دل فل اسپیڈ سے دھڑکا تھا۔

اب بتائیں کیا کہہ رہی تھیں آپ؟ دور دور سے بات کر رہی" تھیں تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔"اسکے بال کان کے پیچھے کرتے اس نے ہالے کی کان کی لو پر اپنے لب رکھے تو اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان تالو سے چپکی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ دور رہ کر بات کریں۔ نہیں آنا مجھے آپ کے پاس، آئی" سمجھ آپ کو؟"ایک دم سے اسے پیچھے دھکیلتے وہ چیخی تو مجاز نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ تو سمجھ رہا تھا وہ اسے ایکسیپٹ کر رہی ہے مگر۔۔۔۔۔

کیا سمجھتے ہیں آپ؟ اس طرح کی حرکتیں کر کے میرے دل" میں جگہ بنا لینگے؟ یہ آپ کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے مجاز آفندی !آئندہ میرے قریب آنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔"ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے وارن کرتے وہ ڈریسنگ روم میں بند ہوئی تو اس نے بے یقینی سے ڈریسنگ روم کا بند دروازہ دیکھا ۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے باہر آئیں اور میری بات سنیں۔۔"ڈریسنگ کا دروازے" بجاتے اس نے ہالے سے التجا کی تو وہ جو دروازے سے ٹیک لگائے رونے میں مصروف تھی اسکی آواز سن کر اسکے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔

نہیں سننی آپ کی کوئی بات۔آپ بھی برے ہیں۔ آپ" لوگوں کو اپنی انا اور ضد سے غرض ہے اس کے لئے آپ اپنی بہن تک کو قربان کرنے کو تیار ہیں۔ میں تو پھر ایک دوسری لڑکی ہوں جو بیوہ بھی تھی۔ مجھے تو یہاں سے پھینکنے میں لمحہ نہیں لگائیں گے نا۔ جیسے میرے اپنوں نے مجھے پھینک دیا آپ لوگ بھی وقت آنے پر مجھے قربان کردیں گے۔ نفرت ہے مجھے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ سب سے۔"ناجانے کیوں وہ اچانک سے اتنی تلخ ہوگئ تھی کہ اسے اپنے لفظوں کی سختی کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔

ہونٹ سختی سے بھینچے وہ اسے سن رہا تھا جو اپنا غصہ نکال رہی تھی اور اسکا ایک ایک لفظ اسکے دل پر تیر کی طرح پیوست ہوا تھا۔

چلیں جائیں مجاز آفندی !مجھے آپ کی شکل سے بھی نفرت" ہے۔ جب جب آپ میرے قریب آتے ہیں مجھے خود سے گھن آتی ہے۔ "زور سے کہتے وہ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئ اور باہر وہ اسکے خاموش ہوتے ہی خود پر ضبط کرتا اسٹڈی روم میں بند ہوا تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سسکیوں سے روتے اس نے دروازے سے سر ٹکایا اور پھر سامنے زمین پر پڑے اس موبائل کو دیکھا تھا جسے آج اتنے عرصے بعد اس نے آن کیا تھا۔

مجھے نفرت ہے خود سے۔ کاش میں مر جاؤں۔ "گھٹنوں میں" منہ دیتے وہ سسک رہی تھی۔ اس نے مجاز کو جتنی تکلیف دی تھی اسکا اندازہ تھا مگر وہ مجبور تھی۔ اسکے پاس اب کوئی راستہ نہیں تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کہاں تھے تم؟"اس نے لاونج میں قدم رکھا تو سامنے ہی"
درخشاں آفندی کو اپنا منتظر پایا۔

باہر گیا تھا کسی کام سے۔"ان کے چہرے پر حد سے زیادہ"
سنجیدگی تھی۔ اسے کچھ کھٹکا تھا۔

آج نکاح تھا تمہارا۔ پھر رخصتی کی فرمائش بھی تمہاری تھی۔ تو"
اپنی نئی نویلی دولہن سے زیادہ کونسا کام ضروری تھا
زرخان؟"ان کے غصے کی وجہ وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ چاہتی ہیں نا کہ وہ خوش رہے؟ تو اسکی ناراضگی دور" کرنے کے لئے اسکی پسند کی چیز لایا ہوں۔ "شاپر ان کی طرف کرتے وہ مسکراتے ہوئے بولا تو انہوں نے حیرت سے اس شاپر کو دیکھا جہاں اسکی پسند کے گول گپے موجود تھے۔

"اتنی رات کو تم اسکے لئے یہ لینے گئے تھے زرخان ؟"

تو اور نہیں تو کیا چچی؟ اب بیگم ناراض ہے تو منانا بھی ہے" نا".شرارت سے کہتا وہ انہیں پرسکون کرگیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہمم۔۔۔ ویسے اب تو سب ٹھیک ہے نا؟ "ان کی بات سمجھتا"

وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

"پریشان نا ہوں۔ ہم لوگ پوری طرح سے الرٹ ہیں۔"

چلو تم جاؤ کمرے میں۔ بھابھی وہیں ہیں، اکیلے ہوتی تو ضرور"

"کچھ الٹا کرتی اس لئے بھابھی اسکے پاس ہی ہیں۔

ٹھیک ہے آپ آرام کریں اور مورے کو بھی بول دیں۔ میں"

زرا یہ نکال لوں۔"مسکرا کر کہتا وہ کچن کی طرف بڑھ گیا تو

پرسکون ہوتیں وہ بھی اوپر کی جانب بڑھی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ اوپر آیا تو فرحت آفندی اسے اپنے کمرے سے نکلتی نظر آئیں۔

خیال رکھنا اس کا بچے۔ "اسکے سر پر ہاتھ رکھتے انہوں نے فقط" اتنا ہی کہا اور آگے بڑھ گئیں۔ ان کے جاتے ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کمرے میں داخل ہوتے اس نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور سامنے بیڈ کی طرف دیکھا جہاں وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے پڑی تھی۔

ٹرے ٹیبل پر زور سے رکھتے وہ صوفے پر بیٹھا تو نیند میں جاتی وہ ایک دم گھبرا کر اٹھی تھی مگر سامنے بیٹھے زرخان کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

آؤ دلہن !گول گپے کھاؤ۔ تمہارے لئے ہی لایا ہوں اتنی رات کو۔"مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے اس نے ٹرے کی جانب اشارہ کیا مگر آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

تمہارا دیا تو میں زہر بھی نا کھاؤں زرخان آفندی "!غصے سے" پھنکارتے اس نے اپنے تئیں زرخان کو اسکی اوقات بتائی تھی۔

"ارے کوئی بات نہیں،زہر مت کھاؤ۔ گول گپے ہی کھا لو۔" پلیٹ سے گول گپا اٹھا کر منہ میں رکھتے اس نے نور کو بھی آفر کی۔

اسکے بدلے بدلے انداز پر اسے جھٹکے پر جھٹکا لگ رہا تھا کہاں وہ کھڑوس بدتمیز بات نا کرنے والا زرخان اور کہاں یوں مزے سے گول گپے کھانے والا زرخان؟

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اس کے بدلے انداز نے نور کو بری طرح الرٹ کیا تھا۔

کچھ مسنگ تھا، کیا؟ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ بس مضطرب سی اسے مزے سے گول گپے کھاتے دیکھ رہی تھی جو کھانے میں ایسے مگن تھا جیسے اس سے ضروری کوئی کام نا ہو۔ مگر وہ انجان تھی کچھ دیر بعد ہونے والے اس کے حملے سے۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 15

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پلیٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اس نے گردن موڑ کر خود کو حیرت سے تکتی نور کی طرف دیکھا تھا۔

مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔ "اسکی نظروں کی تپش سے" پزل ہوتے وہ چیخ کر بولی تو زرخان نے آہستہ سے قدم اسکی

طرف بڑھائے اور اسکے دونوں اطراف اپنے ہاتھ رکھتا وہ اسکے جانے کا راستہ روک گیا۔

کیا ہوا؟ اچھا نہیں لگ رہا یہ سب؟"اسکی آنکھوں میں آنکھیں" ڈالے چہرے پر سنجیدگی لئے اس نے سوال کیا تو نور اسکے سوال اور انداز دونوں پر الجھی۔

دور ہٹو مجھ سے۔ "اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر نور نے اسے" پیچھے دھکیلنا چاہا مگر اسکی کلائی زرخان کی مضبوط گرفت میں آئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کیا ہوا؟ مزہ نہیں آرہا؟ چلو ایک کام کرتا ہوں، میں تمہیں" مزے کرواتا ہوں۔"معنی خیزی سے کہتا وہ ایک دم اسے لیے بیڈ پر گرا اور اسے اپنے مضبوط حصار مین قید کرتے ہوئے اس پر جھکا۔ وہ اس سب کے لئے تیار ہرگز نہیں تھی۔ حیرت و صدمے سے اسکی آنکھیں پھٹی تھیں۔ وہ کیسے کر سکتا تھا اسکے ساتھ ایسا؟

وہ مچلی تھی اسکی گرفت سے آزاد ہونے کو مگر وہ اسے بری طرح اپنے شکنجے میں قید کر چکا تھا۔

نور کو لگا اسکے بوجھ تلے دب کر وہ مر جائے گی۔ سانس سینے میں اٹکی تو اسکے ہاتھ پیروں نے مزاحمت ترک کی۔ اسکی خراب

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہوتی حالت کر دیکھ وہ اس سے دور ہوا تھا جو بری طرح کھانس رہی تھی۔

"کیا ہوا؟ بس اتنی ہی ہمت تھی؟ حالانکہ ارادے تو بڑے خطرناک تھے تمہارے مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کے۔ "وہ ایک ایک کر کے اس کے سر پر بم گرا رہا تھا۔ نور نے بے یقینی سے اسکی بات سنی تھی۔

"کیا ہوا؟ الفاظ نہیں ہیں اب کہنے کو؟ دیکھو تم مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسانے والی تھی، میں نے کام آسان کرتے ہوئے تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لیا۔ "اسکے چہرے پر آئے بالوں کو

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انگلی کی مدد سے کان کے پیچھے اڑستے اس نے نور کی پلکوں پر پھونک ماری تو اسے لگا اسکے ہاتھوں سے جان نکل جائے گی۔

دو۔۔۔دور رہو مجھ سے آئی سمجھ "!اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے" نور نے اسے پیچھے دھکیلنا چاہا تھا مگر وہ ایک بار پھر اسکا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیتے اسے بے بس کرگیا.

کیا ہوا؟ بری لگ رہی ہے نا میری کالی شکل؟ چچ چچ چچ !اب" تو ساری زندگی تمہیں اسی کالی شکل والے انسان کے ساتھ رہنا ہے۔ یہی انسان تمہارے جسم و جان کا مالک ہے اور۔۔۔" بات کرتے کرتے وہ ایک دم رکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"جانتی ہو اس وقت میں کیا کیا کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ؟"اسکا سر تا پا جائزہ لیتے وہ اسکی جان نکال رہا تھا۔ اسکی بات پر ناجانے اتنی ہمت وہ کہاں سے لائی تھی کہ اسے پیچھے دھکیلتے وہ فوراً بیڈ سے اترتی اسکی پہنچ سے دور نکلی تھی۔

"دور رہو ورنہ میں آغا جان کو بتا دونگی کہ تم نے بدلے کے لئے مجھ سے شادی کی ہے۔ تم دیکھنا پھر کیا کرتے ہیں تمہارے ساتھ آغا جان۔ "اسے دھمکی دیتے وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی مگر زرخان کی اگلی بات نے اسکے پیروں کو بریک لگائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں بھی جا کر بتا دیتا ہوں کہ تم نکاح سے پہلے بھاگنے والی"
تھیں۔ "زرخان کی بات پر وہ ایک جھٹکے سے مڑی۔ چہرے پر
ہوائیاں اڑی تھیں۔ یہ سوچ اسکے قدم لڑکھڑا گئی تھی کہ وہ
جانتا تھا سب۔

واپس آؤ، اور آج کے بعد اس کمرے سے باہر جانے کا سوچنا"
بھی نہیں۔ وہ بھی تب جب میں تمہارے پاس ہوں۔ "اسکی
طرف قدم بڑھاتا وہ ایک ایک لفظ سختی سے کہتا اسے بہت کچھ
باور کروا گیا تھا۔

خود سے تمہاری نفرت ہزار بار منظور ۔۔۔ لیکن تم نے"
میرے خاندان کی عزت کو اچھالنے کی کوشش کی تو تمہیں سزا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دینے میں سب سے پہلا نام میرا ہوگا۔ "اسکی کمر کے گرد ہاتھ ڈالتا وہ اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا گیا۔

دل تو چاہ رہا ہے آج تمہیں بتاؤں کہ یہ انسان کیا کچھ کر سکتا ہے، اس دل میں تمہارے لئے کیا کیا ہے، مگر تم شاید ابھی اس قابل نہیں ہو۔ اور اگر تمہیں یہ خوش فہمی ہے کہ میں تمہارے پاس آؤں گا اور تم مجھے جھٹکو گی تو اس بات کو دماغ میں بیٹھا لو، تم وہ ہو جو اپنے ماں باپ کی نہیں ہوئی تو میری کیا ہو گی۔ آئندہ مجھ سے زبان مت چلانا نور زرخان آفندی !ورنہ وہ دن تمہارا اس دنیا میں آخری دن ہوگا۔ "اسے خود سے دور دھکیلتا وہ ڈریسنگ روم میں بند ہوا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اتنی نفرت۔۔۔۔۔؟ اتنی تضحیک۔۔۔۔؟ سکتہ ٹوٹا تھا اور وہ زمین پر گری تھی۔ بے یقینی، اذیت، کم تر ہونے کا احساس، کیا بول گیا تھا وہ اسے کہ میں اپنے ماں باپ کی نہیں۔۔۔؟

اسے اپنا آپ کم تر لگا تھا۔ وہ اسے آئینہ دکھا گیا تھا، اسکی ساری پلاننگ اسکے منہ پر مار گیا تھا۔ وہ اسے بتا گیا تھا کہ نور آفندی جتنی اس سے نفرت کرتی ہے وہ اس سے کئی گنا زیادہ نفرت اس سے کرتا ہے۔ مگر وہ اسے یہ بات ہر لمحہ بتائے گا اپنے پاس رکھ کر۔۔۔

زمین پر بیٹھے اپنے چوڑیوں سے بھرے ہاتھوں کو دیکھ کر ایک بار پھر اسے رونا آیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ایسی تو خواہش نہیں تھی مورے کہ میں ایک ان چاہی دولہن" بنوں، اپنے ہمسفر کی نفرت برداشت کروں۔ اور میرا سب سے ناپسندیدہ انسان میرا ہمسفر بنے۔ "بند دروازے کو دیکھ کر وہ نم لہجے میں بڑبڑائی تھی۔

صبح کی کرن نے ایک نئے دن کا آغاز کیا تھا۔ نیند سے بوجھل آنکھیں کھول کر اس نے برابر میں دیکھا مگر بے شکن بستر نے اسکا منہ چڑایا تھا۔ رات کا منظر یاد آتے ہی اس کی آنکھیں

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ایک بار پھر نم ہوئی تھیں۔ وہ نہیں آیا تھا ساری رات۔ وہ کہاں گیا تھا؟

جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو وہ نہیں تھا، کہیں نہیں تھا۔ اسکی طبعیت عجیب سی ہو رہی تھی۔کھلے بالوں کو جوڑے میں قید کر کے وہ اٹھ کر فریش ہوئی۔ ریڈی ہو کر باہر آئی تو وہ اب بھی نہیں آیا تھا۔

خود کو پرسکون ظاہر کرتی وہ نارمل ہوتی باہر آئی تو وہی معمول کے مطابق رونق تھی حویلی میں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

بی جان اور درخشاں سامنے بیٹھی ساگ اور دوسری اشیا باٹنے کے لئے نکال رہی تھیں۔

ارے ہالے !آجاؤ بچے۔ "اسے یوں کھڑا دیکھ کر درخشاں" آفندی نے ہاتھ بڑھا کر اسے بلایا تو اسنے آگے بڑھ ان کا ہاتھ تھاما اور آہستہ سے ان کے پاس بیٹھ گئی۔

بار بار ایک ہی سوال تھا جو اسے پریشان کر رہا تھا مگر وہ چاہ کر بھی پوچھ نہیں سکی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مورے یہ سب۔۔۔"انہیں مزید پھل و مٹھائیاں لاتے دیکھ" کر اس نے درخشاں بیگم سے پوچھا۔

زرخان اور نور کے نکاح کی مٹھائی اور یہ کچھ تحفے گاؤں میں" تقسیم کئے جائینگے۔ "ان کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔ دل میں آیا اس کا پوچھے مگر پھر ہمت نہیں ہوئی اسکی۔

اسلام وعلیکم بی جان "!سیڑھیاں اتر کر نیچے فرحت آفندی نے" سلام کیا تو سب ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وعلیکم السلام فرحت !آجاؤ بچے۔ "ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ" یوں باہر آتی تھیں۔ انہوں نے کافی حد تک خود کو اپنے تک محدود کرلیا تھا مگر آج ان کا ایسے آنا سب کو خوشگوار حیرت میں ڈال گیا تھا۔

بھئ آپ لوگ حیرت سے نا دیکھیں۔ اب بہو والی ہوگئ" ہوں، کچھ تو زمہ داریاں سنبھالوں میں۔"ان سب کی حیرت بھری نظریں محسوس کر کے انہوں نے مسکرا کر کہا۔

بہت اچھی بات ہے بچے !ہمیں بہت اچھا لگا تمہیں یوں دیکھ" "کر۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"بی جان مجاز کہاں ہے؟ نظر نہیں آرہا۔ اور حمدان اور عمر؟"

حمدان اور عمر کو تمہارے بابا نے بلایا ہے۔ اور مجاز کو تو آج" سے اسپتال جانا تھا نا، اس لئے صبح نکل گیا۔"انہوں نے تفصیل سے انہیں جواب دیا تو ہالے کو بھی اسکا جواب ملا تھا۔

دیکھیں ذرا !کیا ضرورت تھی اتنی جلدی؟ ابھی شادی کو" عرصہ ہی کتنا گزرا ہے جو کام پر چلا گیا۔ ہالے تم نے کچھ بولا نہیں؟"ان کی توپوں کا رخ اچانک ہی اسکی طرف ہوا تو وہ بری طرح بوکھلائی تھی۔

Paid Ebooks 03447082756
CLASSIC URDU MATERIAL

خانم وہ۔۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آیا آخر بولے تو کیا۔"

"اسکے آگے ہماری نہیں چلتی، ہالے کی بھلا کہاں چلے گی؟"
درخشاں آفندی نے اسکی مشکل آسان کی تو اسے سانس آیا تھا۔

یہ بھی بڑا مسئلہ ہے ویسے۔ زرخان اور نور اٹھے نہیں ابھی"
تک؟ "وہ سارے سوال آج ہی کرنے والی تھیں شاید، ایسا
ہالے کو لگا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بچے آپ کب خوشخبری سنا رہی ہیں ہمیں؟ اب تو عرصہ ہوا"
بچوں کی کلکاریاں نہیں سنی ہم نے۔"ان کی بات پر چائے کا
کپ لبوں سے لگاتے وہ بے اختیار کھانسی تھی۔

اللہ رحم کرے۔ ٹھیک ہو ہالے؟ "اسے کھانستے دیکھ کر وہ فوراً"
سے اسکے پاس آئیں تو ہالے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

میں پانی۔۔۔ "محض اتنا کہتے وہ کچن کی طرف بھاگی تھی۔"

بھابھی؟"درخشاں بیگم نے پریشانی سے انہیں دیکھا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پریشان نہیں ہو درخشاں !اسے اس سب کا سامنا کرنا ہے۔"

آخر کب تک وہ اپنی خوشیوں سے بھاگے گی؟ اور آخر کب تک مجاز تکلیف برداشت کرے گا؟ "سنجیدگی سے کہتے آخر میں انہوں نے سوال کیا تو نا بی جان کے پاس کوئی جواب تھا اور نا درخشاں آفندی کے پاس۔۔

رات ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو درخشاں آفندی اور فرحت آفندی دونوں نے سنی تھی تو وہ کیسے چپ رہتے؟ وہ مجاز کے ساتھ زیادتی کر رہی تھی۔ وہ ان کا بیٹا تھا۔ وہ اسے جانتی تھیں، وہ کبھی اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ مگر اب اس کے لئے انہیں ہالے کو سمجھانا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

میں دیکھتی ہوں ہالے کو".بی جان کا پریشان چہرہ دیکھ کر"
درخشاں بیگم نے انہیں پرسکون ہونے کا کہا اور خود اٹھ کر ہالے
کے پیچھے آئی تھیں جو کچن میں رکھی کرسی پر بیٹھی سر جھکائے
ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔

ہالے !کیا ہوا بیٹا ایسے کیوں بیٹھی ہیں ؟ "ان کی آواز پر اسکا"
جھکا سر مزید جھک گیا۔ آنسو پینے کی کوشش میں وہ ہلکان ہوئی
تھی۔

میرے ساتھ آؤ۔"اسکا ہاتھ تھامے وہ دوسرے دروازے سے"
اندر کی جانب بڑھی تھیں اور اسے اپنے کمرے میں لا کر دروازہ
بند کیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

یہاں بیٹھو اور مجھے بتاؤ، کیا بات ہے جو پریشان کر رہی" ہے؟ "اسے بیڈ پر بٹھاتے وہ خود اس کے سامنے بیٹھی تھیں۔۔

"کچھ نہیں بس طبعیت۔۔۔"

ہالے جھوٹ نہیں بولنا۔ میں نے اور بھابھی بیگم نے سنی تھی" تمہاری اور مجاز کی لڑائی۔ آخر کیوں تم اسے موقع نہیں دیتیں بیٹا؟ ایسے کر کے تم اپنی خوشیوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر رہی ہو۔ اگر ایسے رہا تو وہ تم سے دور ہو جائے گا اور جب "تک تمہیں اس بات کا احساس ہوگا بہت دیر ہو جائے گی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"مورے میں سب ٹھیک کرنا چاہتی ہوں۔ میں ماضی بھولنا چاہتی ہوں مگر نور کے ساتھ جو۔۔۔

"اسکے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا۔ میں ماں ہوں اسکی۔ کیا اسکے ساتھ ناانصافی ہونے دے سکتی ہوں؟ "ان کے سوال پر اس نے آہستہ سے نفی میں سر ہلایا۔

"شیرازی خاندان ایک بار پھر ہمیں تباہ کرنا چاہتا تھا اور اس بار ان کا نشانہ تم اور نور ہو۔ وہ نور کے ذریعے ہمیں چوٹ پہنچانا چاہتے تھے۔ نور کو ہم سے بدگُمان کر کے وہ نور کو اغوا کرنا

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

چاہتے تھے۔ مگر اس بار ہر چیز ہمارے ہاتھ میں تھی اس لئے انہوں نے نور کو ورغلایا اور میری بیٹی۔۔۔"اتنا کہہ کر وہ رکی تھیں۔

وہ گھر چھوڑ کر بھاگنے کو تیار ہوگئی تھی۔ وہ یہاں سے جا کر" اپنے لئے ایک ایسی جہنم خرید رہی تھی جہاں سے اسے کوئی نہیں نکال سکتا تھا۔ اسی لئے ہمیں بروقت یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ ہم ایک بار پھر اپنی بیٹی کو نہیں کھو سکتے۔ آپ سمجھتی ہیں کہ آپ کی ماں نے آپ کو چھوڑا تھا، ہے نا؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ آپ سچ جانیں تاکہ کوئی آپ کے ساتھ مزید کھیل نا کھیل سکے۔۔"آج وہ سوچ چکی تھیں کہ مزید انتظار

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447092756

ٹھیک نہیں۔ وقت کے چکر میں وہ اپنے بیٹے کی زندگی برباد نہیں کرسکتی تھیں، ہرگز نہیں ۔۔

کیسا سچ؟"اسکا دل بری طرح دھڑکا تھا۔"

"آپ کی ماں نے خودکشی کی تھی،اس لئے کیونکہ اسکے ساتھ اجتماعی زیادتی کی گئی تھی اور اسکا قصور وار کوئی اور نہیں تمہارا باپ اور تایا تھے۔ تمہارا باپ اسے مارتا تھا مگر وہ چپ رہی۔ وہ ایک بار پھر امید سے تھی، اسکی اولاد مر گئی تھی۔ وہ نہیں جی سکی اس ذلت کے ساتھ۔ اور جب خاقان لالہ بدلہ لینے وہاں گئے تو وہ بھی واپس نہیں آئے بلکہ مار دیئے گئے۔ اور اگر ہم تمہیں وہاں نہ بھیجتے تو وہ لوگ تمہیں بھی مار دیتے کیونکہ انہیں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہماری ہر عزیز چیز سے نفرت ہے جسے چھین لیتے ہیں وہ۔ ہم نے تمہاری حفاظت کے لئے تمہیں وہاں بھیجا، حسینہ اماں کو تمہارے ساتھ رہنے کی تاکید کی، بہت کچھ قربان کیا ہے ہم نے ہالے !اور مجاز۔۔۔ وہ تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ وہ ان لوگوں کی نظروں میں آگیا تھا۔ وہ اسے بھی مار دیتے اس لئے ہم نے اسے یہاں سے دور بھیج دیا لیکن وہ واپس آیا تمہارے لئے۔ وہ تمہاری نفرت کا مستحق نہیں ہے میری جان !وہ میرا شہزادہ ہے۔ آج بھی وہ صرف تمہارے لئے سب سے دشمنی لئے بیٹھا ہے۔ وہ اتنے بے رحم لوگ ہیں، میرے بیٹے کو مار دینگے کیونکہ تم ہمارے ساتھ ہو۔ کم از کم تم تو اسے اسکا حق دے دو۔ "وہ روتی جارہی تھیں۔ کتنا کچھ تھا کہنے کو مگر کہاں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سے لاتیں الفاظ۔ سارے پرانے زخم ایک بار پھر ادھڑ گئے تھے۔

اپنی رو میں وہ دیکھ ہی نا سکیں کہ ہالے نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔ ہوش تب آیا جب وہ ہوش سے بیگانہ ایک طرف گری تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447098275

وہ فریش ہو کر باہر آئی تو وہ بے خبر بیڈ پر گہری نیند میں گم تھا۔ رات وہ کب کمرے میں آیا پتا نہیں چلا۔ جب وہ اٹھی تو ویسے ہی زمین پر پڑی تھی۔

اسکا دل خود کو دیکھ کر دکھ سے بھر گیا۔ مانا کہ لڑائی تھی مگر کیا وہ اسے بیڈ پر نہیں ڈال سکتا تھا۔ دل میں بدگمانی مزید بڑھی تھی۔

اسکے پاس راستہ نہیں تھا اس رشتے سے آزادی کا اور اتنی تو اس میں عقل تھی کہ اب چاہے کچھ بھی ہو جائے اسے یہ رشتہ نبھانا تھا مگر کیسے اپنے دل کو سمجھاتی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ خاموشی سے الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگی جو اسکے آنے سے پہلے ہی یہاں اس کمرے میں رکھ دیئے گئے تھے۔ کپڑے لے کر وہ ڈریسنگ روم میں بند ہوئی تھی۔

دروازے کی آواز پر زرخان نے آنکھوں پر رکھا ہاتھ ہٹایا اور دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ ابھی موجود تھی۔ ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سب نے کہا تھا اسے وقت دینا مگر کیا وہ وقت دینے کے قابل تھی؟ اسکا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ اسکی نفرت میں کیا کچھ کر جائے۔

"تمہیں نور زرخان آفندی تمہیں وقت تو میں ہرگز نہیں دونگا۔ تمہیں میری دسترس میں تو آنا ہی ہوگا۔ پھر چاہے تم مجھ سے کتنی ہی نفرت کیوں نا کرو۔"خود سے کہتے وہ ہولے سے مسکرایا۔ وہ زرخان تھا، اسے پتا تھا اسے کیا کرنا ہے۔ وہ بیوقوف تو ہرگز نہیں تھا کہ اس جذباتی لڑکی کو مزید بیوقوفیاں کرنے دیتا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ واپس جلدی سے سوتا بن گیا۔

Paid Ebooks 03447982756 CLASSIC URDU MATERIAL

"ہونہہ !خود کیسے آرام سے بیڈ پر سو رہا ہے اور میں ساری رات زمین پر اکڑ گئی۔ "تنک کر کہتے اس نے دوپٹہ اٹھایا اور دروازے کی جانب بڑھی مگر زرخان کی آواز نے اسکے قدم روکے تھے۔

"دراز میں ایک بریسلٹ رکھا ہے وہ پہن لو۔ ورنہ سب کو کیا جواب دو گی؟ "اسکی بات پر وہ دانت پیستی بیڈ کے پاس آئی اور سائیڈ دراز سے بریسلیٹ نکال کر پہنا تھا۔

"ویسے اس شکل پر منہ دکھائی بنتی نہیں ہے مگر پہن لو۔ "اسے غصے سے بریسلیٹ پہنتے دیکھ کر وہ سنجیدگی سے بولا تو اسکی بات نے نور کو آگ لگائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مر نہیں رہی تمہارا دیا تحفہ پہنے کو۔ آئی سمجھ "!غصے سے"
اسے انگلی دکھاتے وہ غرائی تو زرخان نے ایک نظر اسکے تپے
تپے چہرے کو دیکھا اور پھر اسے ایک جھٹکے سے کھینچ بیڈ پر گرایا
اور کروٹ لیتا اس پر حاوی ہوا۔

کیا کہہ رہی ہو مر نہیں رہی نا؟ "اسکے چہرے پر پھونک"
مارتے وہ رات والے روپ میں آیا تو اسکی ریڑھ کی ہڈی میں
سنسناہٹ ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

صبحِ صبح اتنا کڑوا بول لیا ہے کہ بس۔۔۔ "اپنی بات اُدھوری" چھوڑتا وہ اسے اپنے لمس سے مہکا گیا۔ اسکے لمس پر نور نے سختی سے آنکھیں میچتے ہوئے اسکی قمیض کو مٹھیوں میں دبوچا تھا۔

ناجانے کتنی دیر گزری تھی جس کا ان دونوں کو ہی اندازہ نہیں ہوا تھا۔ دروازے پر ہونے والی دستک ان دونوں کو ہوش کی دنیا میں واپس لائی تھی۔ زرخان کی گرفت اس کے گرد ابھی بھی مضبوط تھی۔

زر۔۔۔باہر۔۔۔"گہرے سانس بھرتی وہ اسکے سینے پر رکھ کر" محض اتنا ہی بول سکی۔ شرم کی زیادتی سے اسکا چہرہ سرخ ہورہا تھا۔ اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ سر اٹھا کر اسکا چہرہ ہی

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھ سکے۔ دروازہ ایک بار پھر سے بجا تو زرخان نے آہستہ سے اسے اپنے حصار سے آزاد کیا تھا۔

اب لگ رہی ہوئی دولہن۔ "اسکے بکھرے حلیے کو دیکھ کر" معنی خیزی سے کہتا وہ اسے شرم سے پانی پانی کرگیا۔ اسکی نظروں سے گھبراتی وہ تیزی سے دروازے تک آئی اور دروازہ کھولا تو سامنے ہی فرحت آفندی کو کھڑے پایا۔

اسلام علیکم خانم "!انہیں سامنے دیکھ کر اس نے جلدی سے" سلام کیا مگر ان کی مسکراتی نظریں خود پر مرکوز پاکر اس نے بےساختہ اپنے لب کچلے تھے۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ماشاءاللہ !ماشاءاللہ !اللہ نظربد سے بچائے۔"اسکے شرمائے لجائے" روپ کو دیکھ کر ان کے دل میں ڈھیروں سکون اترا تھا۔ آگے بڑھ کر اسکی بلائیں لیتے انہیں نے اسے گلے لگایا تو نور کو زرخان کی چالاکی سمجھ آئی۔ اور پھر آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں یہ سوچ کر کہ یہ قربت کے لمحات محض دوسروں کو پرسکون کرنے کے لئے تھے۔

زرخان جلدی سے نیچے آجاؤ بچے !نور تم بھی آجاؤ میری" جان !سب نیچے انتظار کر رہے ہیں۔ "ان کے کہنے پر اس نے مڑ کر ایک نظر خود کو دیکھتے زرخان کو دیکھا۔ نظروں میں ناجانے کیوں اتنے شکوے در آئے کہ زرخان کے چہرے پر

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پھیلی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ وہ چلی گئی تو وہ گہرا سانس لیتا اٹھ بیٹھا۔ ناجانے کب سب ٹھیک ہوگا۔ وہ بس سوچ کر رہ گیا۔

جاری ہے۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 16

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

حویلی میں آج بڑی دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پورے گاؤں میں زرخان اور نور کے نکاح کی مٹھائی بانٹی گئی تھی۔

ولیمہ حمدان کے ساتھ ہونا تھا اس لئے اب تیاریاں اور زور شور سے شروع ہو چکی تھیں۔ آج پورا دن لوگوں کی دعوت میں گزرا تھا۔

وہ خاموشی سے سب کا ساتھ دے رہی تھی مگر نگاہیں بار بار دروازے پر اٹھتیں لیکن وہ دشمن جان اسے نظر ہی نہیں آیا۔ اسے رہ رہ کر اپنے رات والے رویے پر غصہ آرہا تھا مگر ایسا کرنا اسکی مجبوری تھی۔

ہالے بیٹا کب سے کام میں لگی ہو۔ جا کر آرام کرلو "فرحت آفندی کے کہنے پر وہ ان سے یہ نہ کہہ سکی کہ جب تک وہ انسان اس کے سامنے نہیں آجاتا اسے آرام و سکون نصیب نہیں ہونا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ہاں ہالے بچے آپ جاؤ آرام کرو۔ مجاز تو شاید رات دیر سے ہی گھر آئے۔"

"کیوں ؟"ان کی بات پر وہ بےساختہ پوچھ بیٹھی تو اسکے انداز پر وہ مسکرائیں۔

"بیٹا یہاں اسپتال اس کی خواہش پر بنوایا تھا۔ جب سے آیا تھا ٹھیک سے وقت نہیں دے پارہا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے آیا تو بتا رہا تھا کہ مورے ہر چیز الٹی پڑی ہے یہاں۔ اسے سب ٹھیک کرنا ہے، جدید سامان منگوانا ہے تو اب وہیں مصروف رہے گا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ تفصیل سے اسے سب بتا رہی تھیں مگر اسکی سوئی ان کی ایک بات پر اٹکی تھی۔

وہ آیا تھا کچھ دیر پہلے؟

"مورے وہ کب آئے تھے؟"

یہاں کا انتظام دیکھنے آیا تھا۔ اب تم جاؤ آرام کرو۔ میں نور کو بھی بھیجوں اسکے کمرے میں۔ زرخان بھی آگیا ہے۔" اپنی بات کہتے وہ دی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں تو وہ خاموشی سے اٹھ کر اوپر کمرے میں آگئی۔ دل پر اتنا بوجھ آگیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

آنسو پلکوں کی باڑ توڑنے کو تیار تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ رونے کا شغل فرماتی بہت اچانک اس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔

تیر کی تیزی سے اٹھتے وہ ڈریسنگ روم میں آئی تھی اور دروازہ لاک کرتے اسنے ڈریسنگ کے نیچے سے وہ چھوٹا سا باکس نکالا۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا مگر۔۔۔ اس باکس میں چھوٹا سا موبائل موجود تھا جسے آن کرتے ہوئے ہمیشہ اسکے ہاتھ کانپتے تھے۔موبائل آن ہونے کے پانچ منٹ بعد وائبریٹ ہوا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

دل کیا موبائل دیوار پر دے مارے مگر وہ ایسا غلطی سے بھی نہیں کر سکتی تھی۔ کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے موبائل کان سے لگایا تھا۔

اتنی دلیری کہ موبائل بند کیا ہوا تھا؟ کہاں تھی تو؟"سخت" مردانہ آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تو اسکا دل کانپا۔

"وہ۔۔۔ میں۔۔۔"

تیرا میاں قریب تو نہیں آیا نا تیرے؟ جو سکھایا تھا تجھے وہی" کہا ہے نا اسے؟ "اسکی بات کاٹتے وہ اپنی بات پر آیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جج۔۔۔ جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا ہے میں نے۔ پلیز تم اب۔۔۔"
کچھ مت کرنا"ایسا کہتے کئی بار اسکا لہجہ لڑکھڑایا تھا اور اسکی
حالت پر سامنے والا قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

"میرا کام کرتی رہے گی تو میں کچھ بھی نہیں کرونگا۔ مجھے بس
اسکے ایک ایک پل کی خبر دینا۔ کیسی ہے، کیا کرتی ہے اور اسکا
وہ شوہر کہاں ہے اب۔"

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

جیسا تم کہو گے میں ویسا ہی کروں گی۔ بس تم۔۔۔"اس سے" پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی فون کٹ چکا تھا۔ بے بسی انتہا کو پہنچ گئی تو وہ رو دی۔

کیوں ہر بار اسکے ساتھ ایسا ہوتا تھا؟ کیوں اسے سب کچھ مکمل نہیں ملتا تھا؟ ہمیشہ آدھا ادھورا تکلیف سے بھرا رشتہ جو اسکے دل کو زخموں سے چور کر دیتا تھا اور وہ زخم رستے رہتے تھے۔

موبائل واپس اسکی جگہ پر رکھ وہ اٹھ کر باہر آئی تو خالی کمرہ دیکھ کر دل میں ہوک سی اٹھی تھی۔ کچھ دن پہلے کا منظر آنکھوں میں لہرایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ہالے آپ بولا کریں یار !کمرے میں ایسا لگتا میرے علاوہ کوئی اور رہتا ہی نہیں ہے۔"وہ اتنی دیر سے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ بور ہوکر اس نے ٹی وی بند کیا اور اسے مخاطب کیا جو الماری کے پاس بیٹھی اپنا سامان دیکھ رہی تھی۔ اسکی بات پر الجھ کر اسے دیکھا۔

"آپ اتنا بولتے تو ہیں۔"

"ہیں؟ واقعی آپ کو لگتا میں زیادہ بولتا ہوں؟ جب کہ میرے دوست کہتے تھے کہ بھائی لگتا ہے تیری منہ میں زبان نہیں

ہے۔ "وہ ہنس کر کہتا اپنے دوستوں کی باتیں دہرا رہا تھا۔ یقیناً وہ اپنے دوستوں کو بہت مس کر رہا تھا۔

جب آپ اپنے دوستوں کو اتنا یاد کر رہے ہیں تو یہاں آئے" "کیوں؟ وہیں رہتے۔

اگر وہاں رہتا تو آپ کیسے میرے پاس آتیں؟ "اپنی جگہ سے" اٹھ کر وہ اسکا سامان سائیڈ پر کرتا اسکی گود میں سر رکھ کر بولا۔ پھر اسکا ہاتھ اٹھا کر اپنے گال پر رکھا۔

"اچھا ہوتا نا زندگی میں سکون ہوتا سب کی۔"

سب کی زندگی میں ہوتا مگر میری نہیں۔ کیونکہ میرا سکون تو"
آپ ہو ہالے "!اسے اپنی طرف جھکاتے اس نے کہا تو ہالے کا
دل ایک نئ لے پر دھڑکا تھا۔

آپ اٹھیں نا۔ کیا ہوگیا ہے؟"اسکی نظروں کی تپش سے"
گھبراتے اس نے مجاز کا سر ہٹانا چاہا مگر وہ اسکا دوسرا ہاتھ تھام
کر سینے پر رکھ گیا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے سکون مل رہا ہے ایسے۔ مجھے سکون کیوں نہیں لینے دے رہی ہیں آپ؟"نروٹھے انداز میں کہتے اس نے منہ بنایا تو وہ بے ساختہ مسکرا دی۔

"ہائے میں صدقے !ماشاءاللہ"!اسکے مسکرانے پر وہ دل و جان سے فدا ہوا تھا اور اسکے لفظوں پر وہ بلش کر گئی۔

"شرم نہیں آتی نا آپ کو ہر وقت فضول بولتے ہوئے۔ اٹھیں یہاں سے۔"اسکے لفظوں سے خائف وہ غصہ ہوئی تو مجاز اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا گیا ۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ناراض نہیں ہوتے جاناں مختصر سی تو زندگی ہے"اسکی ناراضگی" پر کہتا وہ اسے اداس کر گیا۔ آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ اس نے بے بسی سے سامنے خالی پڑی زمین کی جانب دیکھا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

کل پرسوں سے حویلی میں شادی کے فنکشن کا آغاز ہونے والا تھا مگر اسکی غیر موجودگی میں سب پھیکا پھیکا لگ رہا تھا لیکن اسے اپنا دل مارنا تھا ہر حال میں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سردی نے پورے گاؤں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ ہر طرف سناٹے کا راج تھا۔ ایسے میں اسپتال کا کاریڈور بالکل ویران پڑا تھا۔ کاریڈور کے کونے والے کمرے سے روشنی باہر کی جانب آ رہی تھی۔ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے وہ سنجیدگی سے ہر ایک چیز دیکھ رہا تھا، سمجھ رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ سب پڑھتا جارہا تھا اسکے چہرے کے تاثرات پتھر کی طرح ہوتے جارہے تھے۔

ہاتھوں کی مٹھیاں آپس میں بھینچ کر اس نے خود کو کنٹرول کیا تھا۔

سب ٹھیک ہے لالہ ؟"اسکے تاثرات دیکھتا عمر پریشان ہوا تھا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہاؤس جاب کب ختم ہو رہی تمہاری ؟ "اسکے سوال کو نظر" انداز کرتے ہوئے اس نے اپنا سوال کیا تھا۔

" لاسٹ منتھ ہے لالہ۔"

ہمم !بہت کچھ ہے عمر جو ہم نے کرنا ہے۔زرخان کو میسج" "کرو فوراً مجھ سے ملے۔

لالہ رات کافی ہوگئی ہے۔ "گھڑی دیکھتے عمر نے اسے وقت کا" احساس دلایا تو وہ چونکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی۔ وہ صبح سے یہاں تھا۔ اسے فوراً سے ہالے کا خیال آیا تھا۔ وہ گھر بھی گیا تھا مگر وہ اسے نظر نہیں آئی۔ جلدی تھی اس لئے وہ اس سے بات کئے بغیر آگیا۔ رات وہ پریشان تھی۔ اسے بھی وقت مل گیا ہوگا۔ یہ سوچ کر وہ تھوڑا مطمئن ہوا تھا۔

"حمدان لالہ کو اس بار کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ ان کی شادی سکون سے ہونے دینا۔ پھر دیکھتے ہیں آگے کیا کرنا ہے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

لالہ یہ سب بہت زیادہ ہے۔ پانی سر کے اوپر سے گزر گیا"
"ہے۔ آغا جان کے چند فیصلے اسے ٹھیک نہیں کر سکتے۔

جانتا ہوں عمر !ہر ایک بات کا اندازہ ہے مجھے۔ مگر ہمارا اٹھایا"
ایک بھی قدم سب کچھ برباد کر سکتا ہے۔ ہم قانون ہاتھ میں
نہیں لے سکتے۔ اور اس وقت ہم سب کی نظروں میں بھی
"ہیں۔

"تو پھر کیا سوچا ہے اس بارے میں آپ نے؟"

"میں نے بات کی ہے اپنے دوستوں سے۔ دیکھو کیا کہتے ہیں۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"!ہمم"

"چلو گھر چلتے ہیں۔ لیکن نیا سامان آجائے گا تو اس کے لئے جلدی آنا پڑے گا۔ "لیپ ٹاپ بیگ میں ڈالتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"تم نہیں آرہے گھر؟"عمر کو اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے دیکھ کر" وہ رکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بھائی نائٹ شفٹ ہے۔ دو بجے تک پہنچنا ہے۔ "عمر کے" جواب وہ سر ہلا گیا۔ اسے فخر تھا اپنے بھائیوں پر جو گاؤں کے لوگوں کے لئے انتھک محنت کر رہے تھے اور دشمن انہیں گرانے کے لئے ہلکان تھے۔

اپنی گاڑی میں بیٹھتا وہ حویلی کی طرف بڑھا تھا۔ رات بہت ،ہوگئی تھی۔ آغا جان کی سخت تاکید تھی کہ احتیاط کی جائے گارڈز کو ساتھ رکھا جائے۔ مگر وہ ایسا نہیں کرسکا تھا۔ اور اب سنسان راستوں سے ہوتے وہ حویلی کی جانب گامزن تھا کہ اچانک فضا میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اسنے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی مگر ناجانے کیسے اسکی گاڑی ڈسبیلنس ہوتے ایک طرف کو گری تھی۔

بیڈ پر بیٹھی وہ خاموشی سے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ اسکا دل تھا اپنے کمرے میں جانے کا مگر درخشاں بیگم اور فرحت بیگم کے ہوتے ہوئے وہ ایسی گستاخی کر کے اپنی زندگی عذاب ہرگز نہیں کر سکتی تھی۔ ویسے بھی آجکل اسکے ستارے بری طرح گردش میں تھے۔

Paid Ebooks 03447982756 CLASSIC URDU MATERIAL

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ اندر آیا تھا۔ زرخان کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

ٹی وی بند کر کے وہ بنا اس سے بات کئے بلینکٹ میں گم ہوئی تو اسنے حیرت سے اسکی حرکت دیکھی اور پھر سر جھٹکتے ہوئے اپنے کپڑے لئے واشروم میں بند ہوا تھا۔

اس انسان کے ساتھ کیسے رہوں گی میں؟ مورے ٹھیک نہیں" کیا آپ نے میرے ساتھ۔ "دل میں کہتے اس نے آنکھیں بند کی تھیں۔ کمرے میں چھائی خاموشی عجیب سا احساس دلا رہی

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

تھی۔ اسکے کان کھڑے تھے۔ وہ اس کے باہر آنے کی منتظر تھی تبھی اسے لگا بیڈ پر کوئی بیٹھا ہو۔

اسکی خوشبو محسوس کر کے اسنے بلینکٹ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔ اس بے شرم انسان کا کوئی بھروسہ بھی تو نہیں تھا کہ کیا کر جائے۔

لائٹس آف ہونے کا احساس ہوا تو اسنے سکون کا سانس لیا کہ اب جان چھوٹی مگر جان تو اسکی تب نکلی جب اپنی کمر پر اسکے ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا۔ وہ اسکے قریب تھا، بے حد قریب۔۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا؟ شکر ادا کر رہی تھیں کہ سب خیریت ہے۔ "اسکے" کان کے قریب سرگوشی کرتا وہ اسکی جان نکال گیا۔ اسکے لب بولتے ہوئے اسکے گردن کو چھو رہے تھے۔

اسکے گرد مضبوط حصار باندھ کر وہ اسے بے بس کرگیا۔

دو۔۔۔دور رہو مجھ سے۔۔۔"اسکی گرفت توڑنے کو پاگل ہوتی" وہ مچلی تھی۔

ایک بات بتاؤ۔ مجھ سے محبت کرنے کا سوچا تھا تو کیا شادی کا" نہیں سوچا تھا؟ جب شادی ہوتی ہے تب یہ پیار تو کرنا پڑتا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہے۔ "اسکی پچھلی گردن پر لب رکھتا وہ اسکا رخ آہستہ سے اپنی طرف کرگیا۔

"وہ سب میں نے غصے میں کہا تھا۔ مجھے نہیں پتا تھا آپ کو لڑکیوں کی باتیں سننے کی گندی عادت ہے۔"اپنی گردن پر اسکی شیو کی چبھن محسوس کرتی وہ تڑپ کر بولی۔

"اونہوں !بندی کو چاہیے برائی کرنے اور میرے خلاف پلین بنانے سے پہلے ایک بار اپنا موبائل چیک کرلے کہ کہیں میں کال پر تو نہیں۔ "اسکی ٹھوڑی پر لب رکھتا وہ اسے سب یاد کروا گیا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

آئم سوری زر !پلیز دور ہٹ جائیں۔"رفتہ رفتہ اسکی بڑھتی" جسارتوں پر اسکا سانس رکنے لگا تھا مگر وہ تھا کہ باز نہیں آرہا تھا۔ اسکی حرکتیں بڑھتی جارہی تھیں اور وہ بے بس سی اسکے حصار میں قید اسکی منمانیاں برداشت کر رہی تھی۔

نور زرخان تم خود کو اس سب کا عادی بنا لو۔ کیونکہ تم میری" بیوی ہو اور میں اس رشتے کو لے کر کوئی کوتاہی نہیں برتوں گا۔ "اسکے بکھرے بالوں کو سمیٹتے وہ اسکے چہرے پر جھکتا ایک جادو سا بکھیر گیا تھا۔

Paid Ebooks 03447082756
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ضدی تھا اور اگر وہ ضد پر آجائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی تھی، اور یہ بات نور اچھے سے جانتی تھی۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ نور آفندی اسکی ضد بن گئی ہے۔

اسکے ہاتھوں کی انگلیاں اپنی انگلیوں میں الجھاتا وہ اسے پاگل کر رہا تھا۔ اسکا لمس اس نازک جاں کے لئے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔ وہ اسکا ہاتھ تھامے اسے اس حسین دنیا میں لے گیا تھا جہاں سے واپس آنا کسی کے بس میں نہیں ہوتا تھا۔

وہ زرخان آفندی تھا۔ اسے پتا تھا کس وقت کیا کرنا ہے اور وہ اپنے اور نور کے رشتے کو قطعی کسی سازش کی بھینٹ نہیں

چڑھنے دے سکتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ اسکے عمل سے یہ ہوتا کہ وہ اس سے خفا ہوتی۔ مگر وہ اسے خود سے دور قطعی نہیں کرسکتا تھا۔ اس نک چڑھی چڑیل پر وہ دل و جان سے فریفتہ تھا اور یہ بات وہ شاید اپنی زندگی میں تو تسلیم کرنے والا نہیں تھا۔ مگر ہاں آج وہ اپنے ہر ایک عمل سے اسے یہ باور ضرور کروا رہا تھا کہ وہ اسکے لئے کتنی خاص ہے۔ وہ اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگوتا معتبر کر رہا تھا اور وہ آنکھیں بند کئے اسکی موجودگی کو، اسکے لمس کو محسوس کر رہی تھی.

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ایک عرصہ خواہش کی تھی اور آج تم میری دسترس میں ہو۔" میرا دل کرتا ہے ساری زندگی تمہارے صدقے اتاروں کہ کوئی

بری ہوا تمہیں چھو کر بھی نا گزرے۔ "اسکے کان کی لو کو چھوتا وہ اپنے لفظوں سے اسکے دل کی دنیا میں طوفان برپا کر رہا تھا۔

میری آنکھوں میں دیکھو اس وقت تمہیں صرف اور صرف اپنا" ہی عکس نظر آئے گا۔ مجھے اس چہرے کے علاوہ اور کوئی دوسرا عکس ان آنکھوں میں ٹھہرتا اچھا نہیں لگتا۔ "اسکی انکھوں کو عقیدت سے چھوتے وہ اسے اپنی آغوش میں بھرتا اس دنیا سے بیگانہ کرگیا تھا۔ نور نے آہستہ سے اسکے گرد باہیں ڈال کر اس لمحے کے سحر میں خود کو گرفتار ہونے دیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ مجاز کی تصویر ہاتھوں میں لیے وہ کب سے اسے دیکھ رہی تھی۔

'کیا اسے اس شخص سے محبت ہوگئی تھی یا وقتی احساس تھا۔'
اس نے آہستہ سے اس تصویر پر اپنے لب رکھے تھے۔ رات گہری ہوتی جارہی تھی۔ وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ اسکا دل اداسی میں گھرا تھا۔ دل پریشان تھا اور وجہ اسکی غیر موجودگی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پوری حویلی میں اس وقت سناٹے کا راج تھا۔ کروٹ کے بل لیٹی وہ اسکی تصویر کو دیکھ رہی تھی جب آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔

آہٹ پر وہ چونک کر اپنی جگہ سے اٹھی مگر سامنے مجاز کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی تھیں۔ اسکی شرٹ پر خون لگا تھا۔ ماتھے پر ہاتھ پر چوٹیں۔ اسے لگا کسی نے اسکا دل مٹھی میں لے لیا ہو۔

مجاز !یہ۔۔۔ یہ سب کیسے؟ کیا ہوا ہے؟ مجھے بتائیں کیسے لگی" آپ کو یہ چوٹیں؟ "تڑپ کر اسکے پاس آتے وہ اسکا چہرہ اپنے نازک ہاتھوں میں قید کر گئی تو مجاز نے بغور اسکا یہ انداز دیکھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے خاموشی سے اندر آیا تھا مگر اسکا نصیب کہ وہ جاگ رہی تھی اور اب پریشان ہوگئی تھی۔

" ہالے میں ٹھیک ہوں۔"

ٹھیک ہیں؟ کہاں سے ٹھیک ہیں آپ؟ دیکھیں زرا کیسے چہرے" پر سوجن ہے۔ یہ چوٹ۔۔۔ اور آپ کہہ رہے آپ ٹھیک ہیں؟ جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آرہی آپ کو؟ "غصے سے کھولتے وہ اسے اچھا خاصا ڈانٹ گئی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"اچھا بابا سوری !ڈانٹیں تو نہیں۔ بندہ زخمی ہے اور آپ ڈانٹے جارہی ہیں۔"منہ بسور کر کہتا وہ اسے احساس دلا گیا کہ وہ کب سے کھڑا ہے اور اسکے احساس دلانے پر سر پر ہاتھ مارتے وہ اسے بیڈ تک لائی اور اسے بٹھایا۔

"اب بتائیں کیسے لگی؟"

"جاناں میں ٹھیک ہوں۔ بس گاڑی ڈسبیلنس ہوگئی تھی۔ پریشان نا ہوں آپ۔"اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسنے ہالے کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تو اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"یار ہالے روئیں تو نہیں نا۔"

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں آئی سمجھ؟"اسکی چوٹ پر اپنے" لب رکھتے وہ رو دی اور اسکے اس عمل نے مجاز آفندی کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کیا تھا۔

مجھے پتا ہوتا چوٹ لگنے سے آپ اتنا پیار کرینگی تو میں پہلے" "ہی زخمی ہو کر آجاتا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

فضول مت بولیں۔ ایک تو اتنی چوٹ لگ گئی ہے، اوپر سے" آپ کو فضول مذاق سوجھ رہا ہے۔"بار بار نم آنکھوں سے اسکی چوٹ کو دیکھتی وہ اسے اس دنیا کی سب سے معصوم لڑکی لگی تھی۔

آپ لیٹیں یہاں۔ میں کھانا لاتی ہوں آپ کے لئے۔ پھر درد" والی دوا کھانا آپ اور خبردار جو آپ اٹھے۔"غصے سے کہتی وہ سب سے پہلے الماری تک گئی اور پھر مجاز کے لئے کپڑے نکالے.

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے"!اس نے بےبسی سے ہالے کو دیکھا جو اسکی سن ہی"
نہیں رہی تھی۔ وہ ڈر گئی تھی حد سے زیادہ اسے کھونے سے۔۔

آپ کو چینج کروا کر جاؤں گی۔ آپ اٹھیں، آئیں۔"اسکا ہاتھ"
تھامے وہ اسے لئے واشروم تک آئی تھی۔

وہ خاموشی سے اسکا ایک ایک عمل دیکھ رہا تھا۔ جانتا تھا کتنی
حساس ہے وہ۔

اسے چینج کرنے کا بول کر وہ باہر چلی گئی اور پھر اسے بیڈ پر
بٹھاتے وہ نیچے کچن میں آئی۔ اسکے لئے کھانا گرم کیا، میڈیسن

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

لی۔ مجاز کو کھانا کھلا کر دوا دے کر وہ تھوڑی پرسکون ہوئی تھی۔

"ہالے مجھے اس وقت آپ کی ضرورت ہے۔ یہاں پاس آکر بیٹھیں نا۔"

"ہاں میں آرہی ہوں۔ "لائٹس آف کرتے وہ اسکے پاس آکر بیٹھی تو اسکی فرمانبرداری پر وہ دل و جان سے فدا ہوا تھا۔

"آپ کو درد تو نہیں ہورہا نا؟ "اسکے چہرے پر جھکے اس نے پریشانی سے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"کل ہوا تھا بہت یہاں۔"دل پر ہاتھ رکھتے اس نے کہا تو وہ جی بھر کر شرمندہ ہوئی تھی۔ جھکا سر مزید جھک گیا تھا۔

اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر مجاز نے آہستہ سے اسے جھکایا اور پھر اسکے لبوں کو اپنی دسترس میں لیتے وہ اسکا نازک دل دھڑکا گیا۔

"میرے پاس رہیں، بہت پاس۔"اسکا سر اپنے سینے پر رکھتے وہ اسے اپنی آغوش میں قید کر گیا۔ اس کی آغوش میں آتے ہی

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کب سے نیند سے بیزار وہ چند پل میں سوئی تھی۔ مجاز کے چہرے پر چھائی نرمی ایک دم سے سختی میں بدلی تھی۔

جاری ہے۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 17

پرسکون صبح اور کمرے میں آتی روشنی ۔۔

اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ خود کو اس روشنی سے بچانا چاہا تھا مگر بے سود۔۔

نیند بار بار تنگ ہو رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اس روشنی سے بچنے کے لئے اس نے برابر میں موجود شخص کے سینے میں چہرہ چھپایا تو ایک جھٹکے سے ہوش واپس آئے تھے۔

چہرہ اٹھائے اس نے بے یقینی سے بے حد گہری نیند میں سوئے زرخان کو دیکھا۔

رات کا منظر پوری جذئیات سے آنکھوں کے پردے پر لہرایا تھا

۔

وہ اسے خود میں قید کئے گہری نیند میں تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نور نے ایک نظر خود کو دیکھا تو دل کیا ڈوب مرے۔ وہ کیسے اس شخص کے سحر میں گرفتار ہوگئی تھی؟ کیسے ؟؟؟؟

سوجاؤ جاناں !ابھی صبح ٹھیک سے نہیں ہوئی۔ "اسے مزید خود" میں بھینچتا وہ اسکی جان نکال گیا۔

ہمیں۔۔چھو۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل کرتی بند" آنکھوں کے ساتھ ہی وہ اسکے چہرے پر جھلکتا کئی حیا کے رنگ اسکے چہرے پر بکھیرتا چلا گیا۔اسکی ساری مزاحمت بیکار گئی تھی۔ وہ اسکے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتا کمر سے لگا گیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مارننگ وائفی"!اسے آزادی دیتا وہ نرمی سے بولا تو نور نے نم" آنکھوں سے اس ظالم انسان کو دیکھا تھا جو اسے اپنے رنگ میں چکا تھا بنا اسکی مرضی کے۔۔

اب اٹھو اور فریش ہوجاؤ شاباش۔"اسے اپنے حصار سے آزادی" دیتے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر چیک کرنے لگا۔

نور کیا ہوا؟ کچھ کہنا ہے ؟"اسے یوں ہی خود کو تکتے پا کر" اس نے پوچھا تو وہ غصے سے بلینکٹ میں منہ چھپا گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجھے نہیں جانا کہیں۔ مجھے سونا ہے۔ "اس کی آواز پر ناچاہتے" ہوئے بھی اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

پریشانی کی بات نہیں ہے۔ تمہیں مجھ سے محبت کرنی تھی تو" میں نے وجہ دے دی۔ "وہ اب بھی باز نہیں آیا تھا۔ نور کا دل کیا اسے کچا چبا جائے۔

اچھا سنو نا !دیکھو ایسے کرو گی تو باہر لوگ کیا سوچیں" گے؟"دانتوں تلے لب دبائے وہ شرارت سے بولا تو اس نے غصے سے بلینکٹ بھینچا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

لوگ کہیں گے دی گریٹ کھڑوس زرخان آفندی کا دماغ"
نکاح کے بعد خراب ہوگیا ہے اور گوڈے گوڈے اپنی نئ نویلی
بیوی کی محبت میں ڈوب گیا ہے اس لئے کوئی کام نہیں کر
رہا۔ "غصے سے کہتے اس نے جھٹکے سے بلینکٹ خود پر سے ہٹایا
تو اسے خود پر جھکا پایا۔ اسکی شرارت سمجھ اسے سہی معنوں میں
آگ لگی تھی۔

آخر آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے زرخان؟ "اسکے سینے پر ہاتھ"
مارتے وہ چیخ کر بولی تو زرخان نے اسکا ہاتھ تھام ک لبوں سے
لگایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

چاہنا کیا ہے؟ کچھ نہیں۔ تم یہاں میرے کمرے میں میری" بیوی کی حیثیت سے موجود ہو اسکے علاوہ اب مجھے کیا چاہیے۔ بس اس رشتے کو قبول کرو اور اچھے سے کرو۔ اپنی زمہ داریوں کو سمجھو اور ولیمے کے بعد اپنی پڑھائی پر سارا فوکس کرو۔ "اسکے سر پر ہاتھ رکھتے اس نے کہا تو پڑھائی کے نام پر اسکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"مجھے نہیں پڑھنا آگے۔ بس میں نے کہہ دیا۔"

کیوں نہیں پڑھنا؟ "اسکی بات پر زرخان نے آئی برو آچکا کر" سوال کیا تو اس نے سڑا سا منہ بنایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میری مرضی مجھے نہیں پڑھنا آگے بات ختم۔ "ضدی انداز" میں کہتی وہ واپس سے بستر میں منہ دے گئی تو زرخان نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا اور پھر سر جھٹکتے وہ موبائل کی جانب متوجہ ہوا۔ رات وہ کافی دیر سے گھر آیا تھا اور پھر آتے ہی وہ ایسا مدہوش ہوا کہ بس۔۔۔

اپنے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے آئے ہوئے میسجز پڑھنا شروع کیئے تو کشادہ ماتھے پر بلوں کا جال سا بنا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مگر اگلے میسج نے اسکا دماغ بھک سے اڑایا تھا۔ وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا تو اسکی تیزی پر نور نے چونک کر سر نکال کر اسے دیکھا۔

"زر سب ٹھیک ہے؟" اسکے چہرے کے تاثرات بالکل بھی نارمل نہیں لگ رہے تھے۔ نور کی آواز پر اس نے خود کو کنٹرول کیا تھا مگر دماغ کی رگیں ابھی تک تنی ہوئی تھیں۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔ سو جاؤ۔" سپاٹ لہجے میں کہتا وہ اٹھ کر الماری کی طرف بڑھا تو نور کا دل دھڑکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

یا اللہ اب کیا نئی مصیبت آنے والی ہے؟ "نیند تو اڑ چکی تھی" اس لئے جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور پریشانی سے زرخان کو دیکھا جو اپنا یونیفارم نکال رہا تھا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ حویلی سے یوں تیار ہو کر جارہا تھا۔

زر سب ٹھیک ہے نا؟ آپ پریشان لگ رہے ہیں ؟"ساری ناراضگی، دشمنی ایک طرف رکھے وہ اسکے پاس آئی تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

سب ٹھیک ہو تم جاؤ اور سوجاؤ۔ مجھے کیس کے سلسلے میں جانا" ہے، رات میں ملتا ہوں۔"اسے کہتا وہ واشروم میں بند ہوا تھا۔ وہ تیار ہو کر واپس آیا تو اسے یونہی بیٹھا پایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"پریشان نہیں ہو سب ٹھیک ہے۔ سوجاؤ شاباش !بس وقت پر اٹھ جانا۔ ابھی سب سو رہے ہونگے۔"اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا وہ اپنا سامان لے کر کمرے سے نکلتا چلا گیا اور اسکے جاتے ہی اسکے چہرے پر بیزاری آئی تھی۔

"ہونہہ تمہاری فکر کرونگی میں؟ میری زندگی برباد کر دی۔ تم مرو گے اس دن خوشیاں مناؤں گی۔ میری زندگی جہنم کردی تم نے زرخان آفندی !یوں میرے ساتھ زبردستی کر کے اگر تمہیں لگتا ہے میرا دل تمہاری طرف سے بدل جائے گا تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے۔ اب میں تمہیں بتاؤں گی کہ آخر نور آفندی ہے کون۔ "اسکے لہجے میں زرخان کے لئے

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447962756

صرف اور صرف نفرت تھی۔ حقارت سے اپنا ماتھا مسلتے اس نے زرخان کا لمس مٹانا چاہا تھا۔

اس کے لئے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ تم" پچھتاؤ گے کہ کیوں تم نے مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا۔ میں تمہاری زندگی اجیرن کردوں گی زرخان آفندی !تمہارے اپنے بھی تم سے نفرت کرینگے۔"وہ حد سے زیادہ اس سے بدگمان تھی۔ وہ اپنی نفرت میں اتنی آگے بڑھ رہی تھی کہ اسے اس رشتے کا بھی خیال نہیں رہا جو کچھ گھنٹوں پہلے ان کے درمیان بنا تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسکی آنکھ کھلی تو ہالے ویسے ہی گہری نیند میں تھی۔ اپنے سینے سے اسکا سر ہٹاتے وہ اٹھ بیٹھا۔۔

آج ہاسپٹل جلدی جانا تھا مگر رات حادثے کی وجہ سے اسکا جسم دکھ رہا تھا۔ تکلیف سے اس سے بیٹھا نہیں جارہا تھا مگر وہ رسک نہیں لے سکتا تھا۔ فریش ہو کر وہ باہر آیا تو دروازے پر دستک نے اسے چونکایا تھا۔

ایک نظر بستر پر سوئی ہالے پر ڈالتے وہ جیکٹ اٹھاتے دروازے تک آیا۔ جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ہی زرخان کو کھڑے پایا۔ اس کے ماتھے پر پڑے بل دیکھ کر مجاز کو سمجھنے میں لمحہ نہیں لگا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نا سلام نا دعا؟"اس کی خاموشی پر مجاز نے چوٹ کی تو وہ سر" جھٹک گیا۔

گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں، فوراً آئیں۔"اسے حکم دیتا وہ جیسے" آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا تو مجاز نے گہری سانس بھری۔

ہونہہ !بڑا میں ہوں رعب یہ جما رہا ہے۔"بڑبڑا کر کہتا وہ" واپس کمرے میں آیا اور اپنا سامان اٹھاتے اس نے ہالے کے ماتھے پر لب رکھے۔ اب پتا نہیں رات آنا ہو یا نہیں۔ وہ ایسے جانا نہیں چاہتا تھا مگر جانا ضروری تھا۔ وہ نیچے آیا تو زرخان کو

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اپنا منتظر پایا۔ گاڑی میں بیٹھتے اس نے گاڑی لاک کی تو زرخان نے غصے سے اسے دیکھا۔

"اتنا کچھ ہوجاتا ہے آپ کے ساتھ اور آپ کو لگتا ہے ہمیں پتا نہیں چلے گا جو آپ ہم سے چھپاتے ہیں لالہ؟"

"کچھ نہیں ہوا مجھے زرخان! "

"کچھ نہیں ہوا؟ آپ کیا چاہتے ہیں آپ کو کچھ ہو تب ہمیں پتا چلے؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اف !تم لوگ بات کو بڑھا دیتے ہو اس لئے نہیں بتایا تھا۔"
مگر مجھے امید تھی تمہارے جو چمچے ادھر ادھر گھوم رہے ضرور
"منہ کھولیں گے۔

وہ نہیں بتاتے تو ان کی زبان ہمیشہ کے لئے بند کردیتا میں۔"
اور آپ زیادہ کول بننے کی کوشش مت کریں آئی سمجھ؟ اپنا
"!نہیں تو بھابی کا ہی سوچ لیں یار لالہ

اسی کا تو سوچ رہا ہوں زرخان !کچھ ہے جو مسنگ ہے۔ کچھ"
"ایسا جو میں چاہ کر بھی سمجھ نہیں پارہا ہوں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جو بھی مسنگ ہے زیادہ دیر تک نہیں رہے گا۔ شادی کے"
بعد کئی چیزیں ہیں جو سامنے آنی ہیں۔ آپ سب ہاسپٹل پر توجہ
"دیں باقی میں ہوں سب سنبھالنے کے لئے۔

یقین ہے تم پر یار !میرے جگر ہو تم لوگ۔ بس حمدان کی"
شادی ساتھ خیریت کے ہو جائے۔ "مجاز نے اسکے کندھے پر
ہاتھ رکھا تو وہ سر ہلا گیا۔

ہاسپٹل کے گیٹ کے آگے گاڑی روکتے اس نے مجاز کو دیکھا جو
پیچھے سے اپنا بیگ اٹھا رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

لالہ ؟"وہ گاڑی سے اترنے لگا تھا مگر زرخان کی آواز پر چونکا۔"

"ہوں؟"

"بھابھی پر دھیان دیں آپ۔"

دے رہا ہوں۔ "اسکی بات کا مطلب سمجھتے وہ بجھے دل سے" کہتا گاڑی سے اتر گیا تو اس نے ایک نظر اسے ایک جاتے دیکھا اور پھر شیشے میں دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تمہیں لگتا ہے نور آفندی تمہاری کوئی بات مجھ سے چھپی رہ" سکتی ہے؟ "اپنے کان سے ائیر پیس نکالتے وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

اب وقت آنے پر تمہیں پتا چلے گا زرخان آفندی دراصل ہے" کیا۔ "تمسخر سے کہتا وہ گاڑی آگے بڑھا گیا۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو خالی بستر دیکھ کر وہ ایک دم الرٹ ہوئی تھی۔ باتھ روم کا دروازہ کھلا تھا اور کمرے کا بھی، اسکا مطلب تھا وہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

جا چکا ہے .دل پھر اداسی میں گھرا تھا۔ آخر وہ کیوں اتنی کمزور تھی۔

وہ شخص رفتہ رفتہ اسکے دل و دماغ پر حاوی ہوتا جارہا تھا مگر وہ اس بات کو قبول نہیں کر سکتی تھی۔ کرنا چاہے تب بھی نہیں ۔۔۔

وہ جو ابھی اس کے ساتھ اتنا اچھا تھا جب اسے حقیقت پتا چلے گی تو کیا وہ اسکے ساتھ ایسے ہی رہے گا؟ یہ سوال اس نے خود سے پوچھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ یونہی بیڈ پر پیر لٹکائے بیٹھی آنے والے وقت کو سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی جب دروازہ ناک ہوا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے نور کو کھڑا پایا۔

"ارے نور !آؤ نا۔"چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے اس نے نور کو آنے کا کہا تھا۔

"اسلام وعلیکم بھابھی !کیسی ہیں ؟"

"وعلیکم السلام !میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟"اسکی کھلی کھلی رنگت دیکھ کر اسے کہیں اپنے اندر کچھ ادھورا سا لگا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بس زندہ ہوں۔"سر جھکا کر کہتے اس نے مظلوم بننے کی پوری" کوشش کی تھی۔

"کیا مطلب بس زندہ؟ تم خوش نہیں ہو؟"

خوشی کیسی بھابھی؟ من چاہی بیوی ہوتی تو شاید خوش ہوتی مگر" میں تو زبردستی زرخان کے سر پر مسلط کی گئی ہوں۔ اور وہ بھی مجھے ایسے ہی ٹریٹ کرتے ہیں جیسے زبردستی کی چیزوں کو "کرنا چاہیے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مطلب؟ میں سمجھی نہیں۔"وہ اب بھی نہیں سمجھی تھی اسکی" بات کا مطلب۔

جب زبردستی رشتہ جڑتا ہے تو وہاں محبت کی گنجائش نہیں" ہوتی۔ وہاں صرف ضرورت ہوتی ہے۔ زرخان کے لئے میں اسکی ضرورت پوری کرنے کا ایک ذریعہ ہوں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ آپ تو سمجھتی ہی ہونگی نا۔آپ کے ساتھ بھی تو زبردستی کا رشتہ جوڑا ہے لالہ نے۔ "مظلوم بننے کی ناکام کوشش کرتی وہ نم آنکھوں سے بولی تو ہالے نے اسکا منہ دیکھا۔

اس کے اور مجاز کے رشتے میں تو ایسی کسی ضرورت کا گزر تک نہیں تھا۔ وہ تو اسکی عزت کرتا تھا بے تحاشہ۔ اس نے کبھی

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

اسے یہ رشتہ زبردستی قبول کرنے کا نہیں کہا تھا بلکہ وہ اسکے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے ابھی تک اس سے دور تھا۔

"کیا سوچ رہی ہیں بھابھی؟"اپنا تیر نشانے پر لگتے دیکھ کر اس نے ہالے کو ہوش دلایا تو وہ چونکی۔

"کچھ نہیں نور !میں بس یہ سوچ رہی تھی کہ میاں بیوی کے رشتے میں ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ محبت ہی ہوتی ہے اگر محبت نا ہوتی تو یہ رشتہ بے معنی تھا۔ تم زیادہ مت سوچو۔"اسکا ہاتھ تھامے ہالے نے بیچاری کے جذبات پر ٹھنڈا پانی ڈالا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہمم لیکن مجھے نہیں لگتا کہ زرخان اور میرے درمیان کبھی" "کوئی محبت جیسا رشتہ بن سکتا ہے۔ وہ ایک روایتی مرد ہے۔ اتنا کہہ کر وہ رکی نہیں تھی۔ مگر اسے اتنا ضرور یقین تھا کہ اب ہالے یہ بات مجاز کو ضرور کہے گی اور تب زرخان آفندی کی عزت کی دھجیاں اڑ جائیں گی۔

آج ہاسپٹل میں ایک عجیب سا ماحول تھا۔ وہاں موجود اسٹاف کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

صبح کافی سارا نیا سامان اسپتال میں آیا تھا اور اب ان تمام لوگوں کے ٹیسٹ دوبارہ ہونے تھے جنہوں نے یہاں آئے ڈاکٹرز سے اپنا علاج کروایا تھا۔

ڈاکٹر کیا ضرورت ہے دوبارہ چیک اپ کی؟ ویسے بھی نیا" اسپتال ہے کیوں اتنا بکھیڑا کرنا؟"ڈاکٹر کامل کی بات پر وہ مسکرایا۔

جانتا ہوں یہ اسپتال کچھ وقت پہلے ہی بنا ہے مگر جو ڈسپنسری" اور چھوٹا سا کلینک آپ لوگوں کو آغا جان نے دیا تھا میں نے سنا وہاں آپ لوگوں نے آپریٹ بھی کئے ہیں۔ تو بنا جدید سامان کے اتنا کچھ کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ بس میں یہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تصدیق چاہتا ہوں کہ انہیں کوئی انفیکشن تو نہیں ہوا۔"اپنی بات کہتے وہ آگے بڑھ گیا تو ڈاکٹر کامل کی حالت خراب ہوئی تھی۔

وہ جلدی سے اسپتال سے نکلتے قدرے الگ کونے میں آیا تھا اور فون نکال ایک نمبر ملایا تھا۔

بیل مسلسل جارہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ ڈاکٹر کامل سخت جھنجھلاہٹ کا شکار تھا۔

اب یہ فون کیوں نہیں اٹھا رہا؟ "غصے سے موبائل پٹخا کہ" تبھی اسکا موبائل بجا تھا۔ نمبر دیکھ اس نے فوراً سے کال ریسیو کی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہیلو !کہاں تھے؟ کب سے کال کر رہا ہوں۔ یہاں سب گڑبڑ"
ہوگئی ہے۔ جتنے لوگوں کا ہم نے آپریشن کیا تھا ان سب کا
دوبارہ چیک اپ ہورہا ہے اور مجھے ڈر ہے کہیں ہم پکڑے نا
جائیں۔ "اسکے لہجے میں خوف ہی خوف تھا۔

دیکھو جو کرنا ہے کرو مگر کسی کو یہ نہیں پتا لگنا چاہیے کہ"
معمولی طبعیت خرابی پر ہم آپریشن کر کے لوگوں کا گردہ نکالتے
تھے۔ "دوسری طرف سے ناجانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ پرسکون
ہوگیا تھا۔کال کاٹ کر وہ جیسے ہی مڑا اسکی سانس اٹکی تھی
سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا
اس کی گردن اس شخص کی مٹھی میں آئی تھی۔ وہ اسے بے

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

ہوش کرتا گھسیٹتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ وہیں دوسری طرف ایک بالکل نئی ٹیم اسپتال کی حدود میں داخل ہوئی تھی۔

نور بچے آجاؤ۔ کتنے دن ہوگئے اپنی خانم کے پاس بیٹھی ہی" نہیں۔"اسے چھت کی طرف جاتے دیکھ کر فرحت آفندی نے پکارا تو وہ رکی اور پھر مسکرا کر انہیں دیکھا۔

اسلام وعلیکم خانم"!ان کے پاس بیٹھتے اس نے سلام کیا تو" فرحت آفندی نے اسکے سر پر دست شفقت رکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔"اسکا کھلا کھلا روپ دیکھ کر"
وہ بے ساختہ کہہ اٹھیں تو اسکی نظریں جھکی تھیں۔

نور بچے آپ خوش ہو نا؟"وہ کب سے اس سے یہ سوال کرنا"
چاہتی تھیں۔ جن حالات میں شادی ہوئی اسکے بعد وہ چاہ کر
بھی اس سے بات نہیں کر سکی تھیں۔

یہ سوال کیوں کر رہی ہیں خانم؟"اسکا دل تو کیا کہ وہ پوچھے"
جب سب کچھ اسکے ہاتھ سے چلا گیا اب آپ کو خیال آیا میرا؟
مگر وہ ان کے ساتھ کبھی اس طرح یہ بات نہیں کر سکتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"کیونکہ میں نہیں پوچھ سکی تھی۔"

میں خوش ہوں یا نہیں کیا فرق پڑتا ہے خانم؟ میری شادی" ہوگئی ہے بس بات ختم۔ خوشی اور سکون سے اس بات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو آپ سب چاہتے تھے وہ ہوا ہے پریشان مت ہوں آپ۔ "اس کی بات سے وہ سر ہلا گئیں۔ اب اور کیا کہتیں؟ وہ جانتی جو تھیں اسکے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

آپ آرام کریں۔ مورے نے کہا تھا چھت پر رکھے مصالحے" لانے کو۔ میں وہ دیکھ لیتی ہوں۔ "ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے

وہ اٹھ گئی۔ چھت پر آئی تو ٹھنڈی ہوا نے اسکا استقبال کیا تھا۔ گہری سانس بھرتے اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا تھا۔

دل کیا روئے مگر وہ کمزور نہیں تھی۔ خود کو پرسکون کرتے سارا سامان سمیٹ کر وہ نیچے بڑھی تھی یہ جانے بغیر کہ آنے والے دن اسے کتنا بڑا سبق دینے والے ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ ڈاکٹر کہاں جا سکتا ہے؟ "وہ سخت" بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر سے ادھر گھوم رہے تھے۔ صابر انہیں بے چینی سے ٹہلتے دیکھ رہا تھا۔

کوئی نہیں جانتا۔ میں نے معلوم کیا تھا اور اس سے بھی بڑی" ایک خبر ہے سائیں۔"صابر کی بات پر وہ چونک اٹھے۔

"کیسی خبر ؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسپتال میں نئے لوگوں کا اضافہ ہوا ہے اور نئ مشینیں بھی"
آئی ہیں۔ مجاز آفندی نے پورا انتظام خود سنبھال لیا ہے اور اب
"وہاں ہمارے کسی بھی بندے کا رہنا ناممکن ہوگیا ہے۔

یہ۔۔۔ "وہ کچھ سخت کہتے کہتے ٹھہرے تھے۔"

کوشش کرو انہی لوگوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ شامل"
"کرلو۔ ان آفندیوں کو زمین میں گاڑ دینا ہے صابر ہر حال میں۔

بے فکر رہیں سائیں !میں پوری کوشش کرونگا۔ آپ بس اپنے"
کام پر دھیان دیں۔ باقی سب مجھ پر چھوڑ دیں"ان کے کندھے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447962756

پر ہاتھ رکھتے صابر نے تسلی دی تو وہ سر ہلاتے آگے بڑھ گئے۔ ان کے آگے بڑھتے ہی صابر نے بھی ان کے ساتھ ہی باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

ان کے جاتے ہی دروازے کی اوٹ سے وہ ایک سایہ سا نظر آیا تھا جس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔

ہونہہ !میرا مقابلہ نہیں کر سکتے تم لوگ۔ تمہاری منزل" آفندیوں کی بربادی ہے اور میری منزل آفندیوں کی کمزوری، ان کی بیٹیاں۔ تم اس کھیل کے پرانے کھلاڑی سہی مگر میرا مقابلہ تم کبھی نہیں کر پاؤ گے کیونکہ میں نے آفندیوں کی جڑیں کھوکھلی کرنی ہیں اور اسکا ایک ہی طریقہ ہے۔"اتنا کہتے وہ رکا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اور پھر جیب سے موبائل نکال کر اس نے سامنے موجود تصویر کو دیکھا۔

"اتنے سال سے تڑپ رہا ہوں میں۔ لیکن اب وقت آگیا ہے انتقام کا۔ بہت جلد تم سب منہ کے بل گرو گے اور کوئی اٹھانے والا نہیں ہوگا۔ تمہارے اپنے بھی نہیں۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جاری ہے۔۔۔

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 18

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ کب سے جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی مگر بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔ گھڑی اپنا وقت تیزی سے بدل رہی تھی مگر ایک وہ تھا جو آنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ کل رات کے بعد سے وہ اسے دیکھ نہیں سکی تھی اور اب پھر رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

وہ جتنا اس شخص سے دور جانا چاہتی تھی وہ اتنا ہی اسے اپنے سحر میں گرفتار کرتا اپنے قریب کرگیا تھا۔ وہ اسکے بغیر سانس تک نہیں لے پا رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اسے اپنا عادی کر رہا تھا اور وہ اپنا ماضی بھولے اسکی عادی ہوگئی تھی۔ نیند سے سر بھاری ہو رہا تھا۔ تھک کر آخر وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔

کل مایوں کا فنکشن تھا اور صبح جلدی اٹھنا تھا مگر سوتی تو اٹھتی نا۔ تین بجنے والے تھے۔ اسکا صبر ختم ہوا تھا اور وہ ناجانے کب نیند کی وادی میں اتری اسے خود پتا نہیں چل سکا۔

ساڑھے تین بجے کے قریب وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے صوفے پر اسے بیٹھے بیٹھے سوتا دیکھ کر اسے اپنی لاپرواہی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

گہرا سانس بھرتے وہ آگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھا اور شوز اتار کر سب سے پہلے چینج کیا تھا۔ واپس آکر اس نے ہالے کو بانہوں میں بھرا اور بیڈ پر اسے اسکی جگہ پر لٹاتے بلینکٹ اس پر ڈالتے وہ اپنی جگہ پر آیا تھا۔

آج کا پورا دن تھکا دینے والا تھا اور اب یہ تھکن اتر نہیں رہی تھی۔

موبائل سائیڈ سے اٹھاتے وہ اپنی ای میل چیک کرنے لگا جب ہالے کروٹ لیتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

مجاز نے چونک کر اسکا یوں قریب آنا دیکھا اور آہستہ سے اسکے گرد گرفت مضبوط کرتے ہوئے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

وہ پاس ہو کر بھی پاس نہیں تھی اور اسکی طلب مجاز کو سکون نہیں دیتی تھی۔ جبھی وہ جان کر اس سے دور تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا وہ جذبات میں بہہ کر اسے خود سے دور کر دے۔

ایک طرح سے وہ اسے وقت دے رہا تھا۔ وہ بیوقوف لڑکی ناجانے کیا کچھ سوچتی ہے وہ انجان نہیں تھا اس سے مگر ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ وہ ساری الجھنیں سلجھانا چاہتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجاز۔۔"اپنے نام کی پکار پر اس نے ہالے کو دیکھا جو نیند میں اسکا" نام پکار رہی تھی۔

"کیا ہوا ہالے؟"

مجاز۔۔۔"روہانسی آواز میں اس نے ایک بار پھر پکارا تو مجاز کے" لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

میں یہی ہوں میری جان !کیوں اتنا یاد کر رہی ہیں مجھے؟ "جھک" کر اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ آہستہ سے اسکے کان پر لب رکھ گیا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

جانتا ہوں بہت زیادہ تنگ کر رہا ہوں، اداس بھی کر رہا ہوں۔ مگر" میں ایک ہی بار ساری اذیتیں ختم کر دینا چاہتا ہوں تاکہ ہم ایک نئ شروعات کر سکیں۔ "اسکے ماتھے پر بکھرے بال سمیٹتے مجاز نے اسکی بند آنکھوں کو لبوں سے چھوا تھا۔ وہ اسکی زندگی تھی۔ وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس سے محبت حد سے زیادہ کرتا جارہا تھا۔

اسکا سر تکیہ پر سے ہٹاتے مجاز نے اپنے سینے پر رکھا اور اسے مضبوطی سے خود میں بھینچا تھا۔ جانتا تھا اسکے اٹھنے سے پہلے اسے یہاں سے جانا ہوگا۔ ابھی اس لمحے وہ ہالے کو محسوس کرنا چاہتا تھا تبھی اسکے لبوں کو نرمی سے چھوتے وہ آنکھیں موند گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسکی آنکھ کھلی تو برابر میں نظر پڑی۔ بے شکن بستر دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔ نیند سے بوجھل آنکھیں زبردستی کھول اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا جو اس وقت تین بجا رہی تھی۔

یہ اب تک کیوں نہیں آئے؟"خود سے کہتے وہ اٹھ بیٹھی تھی۔"

وہ زرخان کی فکر بالکل بھی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر ناجانے کیوں اسکی غیر موجودگی پر اسکا دل پریشان ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

یا اللہ یہ کیوں نہیں آئے ابھی تک؟ کال کروں کیا؟ "خود سے" کہتے وہ ابھی سوچ رہی تھی جب باہر سے آتی قدموں کی آواز پر وہ ایک دم سے واپس بستر میں گھسی۔

کمرے کا دروازہ کھول وہ اندر داخل ہوا اور پسٹل نکال کر ٹیبل پر رکھ کر کپڑے نکالتا واشروم میں بند ہوا تھا۔

وہ آگیا تھا یہ جان کر اسے تھوڑا سکون ہوا تھا مگر پچھلے کچھ وقت سے وہ آتے ہی اسکے ماتھے پر پیار کرتا تھا مگر آج اس نے ایسا نہیں کیا تھا اور اسی بات نے اسے عجیب سے احساس سے دوچار کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ باہر آیا اور پھر آہٹ آہستہ آہستہ دور ہونے لگی۔ وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا تھا۔ اسکے جاتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔

مجھے سوتا سمجھ کر چلا گیا ورنہ ضرور بات کرتا۔"دل میں خود سے" کہتے وہ واپس لیٹ گئی مگر دھیان سارا کا سارا زرخان کی طرف تھا۔ اسکا سوچتے سوچتے کب وہ نیند کی وادی میں اتری اسے پتا نہیں چل سکا۔ صبح معمول کے مطابق وہ اٹھی تو خالی کمرے نے اسکا منہ چڑایا تھا۔

کیا زر واپس نہیں آئے؟"بے شکن بستر دیکھ کر وہ پریشان ہو اٹھی" تھی۔ جس طرح وہ اس پر اپنی محبت برسا چکا تھا اس کے بعد اسکا یہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

رویہ اسے بری طرح کھٹک رہا تھا۔ اٹھ کر فریش ہو کر وہ باہر آئی تو نیچے تیاریاں اپنے زوروں پر تھیں۔

آج حمدان لالہ کی مہندی تھی تو صبح سے ہی تیاریاں شروع ہوگئی تھیں۔ حویلی کی پچھلی جانب سارے انتظامات ہوگئے تھے کیونکہ سارا کھانا وہیں بننا تھا جب کے مہندی کے لئے پچھلے لان میں تیاریاں ہو رہی تھیں۔ حمدان کے ساتھ مجاز اور زرخان کا بھی ولیمہ تھا۔ آج کے لیے ڈریس وہ پہلے ہی پسند کر چکی تھی مگر اب زرخان کا یوں بے اعتنائی برتنا اسے کھل رہا تھا۔

وہ آہستہ سے نیچے اترتی فرحت بیگم کے پاس آکر بیٹھ گئی جو سارے ملازموں کو رات کے فنکشن میں پہننے کے کپڑے دے رہی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"اٹھ گئی میری گڑیا"!اسکا ہاتھ تھامتے انہوں نے محبت سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔

"ناشتہ کرلو نور !اور اسکے بعد ہالے کو بلا لانا۔ وہ ابھی چھت پر گئی ہے مہندی سکھانے رضیہ کے ساتھ۔ "ان کے کہنے پر وہ سر ہلا گئی۔

"کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے میری جان؟ "اسکا یوں بجھا بجھا چہرہ دیکھ کر انہیں تشویش ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں خانم !بس ابھی سو کر اٹھی ہوں نا تو طبعیت بوجھل ہے۔ "انہیں تسلی دیتے وہ اٹھ کر کچن میں آگئی اور اپنے لئے ناشتہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

لیا۔ پھر وہیں ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی تبھی اسکے کانوں میں
کسی کی آواز آئی تھی۔

"زر لالہ نے کہا ہے ان کی کوئی خاص مہمان آرہی ہے تو حویلی کا
پچھلا حصہ ان کے لئے صاف کردوں۔"

"کوئی لڑکی آرہی ہے کیا؟"

"ہاں زر لالہ نے کہا تو یہی ہے۔" وہ دونوں آپس میں باتیں کرتیں
وہاں سے چلی گئیں، اس بات سے انجان کہ ان کی اس بات نے
کسی کا دل جلا کر خاکستر کر دیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہونہہ !آرہی ہوگی کوئی پرانی محبت جبھی تو مجھ سے دل بھر"
گیا۔"غصے سے ہاتھ میں موجود ٹوسٹ پلیٹ میں رکھتے وہ اٹھ گئی۔

کان سے ائیر فون نکال اس نے ٹیبل پر رکھا اور ایک انگڑائی لیتے وہ
سیدھا ہوا تھا۔ آج کل کام کا اتنا لوڈ تھا اوپر سے گھر میں شادی۔۔۔
ان کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔

سامنے رکھی فائل کو دیکھتے اس نے مجاز کو ایک میسج سینڈ کیا تھا جس
کے جواب میں فوراً سے اسکی کال آئی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"زرخان یہ جو تم نے ابھی بھیجا کیا یہ سچ ہے؟"

"لالہ!"

زرخان اگر ایسا ہوا تو میں اس انسان کی جان لے لونگا۔ "وہ فون" پر غرایا تھا۔ زرخان اچھے سے اسکی حالت سمجھ رہا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

لالہ ریلکس !آپ کو بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ محتاط رہیں۔" آگے پیچھے نظر رکھیں۔ کوئی ہم میں سے ہی ہے جو ان تک اتنی اہم "معلومات پہنچا رہا ہے۔ ہمیں اس انسان کا پتا کروانا ہے ہر حال میں۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

"ہمم تم لاہور کب جاؤ گے؟"

"ایک بار وہ اہم ثبوت میرے ہاتھ لگ جائیں پھر میں اُنہیں لے کر لاہور کے لئے نکلوں گا۔"

"ٹھیک ہے یہ فنکشن ختم ہوتے ہی تم نکل جانا۔ اور ایک بات ! ٹیم پہنچ گئی ہے۔ فلحال تو ہوٹل میں ہے، اُنہیں حویلی پہنچانے کی زمہ داری عمر کی لگاؤ۔ "

"عمر تو نکل گیا ہے لالہ !ایک کام کرتے ہیں کل بارات کے بعد میں بذات خود انہیں لے آؤں گا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کوئی مسئلہ تو نہیں ہوگا تمہیں؟ تم پر پہلے ہی بہت زمہ داریاں ہے"
!زرخان"

،لالہ یہ زمہ داریاں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اور آپ بے فکر رہیں"
آپ کا بھائی ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہے۔ چاہے جان ہی کیوں نا
دینی پڑے، میں ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوں۔"اسکی بات پر مجاز
کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

اب فوراً وہاں سے نکلو اور تیاری کرو۔ مہندی کا فنکشن کسی صورت"
نہیں چھوڑنا۔ میں بھی نکل رہا ہوں یہاں سے۔"مجاز کی بات پر وہ
سر کو خم دیتا کال کٹ کرگیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اپنے بندے کو ان لوگوں کے پاس بھیج کر وہ وہاں سے نکلا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا اسکا بھائی یہ سوچے کہ اس کے اہم دن میں ان کا بھائی ساتھ نہیں۔

آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنے بالوں میں پراندہ ڈالا تھا۔ اسکی اتنی خواہش تھی ایسے تیار ہونے کی مگر کنواری لڑکیوں کا یوں سجنا سنورنا درخشاں بیگم کو پسند نہیں تھا اور آج وہ اپنے شادی شدہ ہونے کا بھرپور فائدہ اٹھا رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہاتھوں میں چونکہ ابھی مہندی لگنی تھی اس لئے اس نے کچھ نہیں پہنا تھا سوائے گجروں کے۔ مہندی کلر کی فراک پہنے اس نے خود کو ایک نظر آئینے میں دیکھا۔ تبھی دروازہ کھلا اور زرخان اندر داخل ہوا تھا۔

اسے یوں آئینے کے سامنے سجا سنورا دیکھ کر وہ لمحے بھر کو ٹھہر سا گیا تھا۔ پھولوں کے زیورات پہنے وہ ایک پھول ہی لگ رہی تھی۔

زرخان کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں چمک آئی تھی مگر وہ اسے نظر انداز کرتا اپنے کپڑے لیتا واشروم میں بند ہوا تو اسکا دل بری طرح سکڑا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہونہہ !مجھے کیا؟ اچھا ہوا میرے پاس نہیں آیا ورنہ دوبارہ تیار ہونا" پڑتا۔ "نخوت سے کہتے وہ اپنی تیاری مکمل کرتی کمرے سے باہر آگئی۔ مگر دل میں جو پھانس گڑ گئی تھی اسکا نکلنا اب بے حد مشکل تھا۔ وہ نور آفندی تھی جو اپنے ہی جذبوں سے انجان تھی۔ جس چیز کو وہ نفرت سمجھ رہی تھی وہ محبت تھی اس شخص کے لئے۔

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔ "فرحت بیگم نے آگے بڑھ کر" اسکا ماتھا چوما اور اسکا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھ گئیں جہاں سب مہمان آہستہ آہستہ آتے جارہے تھے ۔

زرخان کہاں ہے نور؟"درخشاں بیگم کے پوچھنے پر اس نے اندر کی" جانب دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"مورے وہ تیار ہو رہے ہیں۔"

اچھا اچھا !تم ایک کام کرو مہمان خانے کا ایک چکر لگا آؤ۔ اسکے" کچھ خاص مہمان آرہے ہیں۔ کوئی کمی نا رہ جائے۔ "ان کے کہنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی مہمان خانے میں آگئی جہاں کا انتظام دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا۔ وہاں تو ایسے تیاری ہوئی تھی جیسے کوئی بہت ہی اہم ہستی آرہی ہے۔

اخر ایسا کون ہے جو زرخان کے اتنا قریب ہے کہ اتنی خاص" تیاریاں ہو رہی ہیں۔ "ہر چیز وہاں مکمل تھی سب انتظام دیکھ کر وہ باہر آئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447992756

وہ مکمل تیار ہو چکی تھی۔ اسکا اور نور کا ڈریس بالکل ایک جیسا تھا۔

ٹخنوں کو چھوتی فراک پہنے اس نے بالوں کو باندھ کر انہیں موتیے سے سجایا تھا۔ گھنیری پلکوں کو میک سے اور حسین بنا دیا تھا۔ پنک لپ اسٹک اسکے چہرے کو نکھار رہی تھی۔

وہ بیڈ پر بیٹھی کب سے پازیب باندھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اسکا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں آیا تھا۔ چونک کر اس نے سر اٹھایا تو مجاز کو اپنے سامنے بیٹھے پایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسکے ہاتھ سے پازیب لیتے مجاز نے اسکا پیر اپنے گھٹنے پر رکھا اور آہستہ سے جھک کر اسے پازیب پہنانے لگا۔ وہ اس رف سے حلیے میں بھی بے حد شاندار لگ رہا تھا کہ بے اختیار ہالے نے جھک کر اسکے گال پر اپنے لب رکھے تھے۔

اسکی جرات پر مجاز نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا تو بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے وہ دم اٹھی تھی اور وہاں سے نکلنا چاہا مگر اسکا ہاتھ مجاز کی سخت گرفت میں آیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ایک جھٹکے سے اسے دیوار سے لگاتے مجاز نے اسکے فرار کی ساری راہیں بند کیں تو اسے احساس ہوا کہ وہ اس شیر کو چھیڑ کر کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے.

"سب باہر۔۔۔"اسکی گرفت میں مچلتے اس نے کہا تو مجاز نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔

"مجھے پرواہ نہیں ہے۔ "اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ آہستہ سے اسکے جھمکے پر اپنے لب رکھتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب تر کر گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ تیار ہوجائیں۔ باہر سب انتظار۔۔۔ "اس سے بولا نہیں جارہا" تھا۔ وہ اسکے اتنا قریب تھا کہ اسکی سانسیں وہ خود پر پڑتی محسوس کر رہی تھی۔ اب غلطی ہوگئی تھی جسے کر کے وہ بہت پچھتا رہی تھی۔

اسکے حسین چہرے کو دیکھتا وہ اسکے چہرے پر جھکا تو اسکے ارادے سمجھتی وہ فوراً سے اپنا ہاتھ اسکے لبوں پر رکھ گئی۔

مجاز ہم بہت مشکل سے تیار ہوئے ہیں پلیز۔"وہ سچ مچ روہانسی ہوگئی تھی۔ مجاز کو اسکی حالت پر ترس بھی آیا اور پیار بھی۔ تبھی اپنے ہونٹوں پر رکھے اسکے ہاتھ کو چومتے اسکی کمر سے پیچھے لے گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کردیتا ہوں معاف، ابھی بخش دیتا ہوں آپ کو۔ مگر مجھے کیا ملے" گا؟ "آنکھوں میں خمار لئے وہ معنی خیزی سے بولا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔ مگر پھر کچھ سوچتے اس نے آہستہ سے اسکے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اور زرا سے پیر اچکا کر مجاز کے ماتھے پر اپنے نرم و نازک لب رکھے تو سکون محسوس کرتا وہ آنکھیں موند گیا۔ اس کے لئے اتنا ہی بہت تھا کہ اس نے پیش قدمی کی تھی۔

آج کی رات آپ کے نام۔ "اتنا کہتے وہ فوراً سے اسکی گرفت سے" نکل کر کمرے سے باہر بھاگی تھی۔ جتنی دیر میں مجاز کو اس کی بات سمجھ آئی وہ کمرے سے جا چکی تھی۔

چالاک لڑکی۔ "ہنس کر کہتا وہ تیار ہونے چلا گیا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی جہاں وہ حسین لڑکی زرخان کے گلے لگی ہوئی تھی۔ نور کو اپنا آپ جلتا ہوا محسوس ہوا تھا جب زرخان نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھا تھا۔ وہ کون تھی جو زرخان کے اتنا قریب تھی۔ اسکا دل کیا ابھی اسی وقت جائے اور اس لڑکی کے بال کھینچ کر اسے زرخان سے دور کر دے۔

نور ادھر آؤ۔ "وہ جو یہاں سے بھاگنے کا ارادہ کر رہی تھی فرحت" بیگم کی آواز پر خون کے گھونٹ بھرتی ان کے پاس آئی تھی جہاں وہ لڑکی اب اسے دیکھ رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ باہر ملک سے آئی تھی اتنا تو اسے اندازہ ہوگیا تھا۔ مگر ضروری تھا اسکے شوہر سے یوں چپکے؟

"بیٹا یہ نائشہ ہے زرخان کی دوست۔ اور نائشہ یہ نور ہے زرخان کی۔۔۔"

"نائشہ یہ میری کزن ہے نور حاقان آفندی۔" اس سے پہلے فرحت بیگم اسکا تعارف کرواتیں وہ بیچ میں بول اٹھا اور انگلش میں اسکا تعارف کروایا۔ اسکے تعارف کروانے پر اس نے بے یقینی سے زرخان کو دیکھا جو اس لڑکی کے سامنے اپنا نام بھی اسکے نام سے ہٹا گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447962756

اوو بہت پیاری ہے۔ "اسکے گال کو چھوتے وہ مسکرا کر بولی مگر اس" سے مسکرایا تک نا جاسکا۔

کم نائشہ !آؤ تمہیں روم دکھاؤں۔ سب تمہاری پسند کے مطابق" سیٹ ہوا ہے۔ "نائشہ کا ہاتھ تھام کر وہ اسکی سائیڈ سے نکلا تو اس نے گردن موڑ کر اسے اندر جاتے دیکھا۔ آنکھوں میں نمی سی اتری تھی جسے چھپانے کو وہ سر جھکاتی فوراً سے اندر بڑھ گئی۔ فرحت بیگم نے ان دونوں کو دیکھ گہرا سانس بھرا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نور حاقان آفندی۔۔۔ ہونہہ !چاہیے بھی نہیں تمہارا نام مجھے۔" آئے بڑے مجھے اپنا نام دینے والے۔ تم اسی طرح کی لڑکیوں کے قابل ہو زرخان آفندی"!غصے سے پاگل ہوتے وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی جب درخشاں آفندی کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

نور نیچے مہندی کی رسم شروع ہوگئی ہے اور تم یہاں ہو۔ سب" کب سے انتظار کر رہے ہیں۔ چلو آؤ شاباش"!ان کی وجہ سے ناچاہتے ہوئے بھی وہ نیچے آئی تھی مگر سامنے کے منظر نے ایک بار پھر اسے آگ لگائی تھی۔

پیلے اور ہرے امتزاج کے لباس میں وہ بالکل زرخان سے جڑ کر کھڑی تھی اور وہ اسے ناجانے ایسا کون سا قصہ سنا رہا تھا جسے سنتے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہی وہ بے اختیار ہنسی تھی۔ ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر اسکا کلیجہ جل کر خاک ہوا تھا۔

حمدان کو اسکے دوست اور باقی سب لے کر آئے تھے۔ اس نے ہالے کو دیکھا جو فرحت آفندی کے ساتھ مل کر کوئی کام کروا رہی تھی۔

"کاش میں بھی آپ کی طرح ہوتی بھابھی !کاش مجھے بھی مجاز لالہ جیسا انسان ملتا۔ "دل میں کہتے اس نے چور نظروں سے اسے دیکھا جو اس وقت مجاز سے کوئی بات کر رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آجاؤ زرخان، نور !بھائی کی مہندی کرو۔"فرحت بیگم کی آواز پر" جہاں زرخان اسٹیج پر چڑھا وہیں وہ بھی آگے بڑھی تھی مگر اسکے قدم تب رکے جب اپنی جگہ نائشہ کو بیٹھتے دیکھا۔

مجھے رسم کرنی ہے آنٹی"!ہنس کر کہتی وہ زرخان کے ساتھ بیٹھی تو" کئی آنسو اسکے گلے میں اٹکے تھے۔

سب خوش تھے۔ زرخان اسٹیج سے اترا تو مجاز اور ہالے ایک ساتھ رسم کرنے بیٹھے تھے۔

اس نے اپنے بھائی کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں شوخی کا ایک جہان آباد تھا اور ہالے اسکی باتوں پر لال سرخ ہوتی جارہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

موورے "!مجاز کی حرکتوں سے تنگ آکر ہالے نے درخشاں بیگم کو" پکارا تھا۔ مجاز اب اسکے چہرے پر ابٹن لگا چکا تھا۔

مجاز بری بات ہے۔ بچی کو تنگ نہیں کرو۔"درخشاں بیگم کی بات" پر وہ ہنس پڑا تو ہالے نے گھور کر اسے دیکھا۔

لالہ آج خیر نہیں آپ کی۔"عمر کی بات پر ہالے نے پاس پڑا" پھول کھینچ کر ان دونوں بھائیوں کو مارا تھا۔ سب خوش تھے سوائے اس کے۔ اس نے سامنے کھڑے زرخان کو دیکھا جو ابھی تک نائشہ کے ساتھ مصروف تھا۔ ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتی وہ خاموشی سے وہاں سے اندر بڑھ گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جاری ہے۔۔۔

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 19

"مجاز آپ نے اب مجھے تنگ کیا تو میں واقعی آج خانم کے پاس چلی جاؤں گی۔"اسکی نظروں سے گھبراتے وہ چیخ کر بولی تو مجاز نے مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کرتے اسے دیکھا۔

"میں نے کیا کیا ہے؟ میں تو معصوم ہوں۔"اسکے ناٹک کرنے پر ہالے نے اسکے ہاتھ پر نوچا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آہ ظالم !کرلو جتنا ظلم کرنا ہے۔ رات میری باری ہے۔"اسکا ہاتھ" اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتا وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتے بولا تو اسکی جان نکلی تھی۔

وہ اتنے لوگوں کے بیچ بھی باز نہیں آرہا تھا۔ اب اسے اپنے عمل پر پچھتاوا ہو رہا تھا مگر کچھ نہیں کر سکتی تھی اس لئے گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

وہ سب بھول کر آج دل سے خوش ہوئی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا اب وہ مزید خود کو ہلکان نہیں کرے گی۔ اسکے دل میں مجاز کی محبت ہے اور اس نے خود سے اب لڑنا بند کر کے اس بات کو قبول کر لیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آخر کب تک وہ یوں خود کو بیوقوف بناتی؟

آج حویلی میں خوشیاں تھیں اور وہ آنکھوں میں چمک لیے مجاز کی سنگت میں ہر چیز بھلائے بس یہ وقت اچھے سے گزار رہی تھی۔

حمدان کی رسم ہوگئی تھی اور اب ان دونوں کو مہندی لگنی باقی تھی۔

باہر سارے لڑکے الگ ہی ہنگامہ کئے ہوئے تھے۔

اور لڑکیوں میں جسے تماشہ کرنا تھا وہ منہ بنائے بیٹھی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آنٹی میں بھی مہندی لگواؤں گی۔ "نائشہ کی آواز پر نور نے سر اٹھا" کر اسے دیکھا تھا جو شال لپیٹے مہندی والی کے پاس بیٹھ رہی تھی۔

ضرور بیٹا کیوں نہیں۔ نور !ہالے !تم لوگ بھی لگواؤ بیٹا مہندی۔" فرحت آفندی نے بہت نازک سا ڈیزائن اپنی ہتھیلی پر بنوایا تھا وہ" بھی حمدان کی ضد پر ورنہ ان خوشیوں سے منہ تو وہ کب کا موڑ چکی تھیں۔ مگر اپنی اولاد کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی تھیں۔۔

سب کے کہنے پر بہت مشکل سے وہ مہندی لگوانے بیٹھی تھی۔ اگر آج نائشہ یہاں نا ہوتی تو پھر بات شاید کچھ اور ہوتی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سنیں !میری مہندی کے بیچ زیڈ کے لکھنا ہے آپ نے۔ "نائشہ" نے آہستہ سے کہا تھا مگر وہ آرام سے سن گئی تھی کیونکہ اسکے کان اسی پر تو لگے تھے۔

اسکا دل کیا جا کر منہ نوچ لے اسکا جو اسکے سامنے بے شرموں کی طرح اسکے شوہر کو لائن دے رہی تھی اور اب اسکا نام بھی اپنی ہتھیلی پر لکھوا رہی تھی۔

نور کیا ہوا؟ کن سوچوں میں گم ہو؟"ہالے کے ہوش دلانے پر وہ" چونکی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کچھ نہیں بھابھی !بس یونہی طبعیت بوجھل ہے۔"زرا سا مسکراتے" وہ سر جھکا گئی تو ہالے نے بغور اسکا جھکا چہرہ دیکھا۔

کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے کہو نا۔ یوں پریشان مت ہو۔ "ہالے کی" فکر پر اسے جی بھر کر اس پر پیار آیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ایسا کچھ نہیں ہے بھابی !بس صبح سے ان کاموں میں لگی ہوں نا تو" "تھکاوٹ ہوگئی ہے۔

ہمم یہ بھی ہے۔ لیکن تم نائشہ کی وجہ سے پریشان ہو تو میں" تمہارے لالہ سے شکایت کرتی ہوں زرخان لالہ کی۔ "ہالے کی بات پر وہ ایک دم ہنس دی تھی۔

آپ فکر نا کریں۔ میں ایسی لڑکیوں کی وجہ سے پریشان نہیں" ہوتی۔ ویسے بھی وہ میرا شوہر ہے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوسکتی ہے؟ کسی کے آنے جانے سے ہمارے رشتے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ "اس کی بات پر ہالے نے سر ہلایا تھا۔

ویسے آپ لالہ پر دھیان دیں۔ یہ نا ہو وہ بھی کسی اپنی ہوتی سوتی" کو لے آئیں۔ "اس نے شرارت سے کہا مگر ہالے نے دہل کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

اللہ نا کرے نور !اور ویسے بھی وہ ایسے نہیں ہیں۔ بہت پیار" کرتے ہیں مجھ سے۔ "ہالے کے انداز پر وہ مسکرائی تھی۔ دھیان

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

زرخان کی طرف گیا تھا۔ وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا وہ جانتی تھی۔ گہرا سانس بھر اس نے اپنا سارا دھیان اپنی مہندی کی جانب لگایا تھا۔

دن بھر کی تھکان کہ بعد اسے اب سکون میسر آیا تھا۔ مہندی سوکھ چکی تھی۔ کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ پر لیٹی تھی۔ سکون کی ایک لہر اسکے جسم میں دوڑ گئی۔ اپنے ہاتھوں میں لگی مہندی دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ مہندی میں لکھے مجاز کے نام کو دیکھ کر اسے مجاز کی بات یاد آئی تو وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ کبھی بھی کمرے میں آسکتا تھا اور اس نے ابھی تک چینج بھی نہیں کیا تھا۔

دل بری طرح دھڑکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی سوچ پر عمل کرتی دروازہ کھلنے کی آواز نے اسے ساکت کیا تھا۔

وہ کمرے کے بیچوں بیچ ہونق بنی کھڑی کمرے میں داخل ہوتے مجاز کو چونکانے کا باعث بنی تھی۔ اسکا ارادہ سمجھتے اسکے چہرے پر مسکراہٹ کھلی تھی۔

فرار کی کوشش؟ "آئی برو اچکاتے اس نے پوچھا تو وہ فوراً نفی میں" سر ہلا گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اچھا واقعی؟ "مجاز کے بڑھتے قدم اسے اپنے دل پر پڑتے محسوس" ہو رہے تھے۔ اسکے پیچھے آتے مجاز نے بہت آہستگی سے اسے اپنے حصار میں لیتے اپنے بازو اسکے گرد باندھے اور اپنی ٹھوڑی اسکے کندھے پر رکھی تھی۔

وہ خوشبوؤں میں نہایا وجود اسے اپنی طرف مائل کر رہا تھا۔ اسے دیوانہ کر رہا تھا۔ وہیں اس شخص کی ذرا سی قربت پر وہ شرم سے گلنار ہوتی سر جھکا گئی۔

اسکے انداز پر بہت آہستگی سے مجاز نے اسکے بکھرے بال سمیٹ کر اسکے کان کی لو کو چھوا تو اس کے لمس پر وہ خود میں سمٹی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ شخص ساحر تھا۔ ایسا جادو کرتا تھا کہ کوئی اسکے سحر سے نکل نہیں پاتا تھا۔ ہالے نے ایک دم مڑ کر اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپایا تھا۔ یوں اسکے قریب آنے پر مجاز نے اسکے گرد اپنی گرفت مزید مضبوط کر کے اسے خود میں بھینچا تھا۔ وہ خوشبوؤں سے بھرا وجود اسکا تھا۔ وہ تو سادگی میں بھی کمال تھی اور آج اس روپ میں اسکے ہوش اڑا رہی تھی۔ وہ اسکی سادگی پر مرنے والا اسکے اس روپ سے گھائل ہوا تھا۔

مممم۔۔۔ مجاز"!اس نے ٹوٹے لفظوں میں اسکا نام پکارا تھا۔"

وہ جو لفظوں سے چھیڑ کرتے ہیں"

Paid Ebooks03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کہ ہمارا نام بھی انہیں لینا محال لگتا ہے "اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

ٹھوڑی سے پکڑ کر اس ماہ جبیں کا چہرہ اوپر کو اٹھاتے مجاز نے اسکی روشن آنکھوں میں جھانکا تھا جہاں سوائے اسکے عکس کے کچھ نہیں تھا۔

بہت آہستہ سے مجاز نے جھک کر اسکے ماتھے کو اپنے لمس سے مہکایا تھا۔

اسکے لمس پر ہالے کی گھنیری پلکیں لرزی تھیں۔ مجاز نے بہت نرمی سے اسکی آنکھوں کو باری باری چھوا تھا۔

اس کی بڑھتی جسارتوں پر ہالے نے گھبرا کر اسکی قمیض کو مٹھیوں میں جکڑا تھا۔

مہندی لگے ہاتھ اسکے کپڑوں کو رنگ گئے تھے۔

اس نے گھبرا کر مجاز کو دیکھا۔

آپ کی شرٹ پر رنگ۔۔۔ "اتنا کہتے اس نے بے بسی سے دانتوں" تلے لب دبائے تھے۔ مجاز کی شوخ نظریں اس پری پیکر کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں جیسے اس سے ضروری دنیا میں کوئی کام نا ہو۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"آپ نے تو صرف یہ شرٹ رنگی ہے۔ میں تو آپ کو پورا اپنے رنگ میں رنگنا چاہتا ہوں۔"گھمبیر لہجے میں کہتے اس نے آہستہ سے جھک کر اسکی ٹھوڑی کو چھوا تو وہ سر تا پیر کپکپا اٹھی تھی۔ اپنی کمر پر اسکی مضبوط انگلیوں کا لمس۔۔۔ وہ مکمل طور پر اسکے سہارے کھڑی تھی۔ اسکا سہارا نا ہوتا تو اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

"کچھ کہتی کیوں نہیں ہیں ہالے؟"اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ سرگوشی میں اس سے پوچھ رہا تھا۔

وہ اسے کیا بتاتی؟ اس شخص کی نظروں کی تپش، لفظوں کی مٹھاس، ہاتھوں کا لمس اسے قید کر گئے تھے۔ وہ سحر میں جکڑی جا چکی تھی۔ اس جادوگر کا جادو اس پر چل گیا تھا مگر وہ ابھی اتنی بے باک ہرگز نہیں تھی کہ کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کر سکے۔ مجاز نے شرارت سے اسکی ناک سے اپنی ناک ٹکرائی تو وہ تڑپی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

مجاز"!اسکے لہجے میں شکایت تھی جسے محسوس کر کے وہ کھل کر" ہنسا تھا۔ اسکی شرارت سمجھ کر ہالے نے غصے سے اسکے سینے پر ہاتھ مارا تبھی وہ ہاتھ مجاز نے اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں قید کیا اور ان ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگا گیا۔

حیا سے اسکی نظریں جھکی تھیں۔ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ بہت نرمی سے اسکے چہرے پر جھکا تھا اور حیا کے سارے رنگ اس نے بہت نرمی سے چرائے تھے۔ ہالے نے مٹھیاں سختی سے بھینچی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ اس شخص کی محبت کی اکلوتی وارث تھی۔ وہ اس کا قلب تھی وہ یہ بات جان گئی تھی۔

مجاز نے اسے اپنے بانہوں میں اٹھایا تو اس کی جان نکلی تھی۔ اسے آہستہ سے بیڈ پر لٹاتے وہ خود اسکے سامنے آیا تھا۔

"میں نے دنیا کا ہر رنگ دیکھا تھا۔ حسین سے حسین، آنکھوں کو خیراہ کر دینے والا، ہواؤں کا مہکتا لمس، پرندوں کی دل موہ لینے والی بولیاں۔۔۔ مجھے لگتا تھا جیسے اس کے جیسا حسین منظر کہیں نہیں مگر آج۔۔۔"وہ لمحے کو رکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں جب جب ان آنکھوں میں دیکھتا ہوں بے خود سا ہوجاتا"
ہوں۔ مجھے لگتا ہے کائنات کا سارا حسن ان حسین آنکھوں میں سمٹ
آیا ہے۔ یہ چہرہ حسین وادیوں میں رہنے والی پریوں جیسا ہے کہ
وقت شاید گزر جائے مگر انہیں دیکھنے کی چاہ کبھی ختم نا ہو۔"اسکی
آنکھوں کو اپنے لمس سے مہکاتے وہ اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر
گیا تھا۔

بہت آہستہ سے مجاز نے اس نازک وجود کو سمیٹا تھا۔ وہ اسکی حیات
کا بہترین تحفہ تھی۔ وہ اس کے لئے اس پانی جیسی تھی جس کی طلب
میں انساں صحراؤں کی خاک چھان لیتا ہے، نایاب و قیمتی۔۔۔

گزرتی رات ان پر سایہ کیے ہوئے تھی۔ ہواؤں نے حسین رقص
کرتے بادلوں کو مخمور کیا تھا۔ زندگی حسین ہوتی ہے مگر من پسند

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

شخص کی قربت میں حسین تر ہوجاتی ہے۔ وہ اس پر ابر بن چھایا اسے محبت کی بارش میں بھگوتا نئے جذبوں سے روشناس کروا رہا تھا۔

اور وہ آنکھیں موندے بس اسکی محبت محسوس کرتی اس کے اس ساتھ کے دائمی ہونے کی صدق دل سے دعا گو تھی۔

خالی کمرے میں عجیب سی وحشت پنہاں تھی۔ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہی تھی جہاں اس شخص کا نام پوری شان سے جگمگا رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آج کے دن ہر کوئی خوش تھا سوائے اسکے۔ رات کا آخری پہر شروع ہوگیا تھا مگر وہ اب تک کمرے میں نہیں آیا تھا۔ وہ پچھلے کئی دنوں سے اس کے ساتھ یہی تو کر رہا تھا۔ اسکا پہلے کا رویہ اور اب اسکی بے رخی نور کو اندر اندر ہی اندر ختم کر رہی تھی۔

وہ اس سے لاکھ نفرت کی دعویدار سہی مگر آج اسکے پہلو میں کسی اور کو دیکھ کر اسکا دل ناجانے کتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا۔

اسکا دل کیا سب کچھ تہس نہس کردے مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر سکی۔ بس خاموش تماشائی بنی اپنے شوہر کے پہلو میں اسکی دوست کو دیکھتی رہی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دل گھبرانے لگا تو وہ اٹھ کر کھڑکی تک آئی تھی مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔

نائشہ اور وہ رات کے اس پہر کہیں سے آرہے تھے۔ نائشہ اسکی گاڑی سے اتر رہی تھی۔ اس منظر نے اسے آگ لگا دی تھی۔ غصے سے کھڑکی بند کرتی وہ آتش فشاں بنی پھٹنے کو تیار تھی۔ وقت گزرتا جارہا تھا مگر زرخان کمرے میں نہیں آیا۔ غصہ آنسوؤں کی ضرورت اسکی آنکھوں سے بہہ رہا تھا۔

میری بلا سے تم بھاڑ میں جاؤ زرخان آفندی "!بیڈ پر گر کر کہتی" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ وہ اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتی تھی کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔ ہاں اسے یہ تسلیم کرنے میں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کوئی عار نہیں تھا کہ کبھی وہ شخص اسکا ناپسندیدہ ہوا کرتا تھا اور آج ایک بار پھر وہ اسکے آنسوؤں کی وجہ بن گیا تھا۔

روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئیں تھیں۔ سر بھاری ہونے لگا تھا۔ کب وہ نیند کی آغوش میں اتری اسے احساس نہیں ہوسکا.

افق پر ستاروں کی جھالر ہٹتے ہی آفتاب نے اپنا ڈیرہ جمایا تھا۔

پرندے اپنے اپنے گھروں سے نکل کر اب غول کی صورت میں اپنے رزق کی تلاش میں اڑان بھر چکے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کمرے میں آتی سنہری کرنوں سے کسمسا کر اس نے کروٹ بدلی اور اپنا چہرہ مجاز کے سینے میں چھپایا تھا۔

اسکی قربت کی آنچ میں ساری رات پگھلتی وہ پر سکون سی اسکی بانہوں کے حصار میں قید تھی۔

باہر سے آتے شور کی آواز پر وہ ایک گھبرائی تھی۔ گھڑی صبح کے آٹھ بجا رہی تھی۔

مجاز۔۔۔ "اس نے گھبرا کر مجاز کا کندھا ہلایا جو گہری نیند میں" تھا۔ اسکی آواز پر زرا سی آنکھیں کھولے اسکا کھلا کھلا روپ دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

صبح ہوگئی ہے۔ پلیز اٹھ جائیں۔"اسکی نظروں کی تپش سے گھبراتے" وہ منمنائی تو مجاز کے چہرے پر مسکراہٹ کھلی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا موبائل کی رنگ ٹون نے اسے الرٹ کیا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر موبائل دیکھتے اس کے کشادہ ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا تھا۔

مجاز سب ٹھیک ہے؟ "اس کے جھٹکے سے اٹھنے پر وہ خود بھی اٹھی" تھی۔

مجھے ابھی جانا ہوگا۔ شام میں ملاقات ہوگی۔"اسکے ماتھے پر لب" رکھے وہ تیزی سے اپنی شرٹ اٹھاتا واشروم میں بند ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے کے چہرے پر ہوائیاں اڑی تھیں۔ ناجانے اب کون سی آزمائش ان کے نصیب میں لکھ دی گئی تھی۔

بنا وقت ضائع کئے وہ فوراً سے گھر سے نکلا تھا۔ اس کے گھر سے نکلتے ہی وہ فوراً سے ڈریسنگ روم میں بند ہوئی تھی۔ دل پوری تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ کل جس چہرے پر گلاب رنگ چھایا ہوا تھا اب اسی چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

اس نے موبائل نکال کر تیزی سے کھولا تو سامنے جگمگاتے میسج نے اسکے پیروں تلے سے زمین کھسکی تھی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آیا تھا وہ انجانے میں ایک بہت بڑی غلطی کر بیٹھی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

گھر بھر میں شادی کی رونقیں عروج پر تھیں۔ دن کی بارات تھی اور پھر شام کا ولیمہ۔ وجہ حمدان کے سسرال کی طرف رواج کا ہونا تھا۔ دن بارہ بجے تک ان لوگوں نے نکلنا تھا۔ سب کی تیاریاں تیزی سے جاری تھیں۔ فرحت آفندی تیار تھیں جبکہ نور صبح سے کمرے سے ہی باہر نہیں نکلی تھی۔

شام میں اسکا اور ہالے کا بھی ولیمہ تھا مگر ناجانے وہ کیوں سب سے ضد لگائے بیٹھی تھی۔ درخشاں آفندی کو رہ رہ کر اس پر غصہ آرہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"بھابھی آپ دیکھ رہی ہیں اس لڑکی کی حرکتیں۔"

درخشان اس کی رات سے طبعیت ناساز ہے۔ آرام کرنے دو اسے۔" اور ویسے بھی شام میں ولیمہ کی رسم ہے۔ بہتر ہے تھوڑا سکون میں آجائے۔"

مورے کبھی نہیں سمجھیں گی مجھے۔ لیکن آپ کا شکریہ خانم۔ "سہج سہج کر قدم اٹھاتے وہ نیچے اتر کر آئی تو اسے دیکھ کر گھر کے اندر داخل ہوتے زرخان کے قدم ٹھٹکے تھے۔ اپنے نکاح کا جوڑا پہنے، سولہ سنگھار کیئے وہ کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتی تھی

اس پر دلکش آنکھوں پر سایہ فگن پلکیں۔ زرخان کو اپنا دل ایک نئی لے پر دھڑکتا محسوس ہوا تھا مگر پھر سر جھٹکتے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔

وہ جو اسکا ٹھٹھکنا محسوس کر کے دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی اسکی بے رخی پر کٹ کر رہ گئی۔

تھوڑی دیر میں بارات جانے کے لئے تیار تھی۔ ہالے لال انار کلی فراک پہنے کل کی طرح ہی حسین لگ رہی تھی مگر چہرے پر چھایا اضطراب کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔ بارات پوری شان سے نکلی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ کا موڈ کیوں آف ہے بھابھی؟"نور کب سے اسے نوٹ کر" رہی تھی۔ پھر صبر نا ہوا تو پوچھ بیٹھی۔

کچھ نہیں !بس یونہی طبعیت خراب ہے۔"ہالے نے مسکرا کر اسے" ٹالا تھا۔ مجاز اور زرخان دونوں ہی مردان خانے میں تھے۔ البتہ نائشہ بے چین سی بار بار پہلو بدل رہی تھی۔ نور کے لئے وہ آنکھوں میں چبھتے کانٹے جیسی تھی۔

اس سے یہاں بیٹھنا دوبھر ہو رہا تھا۔ تبھی رخصتی کا شور اٹھا تھا۔ بہت شان سے وہ حمدان کی دولہن کو اپنے ساتھ واپس حویلی لائے تھے۔ ہر چیز بہت اچھے سے ہوگئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عاتکہ کو کمرے میں چھوڑ کر نور باہر آگئی۔ نیچے حمدان کے دوست موجود تھے تو وہاں جانا ہی فضول تھا۔ ہالے اور درخشاں آفندی دونوں عاتکہ کے پاس تھیں۔

اداس دل کو بہلانے کی خاطر وہ پچھلے حصے کی طرف بنی بالکونی میں آگئی۔ شام میں ان کا ولیمہ تھا۔ اسے ایک بار پھر اس کے لیے سجنا تھا مگر وہ تو اسکا تھا ہی نہیں.

بچے یہاں کیوں کھڑی ہو؟ آرام کر لو۔ تھک گئیں ہو گی۔"فرحت" آفندی کی آواز پر وہ بہت بری طرح چونکی تھی۔

"افقف خانم !آپ نے تو ڈرا ہی دیا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ڈرنا کیسا بچے؟ ریلیکس رہو۔"اسکا ہاتھ تھامے وہ بہت شفقت سے" بولیں تو ان کی بات پر سر ہلاتی وہ اندر بڑھ گئی۔

اس کے جاتے ہی انہوں نے دیوار کے ایک طرف زرخان کو دیکھا تھا جو نائشہ کے ساتھ ایسے کھڑا تھا کہ بہت غور کرنے پر پتا چلتا۔ انہوں نے شکر کا سانس بھرا تھا کہ نور کی نظر ان کی طرف نہیں گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پورے لان کو برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ ہالے، عاتکہ اور نور اوپر تیار ہو رہی تھیں جبکہ مجاز اور زرخان تیار ہو کر اب فنکشن کے منتظر تھے۔

حمدان کی آج چھٹی تھی۔ عمر بیچارا سہی گھن چکر بنا ہوا تھا۔ وہ اسپتال اور گھر دونوں جگہوں کو سنبھال رہا تھا۔

تم دونوں کا بھی ولیمہ ہے۔ ذرا اچھے سے تیار ہو جاؤ" حاقان آفندی" کے ٹوکنے پر زرخان نے سر کھجایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"بابا ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں۔ اور ویسے بھی اصل تیاری تو دلہنوں کی ہوتی ہے نا۔"مجاز نے مسکرا کر جواب دیا تھا جبکہ دل میں یہ خواہش شدت سے جاگی تھی کہ وہ ہالے کو ایک نظر دیکھ سکے۔

"لالہ آپ جاؤ۔ میں یہاں کے سب انتظامات دیکھ لیتا ہوں۔ پھر مجھے بھی نکلنا ہوگا۔"مجاز کو کہتے وہ اسے اشاروں میں بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔ آنے والا وقت یقیناً بہت کچھ تبدیل کرنے والا تھا۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447980756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 20

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ستاروں کو اپنے آنچل پر سجائے اس نے ایک نظر آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

فیروزی رنگ کی پیروں کو چھوتی فراک جس پر سلور ستاروں کا کام بہت مہارت سے کیا گیا تھا زیب تن کئے سلور نگوں کی جیولری پہنے وہ مکمل تیار تھی۔

نور تمہارے پاس ایکسٹرا بنچ ہوگا؟ "عاتکہ کی آواز پر وہ جو خود کو" بہت غور سے دیکھ رہی تھی ایک دم چونکی تھی۔

جی بھابھی ہے نا۔روم میں ہے میں لے کر آتی ہوں۔ "انہیں" کہتی وہ اپنی فراک سنبھالتی اپنے کمرے میں آئی تھی۔ اسکا رخ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف تھا۔ جلد بازی میں وہ بیڈ پر پڑے زرخان کے کپڑوں کو بھی نوٹ نہیں کر پائی تھی۔

ہوش تو تب آیا جب دروازہ کھلنے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ جو اپنے دھیان میں اندر آیا تھا سامنے اس پری پیکر کو دیکھ کر جیسے سب بھول گیا تھا۔

وہ۔۔۔وہ میں بھابھی کے لئے یہ لینے آئی تھی۔ "اپنے ہی کمرے" میں آکر وہ اسے صفائی دے رہی تھی مگر سامنے والا سن کب رہا تھا۔ وہ تو جیسے اس ہوش ربا حسن کے آگے گھٹنے ٹیک گیا تھا جبھی آہستہ سے اسکے پاس آتے اس نے نور کو کمر سے تھام اپنے قریب کیا تھا۔

وہ جو کل سے اب تک صرف اور صرف اس سے نفرت کا اظہار کر رہی تھی اسکے یوں پاس آنے پر سب بھول گئی تھی۔ اسے یاد رہا تو بس اس ساحر کا سحر جو اب آہستہ سے جھک کر اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

یہ ادائیں، یہ خوبصورتی !جان لینے کا ارادہ ہے کیا؟ "اسکے جھمکے کو" ہولے سے اپنے لبوں سے چھوتے اس نے دائیں ہاتھ کی پوروں سے اسکے بال سمیٹے تھے۔اسکے گلے کا ہار ٹھیک کرتے اسکی انگلیاں نور کی نازک گردن کو چھوتی اسکا دل دھڑکانے کا باعث بن رہی تھیں۔

زر۔۔۔"اپنی کمر پر اسکے بڑھتے دباؤ پر ہوش میں آتے اس نے" زرخان کو پکارا تھا مگر اب بہت دیر ہوگئی تھی۔ آہستہ سے جھکتے اس نے باقی لفظوں کو چرایا تھا۔ وہ جو ابھی نک سک سی تیار ہوئی تھی اب اسکے رحم و کرم تھی۔ ڈریسنگ سے سامان نیچے پھینکتے اس نے ایک جھٹکے میں اسے اٹھا کر ڈریسنگ پر بٹھایا تھا۔ اسکے اس جارحانہ انداز پر نور نے سختی سے اسکا کندھا تھاما تھا جو مدہوش سا اسکے چہرے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پر جھکا ہر چیز فراموش کر چکا تھا۔ اپنی کمر پر اسکے مضبوط ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے اسکی جان نکلی تھی۔

اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے نور نے اسے ہوش دلانا چاہا تھا مگر وہ تو جیسے آج پیچھے ہٹنا ہی بھول گیا تھا۔

اسکی سانسوں کی مہک محسوس کر کے وہ اسے مزید خود کے قریب کر گیا۔

فسوں خیز لمحات میں وہ دونوں ایک دوسرے میں قید تھے جب فون کی چنگھاڑتی آواز نے ماحول کی معنی خیز خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447992750

آہستہ سے پیچھے ہوتے اس نے گہری نظروں سے اپنے سامنے موجود وجود کو دیکھا تھا جو اسکے ذرا سے لمس سے سر تا پا کانپ اٹھی تھی۔

بکھری لپ اسٹک، کپکپاتے لب، اسکا دل ایک بار پھر بے ایمان ہوا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا نور نے بے ساختہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

مگر سامنے بھی زرخان آفندی تھا۔ فون اٹھاتے اس نے اپنا دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر اسے خود سے لگایا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

زرخان بھابھی ویٹ کر رہی ہونگی۔ ہمیں جانے دیں۔ "اسکی انگلیوں" کی گستاخی پر وہ لال ہوتی اسکے سینے میں سر چھپا گئی۔ اسکا یہ شرمایا لجایا روپ زرخان آفندی کے دل میں اترا تھا۔

فون پر بات کرتے ہوئے بھی اسکا سارا دھیان اس نازک وجود پر تھا جو اسکے بانہوں کے گھیرے میں کھڑی کانپ رہی تھی۔

کہاں تو میرے مرنے کی دعا کرتی ہو اور اب یوں میری قربت" میں یوں گھبرانا، شرمانا؟ بہادروں پر یہ انداز زیب نہیں دیتا مسز زرخان"! اسکی لزرتی پلکوں کو لبوں سے چھوتے وہ شرارت سے گویا ہوا۔ نور نے جھٹ سے نظریں اٹھا کر اس مغرور انسان کو دیکھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کوئی نہیں، اتنی جلدی پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ "اسکے کان کو چھوتے" وہ اسکی کنپٹی پر سلگتے لب رکھتا بولا تو اس نے غور سے اسکا شخص کو دیکھا جو شاید آج کل کچھ زیادہ ہی ہینڈسم ہوگیا تھا۔

اسے خود کو یوں بے خود سا تکتا پا کر وہ ایک بار پھر شرارت پر آمادہ ہوا تھا اور جھک کر اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا تھا۔ اسکے اچانک حملے پر وہ بوکھلائی تھی مگر اب بہت دیر ہوگئی تھی۔ وہ دیوانہ تھا اور اسے بھی اپنے ساتھ دیوانہ کر رہا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

رات انتظار کرنا میرا۔ بہت ہوگئیں یہ لڑائیاں، اب کچھ محبت بھی" کر لینی چاہئے ہمیں۔ "اسکی کنپٹی کو لبوں سے چھوتے اس نے نور کو سینے سے لگایا تھا۔

اسکے حصار میں قید وہ بس اسے محسوس کر رہی تھی۔ اسکا دل اسکی ہتھیلی میں دھڑک رہا تھا۔ وہ شخص واقعی ساحر تھا ساری ناراضگی غصہ بھلائے وہ بس اس شخص کی سنگت میں خوش تھی۔ وہ اسکا تھا، اسے اسی تک آنا تھا۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ پیچھے ہوا تھا۔

اسے شاید کہیں جانا تھا۔ لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ اس سے آزادی ملتے ہی وہ فوراً وہاں سے بھاگی تھی۔ اس جن کا کوئی بھروسہ نہیں تھا اگر دوبارہ قید کرلیتا تو۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بھابھی یہ لیں۔ "دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے کمرے میں قدم رکھا تھا اور ہاتھ میں موجود وہ ستاروں سے بھرا خوبصورت بنچ ٹیبل پر رکھا مگر عاتکہ کی دبی دبی ہنسی اور میک اپ کرنے والی لڑکی کی معنی خیز سی نظروں نے اسے بوکھلا دیا تھا۔

"کیا ہوا؟ آپ لوگ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں ؟"

پیا سے مل کر آئی ہو تو کم از کم ثبوت تو مٹا دیتیں۔ "اس لڑکی" کی بات پر اسکا دل دھک سے رہ گیا۔ فوراً سے پہلے اس نے اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا تو دل کیا ڈوب مرے یا اس انسان کا گلا دبا دے۔ اسکا پورا میک اپ خراب کرگیا تھا وہ شخص اور۔۔۔ شرم سے ڈوب مرنے کا دل تو چاہا مگر جھکے سر کے ساتھ اس نے اپنا حلیہ درست کیا

CLASSIC URDU MATERIAL
PaidEbooks 03447982756

تھا۔ کانوں میں مسلسل ان لوگوں کی ہنسی کی آواز اسے مزید شرمندہ کر رہی تھی۔

"ہالے باجی آپ کو لالہ بلا رہے ہیں۔ "ملازمہ کی آواز پر ہالے کی ہنسی کو بریک لگے تھے۔

"چلو ابھی ہالے کی باری بھی آ چکی ہے۔"عاتکہ بھابھی کو بھی موقع ملا تھا اور انہوں نے اسے ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔

خفیف سا ہنستے اس نے غصے سے مجاز کو دو چار صلواتیں سنائی تھیں جو اسے بلاوجہ ہی شرمندہ کر گیا تھا حالانکہ ابھی تو اس بیچارے نے کچھ کیا ہی نہیں تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اپنا بھاری لہنگا سنبھالے وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ تیاری میں مصروف تھا۔

آپ نے بلایا؟ "دروازہ بند کرتے وہ اسکے پاس آئی تو مجاز نے اسکی" نازک کمر میں ہاتھ ڈال اسے خود سے قریب تر کیا تھا۔

مجاز آپ نے یہ کرنے کے لئے مجھے بلایا ہے؟پہلے ہی آپ نے" "سب کے سامنے شرمندہ کروا دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ارے میں نے کیا کیا بھئی؟"اس کے پھولے گالوں کو دیکھ کر اسے ہنسی آئی تھیں جسے دبائے وہ سنجیدگی سے پوچھ بیٹھا۔

"کچھ نہیں !آپ بتائیں کیوں بلایا ہے؟ کوئی کام تھا ؟"

"کام تو بہت ضروری تھا۔ ان آنکھوں کو دیدار یار کی طلب تھی اور پھر جب تک یہ دیدار نا ہو ان آنکھوں کو کوئی چیز بھاتی ہی نہیں ہے۔"اسکی گھنیری پلکوں پر پھونک مارتے وہ شوخ نظروں سے اسکے دلربا نقوش دیکھتا اسکے چہرے پر جھکا تھا کہ بہت اچانک ہالے نے اپنا نازک مرمریں ہاتھ اپنے ہونٹوں پر جمایا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجاز میں پوری تیار ہوں پلیز۔"اسکی آنکھوں میں خفگی بھرے" تاثرات دیکھ کر وہ منمنائی تھی۔ اس شخص کی ناراضگی سوہان روح تھی۔

"عزیز من !میری بات سنو۔یہ جو خود ساختہ دوریاں ہمارے درمیان ہیں یہ مجھے کسی پل چین نہیں لینے دیتیں۔ میرے بس میں ہو تو دور کہیں ایک شہر بساؤں جہاں ہمارے علاوہ کسی ذی روح کا وجود تک نا ہو۔۔ اپنی آغوش میں چھپائے میں آپ کو اس محبت بھری وادی میں لے جانا چاہتا ہوں جہاں آپ کے ارد گرد میری محبت رقصاں ہوگی۔"آہستہ سے جھک کر اسکے نازک ہاتھ پر اپنے سلگتے لبوں کا لمس چھوڑتے مجاز آفندی نے مخمور نگاہوں سے اسے دیکھا تھا جو اسکی نظروں کی تپش محسوس کرتی سر جھکا گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بہت عزیز ہیں آپ مجھے ہالے ! کبھی میرا مان مت توڑیئے گا ورنہ" مرجاؤں گا میں۔ "اس کے اچانک اس طرح کی بات کرنے پر ہالے نے خوف سے اسکے ہونٹوں پر اپنا نازک ہاتھ رکھا تھا۔ دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ کیا ہوگا جب مجاز کو سچ پتا چلے گا؟ یہ سوچ آتے ہی وہ بے اختیار اسکے سینے سے لگی تھی۔

ہالے"!اسے یوں خود سے قریب دیکھ کر اس نے ٹھوڑی پکڑ کر" اسکا چہرہ اپنی نظروں کے سامنے کیا تھا۔

مجاز وہ۔۔۔"آج وہ اسے سب بتا دینا چاہتی تھی۔ ہر ایک چیز۔۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی جواب دیتا مجاز کا فون رنگ ہوا تھا۔
ہاتھ بڑھا کر موبائل کان سے لگاتے وہ اب آنے والی کال کی طرف
متوجہ تھا۔

ہاں کہو۔ "دوسری جانب سے ناجانے کیا کہا گیا تھا کہ اس کے"
کشادہ ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔ ہالے کو خود سے دور کئے وہ
آگے بڑھا تھا۔ ہالے نے خوفزدہ ہو کر اسکی پشت کو دیکھا تھا۔

اگر کسی نے میرے اپنوں کو زرا سی بھی چوٹ پہنچائی نا تو وہ اسکی"
!زندگی کا آخری دن ہوگا۔ مجھے وہ شخص ہر حال میں چاہیے فرید
معلوم کرو کون سے ہے وہ شخص۔ "غصے سے فون رکھتے وہ مڑا تو

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے کو خوفزدہ نظروں سے خود کو تکتا پاتے اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔

"ادھر آئیں ہالے۔"نرمی سے اسے مخاطب کرتے اس نے اپنا مضبوط ہاتھ ہالے کی طرف بڑھایا تو اس نے آہستہ سے قدم آگے بڑھاتے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

"آپ کے لئے آپ کے اپنے بہت ضروری ہیں نا؟"

"بہت !انہیں چوٹ پہنچانے والے کی میں اپنے ہاتھوں سے جان لونگا۔ "ناچاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ سخت ہوا تو ہالے کی ریڈھ کی ہڈی کی میں سنسناہٹ سی ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ائم سوری"!اسکے تاثرات دیکھ کر اسنے آہستہ سے کہتے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے جس پر وہ اپنا سر جھکا گئی تھی۔ دل پر بوجھ مزید بڑھ گیا تھا۔ وہ کیا کر چکی تھی یہ سوچ آتے ہی اسکا سانس رکنے لگا تھا مگر اب اسکے ہاتھوں میں کچھ نہیں تھا۔ اسے عقل بھی آئی تو تب جب بہت دیر ہو چکی تھی اور واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

"آپ ریڈی ہو جائیں میں نیچے جاتی ہوں۔ سب ڈھونڈ رہے ہونگے۔"اسکی گرفت سے آزاد ہوتے وہ ہولے سے بولی تو وہ سر ہلا گیا۔ ابھی وہ جتنا ڈسٹرب تھا ہالے کے سامنے بھی خود پر کنڑول نہیں

کر پا رہا تھا اور اپنے لفظوں سے تو وہ اسے تکلیف کبھی نہیں دے سکتا تھا۔

ساری تیاریاں مکمل تھیں۔ زرخان نے چاروں طرف نظر دوڑاتے پورے لان کا طائرانہ جائزہ لیا تھا تبھی اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسکے پاس آکر کھڑا ہوا ہے۔

ساری تیاری مکمل ہے رات کے لئے ؟ "نائشہ کی آواز پر اس نے" گردن گھما کر اسے دیکھا تھا۔ وہ لڑکی بنا کسی مفاد کے اس کے ساتھ دن رات کام کر رہی تھی۔ وہ جتنا اسکا شکریہ ادا کرتا کم تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"بس دعا کرنا آج کا مقصد بنا کسی رکاوٹ کے پورا ہو جائے۔"

انشاء اللہ ہو جائے گا۔ اور ہاسپٹل کی ٹینشن مت لینا، میں نے وہاں" کا ہولڈ سنبھالا ہوا ہے۔ اب مزید کوئی غلطی نہیں، مزید کوئی غلط کام "نہیں۔

" ! تھینکس"

تھینکس مت کہو۔ یقین جانو تو مجھے یہ سب کرنے میں بہت مزہ" آرہا ہے۔ اور جب وہ تمہاری وائف مجھے دیکھ کر اتنے گندے گندے منہ بناتی ہے تو یقین مانو میں بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنڑول کرتی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

ہوں۔ "وہ مزے سے اسے بتا رہی تھی جس پر زرخان نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"ویسے کچھ زیادہ ہی نہیں تنگ کر دیا تم نے اسے؟ میں ضمیر کو بتاؤں گا تمہارے کرتوت۔"

"ہاہاہا جیسے میں ضمیر سے ڈرتی ہوں نا؟"وہ ایک ادا سے بولی تو وہ اسکے انداز پر قہقہ لگا اٹھا۔

زرخان بہت خیال سے جانا۔ وہاں بہت خطرہ ہو سکتا ہے۔"نائشہ" کی بات پر وہ سر ہلا گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں سب سنبھال لونگا۔ اور ویسے بھی اس بارے میں کسی کو بھی"
نہیں پتا سوائے لالہ کے اور تمہارے۔ کامیابی پکی ہے۔ "وہ پر عزم
تھا اس بات سے انجان کے ایک بہت بڑا خطرہ اسکا منتظر ہے۔

حویلی میں ولیمہ کا فنکشن عروج پر تھا۔ اسٹیج پر وہ تینوں موجود تھیں
جب کے مجاز، حمدان اور زرخان باہر مردان خانے میں تھے۔

لالہ مجھے نکلنا ہوگا۔"مجاز کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا جب"
زرخان نے اسے متوجہ کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"میں بھی چلتا ہوں ساتھ۔"

نہیں لالہ آپ یہیں رہیں۔ میں جارہا ہوں، میری ٹیم تیار ہے۔" نائشہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ ہاسپٹل کا چارج سنبھالا ہوا ہے۔ آپ بس یہاں رہیں۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا مجاز کو وہ بہت پیارا لگا تھا۔ اسے فخر ہوا تھا اپنے بھائی پر۔۔

خیر سے جاؤ اور خیر سے واپس آؤ۔ یہاں میری بہن تمہاری منتظر ہے۔"اسے سینے سے لگا کر کہتے وہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ لایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447962756

نکلتا ہوں لالہ"!اس سے دور ہوتے اس نے پیچھے کی طرف قدم" بڑھائے تھے اور اسکا ہر بڑھتا قدم مجاز کے دل پر بوجھ ڈال گیا تھا مگر وہ اپنی حالت سب پر واضح نہیں کر سکتا تھا۔

آپ کہیں جا رہے ہیں؟"اسے باہر کی جانب بڑھتا دیکھ کر وہ جو" اندر جا رہی تھی تیزی سے اسکے سامنے آئی تھی۔ زرخان نے بہت مشکل سے اسکے اس سجے سنورے روپ سے نظریں چرائی تھیں۔

زرخان میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔ یہ فنکشن چھوڑ کر کہاں" "جارہے ہیں آپ ؟

"نور ریلیکس !ایک کام سے جارہا ہوں جلدی واپس آجاؤں گا"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"لیکن آج کے دن بھی کام؟ ایسے کون کرتا ہے؟ "اسے کسی پل سکون نہیں تھا۔ اسکے بے چین انداز پر وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

"میڈم بے فکر رہیں آپ۔ نائشہ کے ساتھ کہیں نہیں جارہا۔ کچھ آفیشل کام ہے جو آج ہی کرنا ہے۔ جلد واپس آؤں گا، چینج مت کرنا۔ "اسے معنیٰ خیز نظروں سے دیکھتے وہ ہولے سے مسکرایا تو اس کے انداز پر نور بوکھلائی تھی۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس نائشہ سے۔ وہ دوست ہے اور میں بیوی۔ اور بیوی کا درجہ دوست سے زیادہ ہوتا ہے۔"وہ اترا کر کہتی سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی۔

"دوسری بیوی کا درجہ بھی پہلی بیوی جتنا ہی ہے نا؟"

"زرخان ایسا سوچنا بھی مت ورنہ گنجا کر دوں گی۔"

اس کے خونخوار انداز پر وہ قہقہہ لگا اٹھا تھا۔

"یار ایسی باتیں اکیلے میں کیا کرو نا۔ اب کیسے تمہیں گلے لگاؤں، کیسے تمہیں بتاؤں کہ میرے دل میں ابھی کیا ہو رہا ہے۔ "وہ نظروں ہی نظروں میں اسے نہارتا اسے شرمانے پر مجبور کر رہا تھا۔

"بہت حساب نکلتے ہیں تمہاری طرف۔ سب کا ایک ایک کر حساب لوں گا۔ فلحال تو نکلتا ہوں۔ سب کا خیال رکھنا۔"اسکا ہاتھ نرمی سے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دبائے وہ نکلتا چلا گیا اور اسکے آگے بڑھتے ہر قدم پر اسے زندگی جیسے اپنے ہاتھوں سے نکلتی محسوس ہوئی تھی۔ کچھ تھا جو اسے پریشان کر رہا تھا مگر کیا؟ وہ سمجھ نہیں سکی تھی۔

رات کی سیاہی ماحول کو مزید خوفناک کر رہی تھی۔ گاؤں سے دور اس علاقے میں عجیب سی وحشت کا سا سماں تھا۔

خالی میدان میں کھڑے بڑے بڑے ٹرک اور ان سے آتی ایک عجیب قسم کی بدبو جس نے فضا میں پھیل کر اسے آلودہ کر دیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دور ایک گاڑی بنا لائٹ جلائے ایک بڑی سی چٹان کے پیچھے آکر رکی تھی اور ایسی ہی کئی گاڑیاں کچھ فاصلے سے اپنے اپنے مخصوص ٹھکانوں پر رکی تھیں۔

کالی وردی میں وہ نقاب پوش اسلحہ سے لیس اپنی اپنی پوزیشن سنبھال چکے تھے۔ جب اس نے ہاتھ میں بندھی مخصوص گھڑی کو دیکھا تھا جو اس کے لئے بہت قیمتی تھی۔

پوزیشن پر رہو۔ کوئی بھی غلطی سارا پلین برباد کر دے گی۔ "کان" میں لگے ایئر پوڈ سے اس نے دور کھڑے اپنے اہلکاروں کو الرٹ کیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

چلو چلو سامان اندر گاڑیوں میں رکھو۔"ایک آدمی کی آواز آتے ہی" کئی قدموں نے ان ٹرکوں کی طرف رخ کیا تھا۔ خاموش فضا میں ایک دم سے شور برپا ہوا تھا۔۔

وہ سب الرٹ تھے اگلا قدم ان کا پلین کامیاب بھی کر سکتا تھا اور انہیں شکست سے دوچار بھی۔۔

نمبر تھری !اپنی طرف سے سات قدم لو۔ میں ٹرک کے پیچھے" "جاؤں گا۔

آرڈر دیتے اس نے دو قدم مزید آگے لئے تھے۔ وہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر مزید آگے ہوا تھا۔ آج کا دن اس کے لئے بہت اہم

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447092756

تھا۔ آج کی کامیابی ناجانے کتنے لوگوں کی آزادی کا باعث بننے والی تھی۔ وہ کسی قیمت ہار نہیں سکتا تھا۔

ایک قدم مزید بڑھاتے اس نے میدان کے سامنے کھڑے اس شخص کی طرف قدم بڑھائے تھے اور بہت چالاکی سے اسکے منہ پر گرفت کرتے ہوئے انجیکشن اسکی گردن میں پیوست کیا تھا۔

اسکا اشارہ ملتے ہی باقی سب بھی اپنے اپنے شکار کی طرف جھپٹے تھے۔ ان کا مین ٹارگٹ میدان کے آگے سڑک پر موجود وہ اڈا تھا جہاں ناجانے کتنی زندگیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور ناجانے کتنے اس دلدل میں پھنسے ہوئے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انہیں ٹرک میں موجود تعداد کا اندازہ نہیں تھا مگر انہیں ان سب کو بچانا تھا۔ ہر حال میں کامیاب ہونا تھا۔ اپنے راستے میں کھڑی ہر رکاوٹ کو ہوش سے بیگانہ کرتا وہ آگے بڑھتا جارہا تھا اور اسکے ساتھی ان لوگوں کو ٹھکانے پر لگاتے جارہے تھے۔۔

ٹرک تک پہنچتے وہ نیچے جھکا تھا۔ دوسری طرف سے کوئی تیزی سے ٹرک کی جانب بڑھا تھا جسے دیکھ وہ لمحے بھر کو تھما تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

حویلی میں ہونے والا فنکشن اختتام کو پہنچا تھا۔ وہ چینج کر تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا مگر حویلی کے آگے رکتی کئی گاڑیوں نے اسکے بڑھتے قدم ساکت کئے تھے۔

وہ ہر چیز سوچ سکتا تھا مگر ان لوگوں کی یہاں موجودگی نہیں۔ گاڑی کا دروازہ کھلا تھا اور نکلنے والی شخصیت دیکھ کر اوپر بالکونی میں کھڑی ہالے کا سانس خشک ہوا تھا۔ تو کیا وقت آگیا تھا جدائی کا؟ کیا وہ ہار گئی تھی؟ کیا اس نے مجاز آفندی کے وجود کو کرچی کرچی کردیا تھا؟ مگر نہیں !یہ تو ابھی شروعات تھی۔ ابھی تو اس کہانی میں بہت کچھ ہونا باقی تھا۔

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447992756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 21

غرور سے تنی گردن، پھولا سینہ، آنکھوں میں چمک لئے بالآخر اتنے سالوں بعد بصیر شیرازی نے آفندی حویلی میں قدم رکھ ہی دیا تھا۔

آج ان کا انداز ہی الگ تھا ایسا انداز جیسے بہت کچھ فتح کر لیا ہو۔

جیت کی خوشی سے سرشار انہوں نے مسکرا کر صابر کو دیکھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آج ان آفندیوں کی اونچی شان کی مسند زمین بوس کرنے کا وقت"
"آگیا ہے صابر !اور اسی ملبے تلے ان کی قبریں بنیں گی۔

سفاکیت سے کہتے انہوں نے اندر قدم بڑھائے تو حویلی میں ایک دم
سے ہلچل ہوئی تھی۔

بصیر شیرازی کی آمد کی خبر حکیم آفندی تک پہنچ چکی تھی۔ مجاز جو
تمام سامان اپنی نگرانی میں رکھوا رہا تھا اسکے کانوں میں جب یہ بات
پڑی تو وہ لمحے کو ٹھہرا تھا۔

رات کے اس پہر بصیر شیرازی کی آمد۔۔وہ بری طرح ٹھٹکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کیا اس نے کچھ مس کر دیا تھا بیچ میں سے؟"وہ لمحے کو سوچ میں" پڑا تھا۔ مگر نہیں ایسا کیسے ہوسکتا تھا۔ کام وہیں چھوڑے وہ پہلی فرصت میں اندر بڑھا تھا۔

ہالے !کہاں ہے پتر؟ ہالے !دیکھ تیرا تایا آگیا ہے تجھے لینے۔"وہ" پوری شان سے صوفے پر براجمان ہوئے تھے

وہاں موجود ہر شخص ہق دق تھا۔

آجا پتر دیکھ میں آگیا شاباش۔ "وہ ایک بار پھر بولے تھے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

یہ کیا تماشہ ہے بصیر ؟"حاقان آفندی نے آگے بڑھ کر ان سے" پوچھا تو وہ بے ساختہ قہقہ لگا اٹھے جیسے ان کے بھولے پن کا مذاق اڑانا چاہا ہو۔

تماشہ نہیں ہے حاقان آفندی !اب تو صحیح وقت آیا ہے اپنی بھتیجی" کو اس قید خانے سے لے جانے کا۔ اور اس بار پورے ثبوت کے "ساتھ آیا ہوں میں۔

کیسے ثبوت؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟"حمدان غصے سے بپھرا تھا۔"

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

لالہ کہہ لینے دیں اسے۔ ہم بھی تو سنیں زرا۔۔ "لاونج میں مجاز" کی آواز گونجی تو سیڑھیوں سے نیچے جھانکتی ہالے کی سانسیں رکی تھیں اس منظر کو دیکھ۔۔

وہ حویلی میں تھا؟ ایسا بھلا کیسے ممکن تھا؟ اسے تو آج کام سے جانا تھا تو وہ حویلی؟ مجاز کو دیکھ کر صابر نے پریشان نظروں سے بصیر شیرازی کو دیکھا تھا۔

بالکل کہیں گے، بلکہ بتائیں گے اس پورے گاؤں کو کہ کیسے اپنے" دوست کے جھوٹے قتل میں میرے سمیر کو پھنسا کر میری معصوم بھتیجی کو خون بہا میں لایا گیا۔"وہ پھنکارے تھے اور ان کی اس بات پر مجاز نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں کیا ہوا مجاز آفندی؟ بولتی بند ہوگئی ؟ "تمسخر سے ہنستے وہ اٹھ" کر اس کے مقابل آئے تھے۔

ثبوت چاہئے تو دوں؟ "وہ پر یقین تھے۔ مجاز کو بہت کچھ غلط" ہونے کا احساس ہوا تھا۔

ہم چاہتے تو ثبوت کے ساتھ کل پنچایت میں بات کرتے مگر وہ کیا" ہے نا یوں آمنے سامنے بات زیادہ بہتر ہے، اور ہمیں تو بس ہماری بچی چاہیے۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ پھیرتے انہوں نے نادیدہ دھول جھاڑی تو اس نے ان کے ہاتھ جھٹکے سے ہٹائے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نا نا غرور نہیں۔ ابھی تو تیرا بھائی بھی محاز پر ہے۔ مر گیا تو"
؟"اسکی طرف قدرے جھکتے وہ سرگوشیانہ انداز میں کہتے اس کے
پیروں تلے سے زمین کھینچ گئے تھے۔

اس نے بے یقینی سے انہیں اور پھر صابر کو دیکھا تھا جن کی آنکھوں
میں چمک اس پر بہت کچھ واضح کر گئی تھی۔ کوئی گھر کا بھیدی تھا
مگر کون۔۔۔؟

تمہیں لگا تھا ہماری بچی کو ہمارے خلاف کرلو گے؟ ناممکن !خون تو"
پھر خون ہوتا ہے مجاز آفندی"!اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ
ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولے تھے ۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ سوچتے اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تھا جہاں وہ آنسوؤں سے تر چہرہ لئے نیچے جھانک رہی تھی۔ نظریں ملتے ہی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی۔

کیوں مجاز۔۔۔۔ "اس سے پہلے بصیر شیرازی اپنی بات مکمل کرتے" وہ ایک دم سے اوپر بھاگا تھا۔وہ سب جو خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے تھے اس کے یوں تیزی سے اوپر جانے پر گھبرا اٹھے تھے۔ وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا۔

موبائل کہاں ہے ہالے؟"ضبط سے اسکا چہرہ لال تھا۔ آنکھیں لہو" چھلکا رہی تھیں۔ وہ بہت مشکل سے خود کو قابو کئے ہوئے تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں نے کہا موبائل کہاں ہیں ہالے؟"وہ دھاڑا تھا۔"

مجاز۔۔ "اسکی دھاڑ پر وہ سسکی تھی۔"

آپ نے انہیں سب بتایا؟"اس کے دل نے بہت شدت سے" خواہش کی تھی کہ وہ نا کہہ دے مگر جان تب نکلی جب اسکا سر اثبات میں ہلا تھا۔ ساتوں آسمان اس پر پوری طاقت سے گرے۔

لالہ !زرخان لالہ۔۔۔ "فرید گھبراتا اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا۔"

کیا ہوا زرخان کو؟"اس کا دل خوف سے سکڑا تھا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ بہت زخمی۔۔۔اسپتال۔۔۔ "بے ربط جملے،انسوؤں سے تر چہرہ۔۔"

جاؤ ہالے نور شیرازی !تمہارے اپنے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"وہ" لمحے میں اس سے اپنے نام کا حوالہ چھین گیا تھا۔

"مجاز میری بات سنیں مجھے نہیں جانا۔۔۔مجاز خدا کی قسم۔۔۔"

بس۔۔۔۔۔۔ بس ہالے !خدا کو اپنے فریب کے بیچ مت" لائیں۔۔۔"

"مجاز میں نے جان کر۔۔۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کیوں کیا ہالے کیوں؟ کوئی کمی رہ گئی تھی کیا یہاں؟ مار دیتیں" ہالے نور !مجھے مار دیتیں مگر میرے اپنوں کے ساتھ یہ نہ کرتیں۔ اچھا نہیں کیا ہالے !بالکل اچھا نہیں کیا۔۔ "وہ ٹوٹ گیا تھا بکھر گیا تھا۔

لالہ چلیں۔ "فرید نے اسے لے جانا چاہا تھا مگر تبھی ہالے اس کے" سامنے آئی تھی۔

مجاز میری بات تو سنیں۔ مجھے ایک موقع تو دیں۔"وہ گڑگڑائی تھی" اس کے آگے۔ مجاز نے اذیت سے اسے دیکھا تھا اور پھر اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

مجاز"اس کے لفظ کہیں دب سے گئے تھے۔ وہ اسے تقریباً گھسیٹتے"
ہوئے نیچے لایا تھا۔

مجاز مجھے نہیں جانا۔ خدا کے لئے میری بات سنیں مجاز "!اسکا ارادہ"
سمجھتے وہ چلائی تھی۔ سب دم سادھے اس بپھرے شیر کو دیکھ رہے
تھے۔ اس نے ہالے کو نیچے لاکر جھٹکے سے بصیر شیرازی کی طرف
دھکیلا تھا۔

"لے جائیں اسے یہاں سے۔"

مجاز پاگل ہوگئے ہو تم؟ دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا؟ "حکیم آفندی"
چلائے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

!ہاں ہوگیا ہو پاگل۔ میرا بھائی وہاں اسپتال میں پڑا ہے آغا جان"
"میرا زرخان مر جائے گا اور وجہ صرف یہ ہے۔

لالہ "!مجاز کے لفظوں پر نور نے تڑپ کر اسے پکارا تھا۔"

آزادی چاہیے تھی نا؟ جاؤ دے دی۔ مگر یاد رکھنا اگر میرے بھائی"
کو کچھ ہوا نا تو یہ مجاز آفندی سب کی بستیاں مٹا دے گا ہالے نور
"!شیرازی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجاز خدا کے لئے ایسا مت کرو۔ "درخشاں بیگم اسکے سامنے آئی"
تھیں جبکہ فرید حمدان، نور اور فرحت آفندی کو لے کر اسپتال کے
لئے نکلا تھا۔

خدا کا واسطہ مت دیں کیونکہ ان جیسے لوگوں کا خدا سے کوئی تعلق"
"نہیں ہوتا۔

لے جائیں اسے اور اب امید ہے آج کے بعد شیرازی اور آفندی"
"کا واسطہ ختم۔۔۔۔

"!چلو ہالے"

نہیں تایا ابو میں نہیں جاؤ گی۔ مجاز میری ایک بار بات سن لیں۔"
میں مر جاؤں گی۔ مجاز !ایک بار میری بات تو سنیں۔۔۔"وہ رو رہی
تھی گڑگڑا رہی تھی مگر وہ پتھر کا ہوگیا تھا۔ اسکے دل پر چوٹ آئی
تھی۔ فون مسلسل بج رہا تھا جسے اس نے کانوں سے لگایا تھا اور پھر
ٹوٹ کر بکھرا تھا۔ اسکا بھائی، اسکا یار، اسکا جگر زندگی و موت کی
دہلیز پر تھا۔ سالوں پہلے ایک ایسا ہی تو منظر انہوں نے دیکھا تھا۔

بصیر شیرازی زبردستی گھسیٹتے اسے لے جارہے تھے۔ وہ رو رہی
تھی، چلا رہی تھی مگر وہ سن کب رہا تھا۔ وہ تو مرگیا تھا۔ ہاں
ہالے نور نے اسے جیتے جی مار دیا تھا۔

Paid Ebooks 03447082756
CLASSIC URDU MATERIAL

بریکنگ نیوز دیتے چلیں پولیس آفیسر زرخان آفندی ہیومن ٹریفکنگ" کے خلاف ہونے والے آپریشن میں بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ ان کی حالت کافی تشویش ناک ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ رات آٹھ بجے وہ اپنے ولیمے سے فارغ ہو کر اپنی ٹیم کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ دوران آپریشن دشمنوں کی طرف جوابی کاروائی ہوئی۔ مخالف گروہ کے کچھ لوگ جاں بحق جبکہ کچھ شدید زخمی ہیں جب کہ کئی گولیاں زرخان آفندی کو بھی زخمی کر گئی ہیں جن کی حالت اس وقت بہت نازک ہے۔

بازیاب کروائی جانے والی لڑکیوں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا جا چکا ہے اس کے ساتھ ہیومن ارگن ٹریفکنگ میں شامل لوگ بھی اس گروہ کا حصہ تھے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہر نیوز چینل پر ایک ہی خبر گردش کر رہی تھی۔ ایسے میں زرخان کی سکیورٹی کے لئے اسپیشل آرڈر جاری ہوئے تھے۔

بازیاب کروائی گئی لڑکیاں کہاں تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔ نا میڈیا کی ان تک رسائی ممکن تھی۔ ایک لمبا کھیل تھا اس گندگی کو صاف کرنے کا۔ جس کے نتیجے میں آج وہ اسپتال کے بستر پر موجود تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسپتال کے یخ کاریڈور میں وہ سب بے بسی کی تصویر بنے کھڑے تھے۔ مجاز اور عمر دونوں اس وقت آپریشن تھیٹر کے اندر تھے جب کے باہر شکستہ حالت میں آغا جان جھکے کندھوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔

ایسا بھی کچھ ہو گا وہ تو کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے۔

جس کو اس قید سے آزاد کروانے کے لئے اتنا کچھ کیا وہ ہی یوں دغا دے گی کوئی نہیں سوچ سکتا تھا۔

زرخان کی فکر نے جہاں سب کو ہلکان کیا تھا وہیں مجاز کی ذہنی حالت پر وہ لوگ پریشان تھے۔

ہالے نور کی ایک غلطی نے ان کے دو جوان پوتوں کو اس حال کو پہنچا دیا تھا۔ وہ کس سے گلا کرتے۔۔۔؟

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انہوں نے نم نظروں سے دلہن بنی نور کو دیکھا تھا جو ایک کونے میں سوگوار سی بیٹھی تھی۔

درخشاں نور کو گھر بھیج دو۔"اپنی بیٹی کی حالت ان سے دیکھی" نہیں گئی تھی۔

میں کیسے۔۔۔؟ وہ تو بات تک نہیں کر رہی ہے۔ناجانے کس کی" نظر لگ گئی میرے گھر کو۔"وہ رو رہی تھیں۔ ان سب کے دل پر وار کیا گیا تھا۔ کیسے نا زخم رستا۔۔۔؟

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میرا مجاز اندر ہے۔ وہ ٹوٹ گیا ہے۔ اسے کہیں نا نا بنے اتنا" "مضبوط۔ بات کرے ہم سے۔ یوں کیوں خود کو ہلکان کر رہا ہے؟

سنبھالو خود کو۔ اگر تم ایسے کرو گی تو نور کو کون سنبھالے گا؟"ان" کی بات پر وہ نور کے پاس آئی تھیں جو گھٹنوں میں منہ دیئے سسک رہی تھی۔

نور گھر چلو بچے۔ "اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے انہوں" نے التجا کی تھی۔ دل تو اس کی حالت پر پھٹ رہا تھا۔

نہیں مورے میں نہیں جاؤں گی اسے لئے بغیر۔ اس نے کہا تھا وہ" جلدی آئے گا۔ دیکھیں وہ ایسے ہی کرتا ہے۔ میں آپ کو بولتی تھی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ مجھے تنگ کرتا ہے آپ سنتی نہیں تھیں۔ اب بھی مجھے ستا رہا ہے مگر اب میں انتظار کروں گی مورے !اس نے کہا تھا وہ آئے گا۔ میں ایسے ہی اسکا انتظار کروں گی مورے !اس نے تو میرا روپ ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں۔ میں تو اس کے لئے سجی تھی نا تو وہ ،کیوں ایسے آنکھیں موندے لیٹا ہے۔۔۔؟ "وہ رو رہی تھی تڑپ رہی تھی اور اسکی آہ و بکا نے وہاں موجود ہر شخص کا کلیجہ چیر کر رکھ دیا تھا۔

خانم۔۔۔خانم۔۔۔"وہ اٹھ کر ان کے پاس ان کے قدموں میں آکر" بیٹھی جو خود غم کی تصویر بنی بیٹھی تھیں۔

خانم آپ کی تو ہر بات سنتا ہے، مانتا ہے نا۔ اسے کہیں نا اٹھ" جائے پلیز "!ان کی گود میں سر رکھے وہ سسک رہی تھی۔ وہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آنکھیں جو ہمیشہ روشن رہتی تھیں آج آنسوؤں سے لبریز تھیں۔
زندگی نے بہت بھیانک کھیل کھیلا تھا

گاڑی شیرازی مینشن کے دروازے پر آکر رکی تو بصیر شیرازی پوری شان سے باہر نکلے تھے اور ان کے پیچھے صابر۔۔۔

اور وہ۔۔۔ پتھر کی مورت بنے پچھلی سیٹ پر براجمان تھی۔ وہ پورے راستے یونہی دم سادھے رہی تھی جیسے بولنا بھول گئی ہو۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسے اس کے ٹھکانے پر پہنچاؤ۔"ملازمہ کو حکم جاری کرتے وہ اندر" بڑھ گئے تو ملازمہ نے پچھلا دروازہ کھول کر اسے گھسیٹ کر باہر نکالا تھا۔ وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔

تو زندگی نے واپس اسے وہیں لا پٹخا تھا؟ مگر نہیں !یہ تو سب خود اس کا چنا ہوا تھا۔ وہ کیسے زندگی سے شکوہ کر سکتی تھی؟

چل یہاں کیوں جم گئی ہے؟ "ملازمہ نے حقارت سے کہتے اسے" زبردستی گھسیٹا تھا اور اسے حویلی کے پچھلے حصے کی جانب لا پٹخا تھا۔ وہ جگہ دیکھ کر وہ سن ہوگئی تھی۔ یہی تو وہ جگہ تھی جب وہ اسکی ڈھال بنا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اب مر گئی ہے کیا کھڑے کھڑے؟ جا اندر مر۔"غصے سے کہتی وہ" ملازمہ اسے چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی تو وہ مرے قدموں سے اس کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں سے وہ ایک نئی زندگی میں گئی تھی۔

وہی بوسیدہ سیلن زدہ کمرہ۔۔ ٹوٹی چارپائی،بدبو کے بھبھکے، ادھر ادھر آزادی سے گھومتے کیڑے مکوڑے۔۔

اس نے آگے قدم بڑھایا تھا جب اسکا پیر بری طرح مڑا تھا کہ وہ تکلیف سے دھری ہوئی تھی۔

"آرام سے ہالے !کیا کر رہی ہیں؟"

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

مجاز۔۔"وہ رو دینے کو تھی۔"

دھیان کہاں تھا؟ دیکھیں زرا یار ہالے۔ "اسکا پیر دیکھتے وہ سخت" پریشان ہوا تھا

بہت درد ہو رہا ہے؟ "اسکے ہیر کو ٹٹولتے وہ اس سے زیادہ پریشان" تھا۔

ہزار بار کہا ہے دھیان رکھا کریں۔ ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ" سکتا میں۔ مگر نہیں مجھے تکلیف پہنچا کر تو آپ کو سکون ملتا ہے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نا۔"خفگی سے کہتے اس نے ہالے کو بازوؤں کے حلقے میں لیا تھا اور لے جا کر اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

پتا نہیں کہاں دھیان ہوتا ہے۔ بس خود کو چوٹ لگوا لی۔ "وہ کوئی" تیسری بار یہ بات بول رہا تھا۔

اسکے انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تو اس نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"چوٹ میرے لگی ہے اور لگ ایسا رہا جیسے آپ کے لگی ہے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہاں تو مجھ سے الگ نہیں ہو آپ ہالے !میں تڑپ اٹھتا ہوں اگر" آپ کو کچھ ہوتا ہے۔ "اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ نرمی سے بولتے اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔

یاد ماضی سے نکل کر وہ حال میں واپس آئی تھی۔ ادھر ادھر نظریں دوڑاتے اس نے تلاشنا چاہا تھا اسے مگر بے سود۔ اپنا نقصان اس نے خود کیا تھا۔ اسے خود سے دور کرنے کی زمہ دار وہ خود تھی۔ آج اسکی وجہ سے زرخان بستر پر تھا۔ آخر کیوں وہ اتنی بری تھی۔

پیر سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں مگر آج اسے سنبھالنے والا، اس کے درد پر پریشان ہونے والا کوئی نہیں تھا۔ اس نے ایک بار پھر اس جہنم کا انتخاب خود کیا تھا۔ اب سزا بھی خود بھگتنی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اب اسکے پاس کوئی مجاز آفندی نہیں تھا جو اسے سنبھالتا۔۔

کاش وہ پہلے ہی دن وہ موبائل توڑ دیتی جو اس شخص نے اسکے ہاتھ میں تھمایا تھا۔

کاش وہ مجاز اور زرخان کے بیچ ہوئی باتیں سن کر اس شخص کو نا بتاتی۔۔

کاش وہ زرخان کی وہاں جانے کی بات چھپا لیتی تو یہ سب نا ہوتا مگر یہ کاش۔۔۔ کاش ہی رہ گیا تھا کیونکہ اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اس شخص کو جیتے جی مار آئی تھی جس نے اسے زندگی کے مفہوم سے آشنا کیا تھا۔

ابھی تو سب ٹھیک ہونا شروع ہوا تھا تو کیوں یہ جدائی مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔

دیوار سے ٹیک لگا کر اس نے گھٹنوں کے گرد ہاتھ لپیٹ کر اس پر اپنا چہرہ ٹکایا تھا۔

دھڑکنوں کی رفتار ہر گزرتے لمحے سست پڑتی جارہی تھی۔

وہ رو رہی تھی، سسک رہی تھی، اس شخص کے بغیر مر رہی تھی۔

"کیوں لائے ہیں آپ اسے؟ آخر کیوں؟ اچھا خاصا ہماری جان چھوٹ گئی تھی لیکن آپ ایک بار پھر سے ہمارے سینوں پر مونگ دلنے کے لئے لے آئے ہیں۔" حائمہ بیگم کا بس نہیں نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر جائیں۔

"کیا مصیبت ہے؟ کیوں پاگل ہو رہی ہو؟ یہ بات مت بھولو کے بنا مقصد کے میں کوئی کام نہیں کرتا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تباہ ہوگئے ہیں آفندی آج۔ توڑ کر آرہا ہوں میں انہیں۔ بہت جلد" ایک مر جائے گا اور دوسرے کو دماغی طور پر مفلوج کر آیا ہوں۔ حکیم آفندی کا آشیانہ بکھر گیا ہے۔ بہت غرور تھا نا اسے۔ اسکی اپنی نواسی نے اسکا غرور توڑ کر رکھ دیا۔"ان کے لہجے میں جیت کا غرور تھا۔ انہیں خوش دیکھ وہ مسکرائی تھیں۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر اس کا کیا کرنا ہے اب؟ نحوست پھیل" "جائے گی اس کے ہونے سے گھر میں۔

فکر کیوں کرتی ہو حائمہ !پیچھے جانوروں کے کمرے کے پاس رہے" "گی۔ ملازمہ سمجھو اسے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ٹھیک ہے لیکن میں زیادہ دن اسکا وجود اپنے گھر میں برداشت "
نہیں کرونگی۔"

"مت کرنا۔ زرا یہ معاملات ختم ہو جائیں تو کسی بھی کھونٹے سے
باندھ دونگا۔ اب آفندی تو اسے کبھی قبول نہیں کرینگے اور اس سے
جڑی جائیداد ہمارے پاس ہی رہے گی۔۔"

"اسے برباد دیکھ کر میرے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ اب تو بیچاری
کا دوسرا راستہ بھی بند ہوگیا ہے۔"وہ ہنسی تھیں، سفاکیت سے بھر
پور ہنسی۔ خدا سے نا ڈرنے والے ایسے ہی تو سفاک ہوتے ہیں مگر وہ
بھول جاتے ہیں خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اگر وہ رسی ڈھیلی کئے
ہوئے ہے تو وہ اسی رسی کو کھینچ بھی سکتا ہے مگر کاش لوگ اس
بات کو سمجھ لیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اور ایک بات !کوشش کرنا سمیر اسکے آس پاس نا بھٹکے؟ "ان کی" بات پر اب وہ چونکی تھیں۔

"کیوں؟"

بیوقوف عورت بھول گئیں؟ سمیر کے نام پر ہم نے اسے پاگل" بنایا، استعمال کیا ہے، ڈرایا دھمکایا ہے۔ اگر سمیر سے اسے پتا لگ گیا "تو؟

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں بات آپ کی ٹھیک ہے۔ سمیر کو قابو میں رکھنا ہوگا ورنہ اسے" سب سے زیادہ ہمدردی کے دورے اٹھتے ہیں۔ اگر اسے پتا چل گیا کہ اس زرخان کو قتل کا ارادہ بھی آپ کا تھا تو۔۔۔"

ششش۔۔۔کیا بول رہی ہو؟ پاگل ہوگئی ہو؟ دیواروں کے بھی کان" ہوتے ہیں۔ اگر کسی نے سن لیا تو؟ اس لئے تمہیں یہ سب نہیں بتاتا کہ ڈھنڈورا پیٹ کر رکھ دو۔"وہ ان پر بھڑکے تھے۔

اب اس بات کا ذکر میں تمہارے منہ سے نا سنو ورنہ چمڑی ادھیڑ" کر رکھ دونگا۔ اب جاؤ یہاں سے اور کچھ کھانے کو لاؤ۔ بھوک سے برا حال ہو گیا ہے۔"انہیں جھڑکتے وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے تھے۔ تبھی باہر ہونے والی آہٹ نے ان دونوں کو الرٹ کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کون ہے؟ کون ہے باہر"؟ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھتے وہ باہر" بھاگے تھے مگر خالی کاریڈور دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ گئے تھے۔

جاری ہے۔۔۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 22

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

قیامت کیسی ہوگی اسکا اندازہ انہیں آج ہوا تھا۔ ایک بار پھر قیامت ان پر ٹوٹ پڑی تھی۔ ایک بیٹا اسپتال میں زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا تو دوسرا ذہنی و دلی اذیت میں تھا۔ وہ جگہ جہاں کچھ وقت پہلے خوشیاں رقصاں تھیں اب سوگ کا سا سماں تھا۔

جس جس نے اس واقعے کے بارے میں سنا حویلی میں آتا گیا۔ حویلی میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ وہیں سکندر بخت کو ماننے والوں

نے صدقہ خیرات کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ پانچ گھنٹے کے صبر آزما انتظار کے بعد بالآخر آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا تھا۔

"ڈاکٹر میرا بچہ۔۔۔"حاقان آفندی سب سے پہلے ڈاکٹر کے پاس گئے تھے جن کے پیچھے سے اب عمر اور مجاز باہر آئے تھے۔

"گولیاں نکال دی گئی ہیں۔ آپریشن کامیاب ہوا ہے مگر اب بھی ان کی حالت نازک ہے۔ اگلے چوبیس گھنٹے بہت قیمتی ہیں ان کے لئے۔ اگر ان چوبیس گھنٹوں میں ان کی حالات سنبھلی رہتی ہے تو پھر کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔"بنا لگی لپٹی رکھے ڈاکٹر اپنی بات کہتے واپس اندر بڑھا تو فرحت آفندی نے نم آنکھوں سے مجاز کو دیکھا تھا جس کا چہرہ ماسک میں چھپا ہوا تھا مگر اسکی سرخ آنکھیں۔۔۔ان کا دل کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

نور کہاں ہے خانم؟"ہاتھوں کو گلوز سے آزاد کرتے اس نے فرحت" آفندی سے پوچھا تو انہوں نے بے بسی سے حاقان صاحب کو دیکھا تھا۔

کیا ہوا خانم؟"اسکا دل انجانے خوف سے دھڑکا تھا۔"

"بابا نور کہاں ہے اور آغا جان، بی جان؟"

" آغا جان اور بی جان کو گھر بھیج دیا ہے حمدان کے ساتھ۔"

"اور نور ؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"وہ۔۔۔"

بابا کیا ہوا ہے؟ نور کہاں ہے؟"وہ چیخا تھا۔"

اسکی طبعیت بگڑ گئی تھی مجاز !بے ہوش ہوگئی تھی۔ اسے ہوش" نہیں آرہا تھا اس لئے اسے ایڈمٹ کر لیا گیا ہے۔ درخشاں ہے اس کے پاس۔ "حاقان صاحب کے بجائے جواب فرحت آفندی نے دیا تو بنا کچھ کہے وہ اور عمر تیزی سے اس روم کی طرف بھاگے تھے جہاں نور کو ایڈمٹ کیا گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

حاقان ایک بار پھر گزرا وقت آگیا ہے۔ دیکھو زرا ایک بار پھر وہ" شیرازی ہمارے گھر کا شیرازہ بکھیر گئے۔ تباہ کر دیا انہوں نے ہمارے بچوں کو۔"سیٹ پر بیٹھتے وہ سسکی تھیں۔

بھابھی سنبھالیں خود کو۔اگر آپ ایسے کرینگی تو نور کو کون" سنبھالے گا؟ مجاز کو کون حوصلہ دے گا؟ وہ لاکھ چھپا لے لیکن اسکا دل ٹوٹا ہے۔ ہمیں اسے سنبھالنا ہے۔خدا کے لیے آپ خود کو مضبوط کریں۔ "انہیں روتے دیکھ کر حاقان صاحب نے ان سے التجا کی تھی۔

اللہ غارت کرے گا انہیں۔ میرے بچوں کے چہرے سے ہنسی" چھین لی۔ خدا کی مار ہوگی ان پر۔ "اتنے سالوں سے صبر کرنے والی خاتون اولاد پر بات آنے پر ٹوٹ گئی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

حاقان انہیں کٹہرے میں کھڑا کرو۔ ماضی سے لے کر اب تک ان" کے کئے گئے ہر ایک گناہ کا حساب لو ان سے۔ "حاقان صاحب کے آگے ہاتھ جوڑے وہ گڑگڑائیں تو وہ بے بس ہوئے تھے۔

کمرے کے کونے میں گھٹھڑی بنی وہ سسک رہی تھی۔ پوری رات اس نے رو کر گزار دی تھی۔ پچھتاوا اسے کسی پل سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔ ایک عجیب سی وحشت نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ناجانے کتنی دیر گزری تھی جب دروازہ کھلا تو سورج کی روشنی اپنا راستہ بناتی کمرے میں داخل ہوئی۔

ہالے"!حسینہ اماں کی شفیق سی آواز پر اس نے سرعت سے سر اٹھا" کر انہیں دیکھا۔

اماں"!بنا وقت ضائع کئے وہ تیزی سے اٹھ کر ان کے بازوؤں میں" سمائی تھی۔

حسینہ اماں نے اسے سختی سے خود میں بھینچا تو ان کا سہارا پاتے ہی ایک بار پھر وہ بکھری تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"ہم نے سب تباہ کر دیا اماں !ہم نے سب کچھ گنوا کر اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر توڑ دیا۔ اماں ان سب لوگوں کے دلوں کا خون کردیا۔ خدا ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔" پھوٹ پھوٹ کر روتے وہ ڈھے سی گئی تھی۔

حسینہ اماں نے اسے پاس رکھی چارپائی پر بٹھایا اور جلدی سے پانی لا کر گلاس اسکے لبوں سے لگایا تھا۔

" سنبھالو خود کو بٹیا !ایسے مت کرو۔ مجھے بتاؤ سب، کیا ہوا تھا؟"

ان کا سہارا ملتے ہی اس نے اپنے دل کا سارا غبار نکال دیا تھا۔ وہ دن جب وہ مجاز کے نکاح میں بندھی تھی اس کے پاس صابر آیا تھا کہ سمیر نے ایک فون اسے بھیجا ہے اور یہ فون اسے سب سے چھپا کر رکھنا ہے۔

اسے پہلے کچھ سمجھ نہیں آیا مگر صابر نے کہا تھا کہ وہ لوگ اسے وہاں سے نکال لینگے تو اس نے آنکھیں بند کئے اپنے سگوں پر بھروسہ کیا تھا۔

وہ حویلی آگئی تھی اور ایک دن اسکے پاس ایک انجانے نمبر سے فون آیا۔ اس نے ہالے کو بتایا وہ آفندیوں کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور اسکے ساتھ ہی اگر ہالے نے اس آدمی کا ساتھ نا دیا تو وہ سب کو مار دے گا۔

وہ سدا کی ڈرپوک اسکی باتوں میں آگئی تھی۔ دوسری طرف حویلی والوں کی طرف سے اس پر دباؤ بڑھتا جارہا تھا۔ سمیر مسلسل اس

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سے رابطے میں تھا۔ وہ ہر ممکن کوشش کرتا رہا تھا کہ وہ حویلی والوں کی کسی بات پر یقین نہ کرے مگر اسے کیا پتا تھا سمیر کے روپ میں اسکے ساتھ ایک بھیانک کھیل کھیلا جارہا ہے۔ وہ دو سازشوں کا شکار ہوتی نازک سی جان ڈھے گئی تھی۔

حویلی والوں کے علاوہ بھی کوئی تمہیں فون کرتا تھا ہالے؟"حسینہ" اماں نے اس سے اس بات کی تصدیق چاہی تو روتے ہوئے وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔

اس نے کہا وہ جانتا ہے میری ماں کو کس نے مارا۔ وہ سب جانتا" ہے حسینہ اماں !بڑے ماموں کے قاتل کا نام اسے پتا ہے۔ اماں ہم بس اس سے سچ جاننا چاہتے تھے۔ ہم مجاز کو کبھی تکلیف نہیں دے سکتے۔ آپ ان سے کہیں تو ایک بار بات سن لیں۔ "اس کی باتیں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ان کے لئے کسی دھماکے سے کم نہیں تھا۔ آخر ایسا کون سا شخص کا جسے ماضی کے بارے میں سب کچھ پتا تھا۔ آخر کون؟؟ مگر ہالے کی اگلی بات نے ان کے پیروں سے زمین کھسکائی تھی۔

کیا ہوا ہے مورے اسے؟"وہ دونوں پھرتی سے اندر داخل ہوئے" تھے۔ درخشاں آفندی نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

مجاز میرے بچے"!وہ اٹھ کر اس کے سینے سے لگیں تھیں۔ اس" نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔ لبوں کو سختی سے آپس میں پیوست کئے وہ بہت صبر سے کھڑا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"زرخان۔۔۔۔"

"وہ ٹھیک ہے مورے! کچھ نہیں ہوگا اسے۔ سنبھالیں خود کو اور نور کو اٹھائیں۔ ایسے کیوں سو رہی ہے یہ؟"انہیں ایک طرف کرتا وہ نور کے پاس بیٹھا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

جان تھی وہ اپنے بھائیوں کی۔ اسکی زرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتے تھے وہ۔ اسے دشمن کی سازش سے بچانے کی خاطر انہوں نے زندگی میں پہلی بار اس کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ کیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

لالہ۔۔۔"اپنے بھائی کا لمس محسوس کر کے اس نے زرا سی آنکھیں
کھولی تھیں۔

"میری جان اٹھو نا۔ ایسے کیوں کر رہی ہو لالہ کو تنگ ؟"اسکے
آنکھوں سے نکلتے آنسو اپنی پوروں پر چنتے وہ محبت سے بولا تھا۔

"وہ کیوں مجھے تنگ کر رہا ہے؟ اس نے تو کہا تھا نا وہ مجھے کبھی
نہیں چھوڑے گا۔ وہ کیوں ایسے۔۔۔؟ "

"شش۔۔۔۔"اسکی حالت خراب تھی۔ وہ اسے زرا سا بھی صدمہ
نہیں لینے دے سکتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ٹھیک ہے وہ۔ صبح تک اٹھ جائے گا دیکھنا اور پھر سب ٹھیک۔"اس" کے بال سنوارتے وہ اسے محبت سے پچکار رہا تھا۔ اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسکا دل جیسے کسی نے کچل کر رکھ دیا تھا۔

مجھے اس سے ملنا ہے بھائی۔ "وہ تڑپ رہی تھی۔ جس شخص سے" وہ ہمیشہ خار کھاتی تھی وہ اسکے دل کے نہاں خانوں میں قید تھا اور آج اسکا مقام نور کے دل میں بہت اونچا تھا۔

پہلے اپنی طبعیت ٹھیک کرو پھر ملنا۔ ورنہ وہ ایسے دیکھا گا تو کتنا" غصہ ہوگا نا؟"اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھ کر مجاز نے اسکی ناک دبائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

نور نے نم آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا جو اپنا درد بھلائے سب کو سنبھال رہا تھا۔

آپ گھر جائیں لالہ! یہاں سب ہیں۔ "نور کی بات کر چونکتے وہ" ہولے سے مسکرایا تھا۔

میں چلا جاؤں گا۔ میری فکر مت کرو اور اب آرام کرو۔ خبردار جو" اپنی طبعیت خراب کی۔"

لالہ" !عمر کی آواز پر اسنے سر اٹھا کر عمر کو دیکھا تھا۔ عمر کے" اشارے کو سمجھتے وہ اسے وہیں نور کے پاس رہنے کا کہتا خود باہر کی جانب بڑھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سیڑھیاں اترتے وہ اسپتال کے پارکنگ میں آیا تھا جہاں پہلے سے ہی ایک سیاہ گاڑی اس کی منتظر تھی۔

اسے آتے دیکھ کر اس گاڑی کا دروازہ کھلا تھا اور اس نے قدم باہر نکالے تھے۔

مجاز !زرخان کیسا ہے اب؟"اس کے قریب آتے ہی نائشہ نے بے" چینی سے پوچھا تھا۔

چوبیس گھنٹے بعد ہی کچھ کہہ سکتے ہیں ڈاکٹرز۔ تم بتاؤ کیا صورتحال" "ہے؟

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447962756

تمام لوگوں کو خفیہ جگہ پہنچا دیا ہے اور۔۔۔ "وہ لمحے کو رکی تھی۔"
وہ سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ اسکا کام گم نام رہ کر کام کرنا تھا۔

کیا؟"اس نے اچنبھے سے عائشہ کو دیکھا جو کچھ کہتے کہتے رک گئی"
تھی۔

تمہارا اندازہ بالکل ٹھیک تھا مجاز !اس سب کے پیچھے وہی لوگ"
ہیں۔ "جائشہ کی بات پر اس کے چہرے پر تلخی بھری مسکراہٹ آئی
تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اس کی جان خطرے میں ہے مجاز "!نائشہ کی بات پر اسکے ماتھے" کی رگیں تنی تھیں۔

اس زندگی کا انتخاب ان کا خود کا تھا۔ میں نے بس آزاد کیا ہے۔" خیر جب تک زرخان ٹھیک نہیں ہوجاتا اس کیس کو تم سنبھال لینا "کیونکہ مجھے یقین ہے تم پر۔

اوکے ڈاکٹر مجاز۔۔۔"اس کی بات پر سر ہلاتے وہ جیسے آئی تھی" ویسے ہی واپس چلے گئی تھی۔ اسکے جاتے ہی مجاز کی آنکھوں کی سرخی میں اضافہ ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دل میں درد کی ٹیسیں اٹھی تھیں مگر خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے وہ اسپتال کے اندر کی جانب بڑھا تھا۔

گھڑی کی سوئیاں جیسے سست روی سے چل رہی تھیں۔ سورج سوا نیزے پر آکر اب آگ اگل رہا تھا۔ اس کے آگے کپڑوں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا جو صبح حویلی سے اسکے لئے بھیجا گیا تھا۔ اسے یہ سارے کپڑے آج ہی دھونے تھے۔

خاموشی سے کھلے صحن میں بیٹھے وہ کپڑے دھو رہی تھی۔آنکھوں میں نمی سی گھلی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اس دشمن جان کی یاد نے ایک لمحے بھی تو پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔

یہ لے اور کپڑے۔ اور سب صاف ہونے چاہیے۔ "وہ ملازمائیں جو" پہلے اسکا تھوڑا سا تو لحاظ کرتی تھیں آج ہر لحاظ بھول گئی تھیں۔

ارے شبنم آرام سے۔ بیچاری دکھوں کی ماری ہے۔ ایسے تو بات" مت کرو اس کے ساتھ۔ "زرین کی آواز پر کپڑوں پر چلتے ہاتھ رکے تھے مگر محض لمحے کو۔۔۔

بڑی اکڑ آگئی تھی تم میں مگر فائدہ کیا؟ اب واپس آگئیں نا اپنی" اوقات پر۔"اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے زرین نے شبنم کو کچھ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اشارہ کیا تھا جسے سمجھ کر شبنم فوراً وہاں سے نکلی تھی تب بہت اچانک زریں نے اسکا منہ دبوچا تھا۔

"آہ۔۔۔۔"

"کیا ہوا؟ درد ہوا نا؟ بہت درد ہوا نا؟ ایسے ہی ہوا تھا مجھے بھی جب مجھ سے میرا شہیر چھینا تھا تو نے۔" اس کا منہ چھوڑ کر اب زری نے اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں قید کیا تھا کہ تکلیف سے اسکی سسکی نکلی تھی۔

"بہت اونچی اڑان اڑنے والے یونہی زمیں پر گرتے ہیں۔ چھوڑ گیا نا" وہ بیچارہ۔ چچ چچ !آخر کیسے ایک دھوکہ باز لڑکی کو اپنے گھر میں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

رکھتا؟ افسوس !پر چلو کوئی نہیں۔ یہاں اس گھر میں ملازمہ کی جگہ تو ہمیشہ خالی رہتی ہے۔ اور پھر ہالے کیسا لگ رہا ہے واپس سے اپنی اوقات میں آکر ؟ "وہ زہر خند لہجے میں کہتی اسکے بالوں پر اپنی گرفت سخت کر گئی تھی۔ آنسو تواتر سے ہالے کے گال بھگو رہے تھے مگر آج وہ نہیں تھا جو اسے بچانے آتا۔ وہ تو اسکے دل کا خون کر کے آئی تھی۔ اس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی خوشیوں کو مار دیا تھا۔ دل اتنا درد سے بھرا ہوا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

زری نے ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو آزاد کیا کہ وہ لڑکھڑا کر پیچھے کو گری تھی تبھی شبنم ہاتھ میں کچھ لئے تیزی سے وہاں آئی تھی اور بنا انتظار کیے وہ سارا گند دھلے ہوئے کپڑوں پر ڈالا تھا۔ ہالے نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے چار گھنٹے کی محنت کو دیکھا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

بہت عیش ہوگئے۔ اب زرا کام کرو اچھے سے۔ ورنہ بھول جانا کہ" اس منہ میں کھانے کا ایک نوالہ بھی جائے گا۔"حقارت سے کہتی وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی واپس چلے گئی۔

مجاز۔۔۔ مجھے لے جائیں نا۔ دیکھیں آپ کی ہالے کے ساتھ کیا" ہو رہا ہے۔ مجاز مجھے مار لیں،ڈانٹ لیں لیکن مجھے لے جائیں۔ میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر مجاز۔۔۔۔"زمین پر پڑے پڑے وہ سسکی تھی۔

جسم تپ رہا تھا اور لبوں پر صرف اسکا نام تھا جس کے اعتماد کو وہ بری طرح توڑ کر آئی تھی۔ خاموشی سے اٹھ کر اس نے ایک بار پھر وہ گندگی صاف کی تھی۔ اس زندگی کا انتخاب اس نے خود کیا تھا اور اسے اب ہمیشہ کی طرح اسے برداشت کرنا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ چوبیس گھنٹے کیسے گزرے تھے یہ بس وہ لوگ جانتے تھے۔ زرخان کے ہوش میں آنے کی خبر نے ان سب کو جیسے نئ زندگی دی تھی۔ مجاز نے سجدہ شکر ادا کیا تھا۔

میرا بچہ۔"اسکے پاس بیٹھی فرحت آفندی نے اسکا ماتھا چوما تھا۔"

مورے میں ٹھیک ہوں بالکل۔"ان کا ہاتھ لبوں سے لگاتے اس کی" آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ اسکی وجہ سے اسکے اپنوں کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی اس بات کا اندازہ اسے بہت اچھے سے تھا اور نور۔۔۔

"نور کہاں ہے مورے ؟"

نور یہیں ہے بیٹا۔ "صبح نور کا بی پی بے حد لو ہوگیا تھا جس کی" وجہ سے ڈاکٹر نے اسے ڈرپ لگائی تھی۔ وہ اسے یہ بات بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں مگر اپنے پیچھے سے آتی آواز پر چونک کر مڑی تھیں۔

زر۔۔۔ "کپکپاتا لہجہ۔۔۔ وہ دہلیز پر اجڑی ہوئی سی حالت میں کھڑی" تھی۔

زرخان نے حیرت سے اسے دیکھا اور نور کو اس حالت میں دیکھ کر اسکے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

نور میرے بچے !آپ کیوں یہاں آئیں؟ "اسکی حالت بالکل بھی" ٹھیک نہیں تھی۔ فرحت آفندی نے جلدی سے اسے چیئر پر بٹھایا تھا مگر اسکی نظریں تو سامنے بیڈ پر دراز اس شخص پر جمی تھیں۔ اسے اب اندازہ ہوا تھا وہ شخص اسکے لئے کیا معنی رکھتا ہے۔

تم بیٹھو میں زرا آتی ہوں۔"ان دونوں کو خاموش دیکھ کر فرحت" آفندی نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔

نور۔۔۔"اسے مسلسل خود کو تکتے پا کر وہ جھنجھلایا تھا۔ آخر وہ کچھ " بول کیوں نہیں رہی تھی۔۔

نور۔۔۔"وہ بے بس ہوا تھا۔"

کیوں نہیں آئے اس دن؟ کہا تھا کہ انتظار کرنا۔ میں نے کیا تھا" انتظار۔ ان لوگوں نے مجھے چینج کروا دیا۔ ڈاکٹر نے کہا آپ ٹھیک نہیں ہیں۔ میں کیسے یقین کرتی؟ آپ نے ایسا مذاق کیوں کیا زر؟ مجھے کیوں اتنی تکلیف دی؟"آہستہ سے قدم اسکی طرف بڑھاتے وہ مسلسل بول رہی تھی۔ کتنا مشکل تھا اپنے محبوب کو ایسے دیکھنا۔۔

پتا ہے میرے یہاں درد اٹھا تھا بہت۔ آپ نے دیا تھا یہ" درد۔"اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے وہ اس سے اسی کی شکایت کر رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

رحم نہیں آیا آپ کو مجھ پر زرخان؟ ایک منٹ کے لئے بھی"
نہیں؟ آپ نے جان کر کیا نا یہ؟ آپ تڑپانا چاہتے تھے نا مجھے؟
جیسے ہمیشہ سے میرے ساتھ کرتے آئے ہیں۔ "وہ بے آواز رو رہی
تھی۔ اسکا چہرہ گلابی رنگ چھلکا رہا تھا۔ نم پلکوں سے اس نے اپنے
ستمگر کو دیکھا تھا۔ کیا ہوتا اگر اسے کچھ ہوجاتا تو۔۔۔؟ اسکی حالت
کے پیش نظر زرخان نے آہستہ سے اسکی کلائی تھام کر اسے بیڈ پر
اپنے پاس بٹھایا تھا۔

وہ زخمی تھا مگر چوٹ سے زیادہ سامنے کھڑی اس نازک لڑکی کی
حالت اسے تکلیف دے رہی تھی۔

میں نے کہا تھا اللہ سے کہ اگر آپ کو ٹھیک نہیں کرنا تو مجھے بھی"
اپنے پاس بلا لیں۔ بہت دعا کی تھی میں نے۔"اسکے گال پر اپنا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کپکپاتا نازک ہاتھ رکھے وہ زرا سا جھک کر اسے بتا رہی تھی۔ وہ جو ہمیشہ شیرنی بنی گھومتی تھی اتنا نازک سا دل رکھتی تھی۔

" اللہ نے سن لی میری۔ اور دیکھیں جب میں ٹھیک ہوئی تو آپ کو ٹھیک ہونا پڑا کیونکہ نور تو ازل سے زرخان کی ہے نا۔ ایسا بھلا کیسے ممکن تھا کہ زرخان کو کچھ ہو اور نور کو نا ہو، اور نور ٹھیک ہو اور زرخان تکلیف میں رہے۔" اسکے چہرے پر جھکے وہ بولے جا رہی تھی۔ اسکی باتوں پر زرخان کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔

وہ دوائیوں کے زیر اثر تھی تبھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیسا ستم ڈھا رہی ہے اپنے لفظوں سے اس مضبوط اعصاب کے مالک پر جو زخموں سے چور بے بسی سے اپنی متاع حیات کو دیکھ رہا تھا۔ خواہش کے باوجود وہ اسے سینے سے نہیں لگا سکتا تھا مگر۔۔۔ نور نے آہستہ سے

اسکے تکیہ پر اپنا سر رکھا اور اسکے بازو میں اپنا بازو ڈالا تو اسکے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی تھی۔ خواہش یوں بھی پوری ہوگی اس نے سوچا نہیں تھا۔

"بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔ ابھی سے نہیں پتا نہیں کب سے۔ یہ آنکھیں، یہ ناک، یہ گال، یہ ہونٹ۔۔۔ "اس کا ایک ایک نقش چھوتے وہ اسے اپنے دل کا حال بتا رہی تھی۔ "مگر آپ بہت برے تھے کھڑوس۔۔۔ مجھے ہمیشہ ڈانٹا، غصہ کیا، میں نے بدلہ لیا اور اب آپ میری قید میں ہیں ہمیشہ کے لئے۔"اپنی بات کہہ کر وہ ہنسی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ناجانے کتنی دیر گزری جب اسکی کوئی آواز زرخان کو سنائی نہیں دی تو اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اسکے تکیے پر سر رکھے اب نیند میں گم تھی۔

اپنی گردن پر اسکی سانسوں کو محسوس کر کے اس نے گہرا سانس بھرا تھا اور آہستہ سے اپنے لب اسکے ماتھے پر ثبت کر کے پیچھے ہوا تھا۔

وہ آج انجانے میں سارے چھپے راز آشکار کر گئی تھی۔ اب زرخان کو بے صبری سے انتظار تھا اپنے ٹھیک ہونے کا۔ اپنے دل میں چھپے الفاظ کا اظہار کرنے میں ابھی کچھ وقت درکار تھا۔

››››››››››››››››››

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 23

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سورج آج ایک بار پھر پوری شان سے طلوع ہوا تھا اور اپنی کرنیں چاروں طرف پھیلائی تھیں۔

آفندی حویلی اس روشنی میں کسی ہیرے کی طرح چمکتی پوری شان سے کھڑی تھی۔ جہاں کے مکینوں نے اپنے اوپر زخم کھا کر بھی سب

کا سوچا تھا۔ زرخان کی آج ہاسپٹل سے واپسی تھی۔ پورا گاؤں اسکے استقبال کے لئے جمع ہوا تھا۔ ہر طرف اسکے لئے شور تھا۔

"مورے مجاز کہاں ہے؟"حمدان نے نیچے آتے سب سے پہلے مجاز کا پوچھا تھا جو اس پورا ہفتہ بمشکل ہی حویلی میں نظر آیا تھا۔

"پتا نہیں بچے سویرے ہی نکل گیا تھا۔میں نے پوچھا تو کہنے لگا خانم کچھ ضروری کام ہے۔"

"آپ کو نہیں جانے دینا تھا اسے۔ جو کچھ اسکے ساتھ ہوا ہے ہم اسے ایسے تو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے نا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے نے ٹھیک نہیں کیا مگر اسکا بھی کیا قصور۔ وہ ایک عرصہ ان"
" کے ساتھ رہی ہے۔

تو؟؟ مورے وہ کسی بھی طور پر ٹھیک نہیں تھا جو ہالے نے کیا"
ہے۔ بابا کو ان لوگوں کی وجہ سے کھویا تھا ہم نے اور آج تک ہم
یہ پتا نہیں کر سکے کہ آخر وہاں اس دن ہوا کیا تھا۔ ان لوگوں نے
،ہر بار ہمیں توڑا اور پھر بھی ہم نے ہالے کو کھلے دل سے اپنا مانا
اسے وہ عزت و مقام دیا جو پھپھو کا تھا۔ اور اس نے ایسی بے
اعتباری۔۔۔۔ "حمدان کا غصہ دیکھ کر فرحت آفندی نے بے بسی سے
عاتکہ کو دیکھا تھا جو اتنے عرصے میں پہلی بار اسے یوں غصہ ہوتے
دیکھ رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

حمدان پلیز غصہ مت کریں۔ "عاتکہ نے التجا کی تھی جس پر وہ" سر جھٹک کر آگے بڑھا تو عاتکہ ان کے پاس آکر بیٹھی تھی۔

"مورے آپ ایسے اداس مت ہوں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"میرا دل نہیں مانتا عاتکہ !وہ تو معصوم سی ہے وہ کیسے۔۔۔"

مورے جو بھی ہوا اس میں کہیں نا کہیں ہالے زمہ دار ہے۔ وہ" مجاز کو اعتماد میں تو لیتی۔ ایسے کیسے وہ اتنی بڑی غلطی کر سکتی ہے؟ اگر زرخان کو کچھ ہوجاتا تو؟ "اسکی بات پر وہ ایک دم سے خاموش ہوگئی تھیں۔ خاقان صاحب کے بعد وہ بالکل اکیلی پڑ گئی تھیں۔ وہ کس طرح زندگی کی طرف واپسی آئیں یہ صرف وہ ہی جانتی تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

زرخان کو کھونے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں مگر مجاز بھی انہیں اتنا ہی عزیز تھا جتنا زرخان، حمدان اور عمر۔۔۔

"ابھی آپ آرام کرلیں پھر زرخان اسپتال سے گھر آئے گا تو میں آپ کو بلا لوں گی۔ "عاتکہ ان کی ذہنی حالت اب بہت اچھے سے سمجھ رہی تھی اس لئے انہیں زبردستی آرام کرنے بھیجا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756

CLASSIC URDU MATERIAL

زرخان کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ نور کی طبعیت اب بہت بہتر تھی اس لئے وہ لوگ واپس حویلی کے لئے نکل رہے تھے۔

نور درخشاں آفندی نے ساتھ نیچے آئی تھی۔ اسکا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔ وہ جو اظہار زرخان کے سامنے کر چکی تھی اس پر وہ بری طرح پچھتا رہی تھی مگر اب فائدہ؟ وہ سب سن چکا تھا اور اب وہ زخمی ہونے کے باوجود اسے معنی خیز نظروں سے دیکھنے سے باز نہیں آرہا تھا۔

چلو آجاؤ۔"حمدان نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ درخشاں آفندی" کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی جبکہ آگے حمدان نے زرخان کو بٹھایا تھا۔

مجاز کہاں ہے؟"مجاز کو نا پاکر انہوں نے پوچھا تھا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسے کچھ کام ہے، شام تک آ جائے گا۔ "انہیں جواب دیتے اس" نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔ نور نے کن اکھیوں سے آگے بیٹھے زرخان کو دیکھا تھا جس کا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا تھا اور آنکھیں موندے وہ ارد گرد سے بے نیاز سا بیٹھا تھا۔

ان میں سے کوئی بھی ہالے کے حوالے سے بات نہیں کر رہا تھا مگر کہیں نا کہیں سب کے دل میں ایک کسک تھی، ایک شکوہ تھا۔

نور نے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔ ناجانے کتنی یادیں جڑی تھیں ان راستوں سے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے کاش آپ لالہ کو اعتماد میں لے لیتیں۔ "سیٹ کی پشت سے" سر ٹکاتے اس نے تصور میں ہالے کو مخاطب کیا تھا۔۔

ہالے۔۔۔ہالے بچے کہاں ہو؟"حسینہ اماں اسکے پاس آئی تھیں مگر" وہ کہیں نہیں تھی۔ سارا سامان ویسے کا ویسے ہی بکھرا پڑا تھا۔

ایک انجانے خوف سے ان کا دل دھڑکا تھا۔ اسے ڈھونڈتے ہوئے جیسے ہی انہوں نے اندر کمرے میں قدم رکھا تو اسے کمرے کے ایک کونے میں سکڑا سمٹا بیٹھے پایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے"ان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔"

ہالے کیا ہوا ہے بٹیا؟"اسکے پاس بیٹھتے وہ حد سے زیادہ پریشان"
ہوئی تھیں جس کا جسم تپ رہا تھا اور ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑے تھے۔

ہالے اٹھو آنکھیں کھولو۔"اس کا گال تھپتھپاتے وہ چلائی تھیں۔"
حویلی سے مدد بلانا بیکار تھا کیونکہ کوئی ان کی مدد کے لئے نہیں
آنے والا تھا۔

فوراً سے بھاگ کر وہ ٹھنڈا پانی لے کر آئی تھیں اور اسکے چہرے پر
ڈالا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسکے ہاتھ پیر مسلتے وہ مسلسل اسے ہوش دلانے کی کوشش کررہی تھیں۔

ہالے اٹھ جا بیٹا !ایسے مت کر ہالے"!اسکا ہاتھ مسلتے وہ اسے پکار" رہی تھیں۔

ان کی مسلسل کوششوں سے وہ بالآخر اسے ہوش میں لانے میں کامیاب ہوگئی تھیں.

ہالے" !اسے دیوار کے سہارے بٹھاتے انہوں نے پانی اسکے لبوں" سے لگایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"یہ سب کیا کیا ہالے !کیوں کر رہی تھیں یہ سب؟"

میرے نصیب میں یہی سب ہے لکھا ہے اماں !میں نے اس" زندگی کا انتخاب خود کیا ہے۔"آنسو بہاتے وہ اپنی غلطی پر رو رہی تھی۔

اب بھی دیر نہیں ہوئی ہالے !مجاز نے تمہیں اس زندگی سے نکالا" تھا تاکہ یہ سب برداشت نا کرنا پڑے۔ ہالے اگر واقعی تم مجاز سے محبت کرتی ہو تو جاؤ اسکے پاس۔ مناؤ اسے، یوں چپ رہ کر ظلم برداشت نا کرو میری بچی "!اسکا ہاتھ تھامے وہ اسے سمجھا رہی تھیں۔

"!وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرینگے اماں"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جب تک مناؤ گی نہیں تو پتا کیسے چلے گا؟ جاؤ اس کے پاس۔ ضد" " کرو، وہ ڈانٹے، غصہ کرے مگر اسے چھوڑو مت بیٹا۔

"تایا ابو کبھی مجھے نہیں جانے دینگے۔"

اپنے گھر جانے کے لئے تمہیں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں" ہے ہالے !پہلے تم اکیلی تھی، کوئی نہیں تھا، مگر اب تمہارا اپنا گھر ہے، تمہارے شوہر کا گھر۔ اِن لوگوں نے کبھی تمہیں اس گھر کی بیٹی ہونے کا مقام نہیں دیا۔ ہمیشہ ذلیل کیا اور ظلم کیا۔۔۔ اور اب پھر یہ لوگ وہی سب کر رہے ہیں۔ کیا مجاز آفندی کی بیوی کو اتنا بزدل

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ہونا چاہیئے ؟"وہ اس سے سوال کر رہی تھیں جس کا جواب اسکے پاس نہیں تھا۔

"میں تمہیں صرف سمجھا سکتی ہوں بیٹا !آگے کیا کرنا ہے یہ فیصلہ سراسر تمہارا ہوگا۔ یہاں رہ کر ظلم برداشت کرنا ہے یا واپس آکر اپنی جگہ واپس سے حاصل کرنی ہے۔ "وہ اپنی بات کہہ کر رکی نہیں تھیں مگر اسے سوچنے پر ضرور مجبور کر گئی تھیں۔

"تائی سارے کپڑے ویسے کے ویسے ہی پڑے ہیں اور وہ مہارانی کمرے میں بند ہے۔ "زریں ابھی ہالے کے پاس سے آئی تھی جو خود

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

کو کمرے میں بند کئے بیٹھی تھی اور اس بات نے زری کو ایک اور موقع دیا تھا اسے ذلیل کروانے کا۔

"ہڈ حرام کہیں کی۔ پتا نہیں کیوں لائے ہیں اسے۔ دیکھتی ہوں میں اسے حرام خور کو۔"

"پتا نہیں آپ کو کیا پڑی تھی اس منحوس کو لانے کی۔ "وہ جب سے یہاں آئی تھی ناجانے کتنی بار یہ جملہ وہ کہہ چکی تھیں۔

"اچھا بس دیکھتا ہوں میں اسے۔ اب کیا نئی مصیبت آگئی ہے۔"حمائمہ بیگم کو بولتے وہ پیچھے حویلی کی جانب بڑھے تو آنکھوں میں چمک لئے وہ بھی ان کے پیچھے گئی تھیں.

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے۔۔۔ ہالے باہر آ۔۔۔۔ باہر آ لڑکی "!ان کی گرجدار آواز" گونجی تو آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہالے ایک دم سہمی تھی۔ مگر مسلسل اپنے نام کی پکار پر وہ اٹھ کر باہر آئی تو سامنے بصیر شیرازی کو حمائمہ اور زریں کے ساتھ کھڑا پایا تھا۔

"جی؟"

کیا ہد حرامی مچائی ہوئی ہے؟ کام کیوں نہیں سمیٹا اب تک؟ ایک" بات یاد رکھنا مفت کی روٹیاں نہیں ملیں گی یہاں۔"غصے سے اس پر چیختے انہوں نے بالٹی کو لات ماری تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

مفت کی روٹیاں تو میں پہلے بھی نہیں توڑتی تھی تایا جی !ہمیشہ اس" حویلی کا سارا کام کرکے ہی مجھے روٹیاں نصیب ہوتی تھیں۔ چاہے پھر وہ باقی گھر والوں کی جھوٹی ہی کیوں نا ہوں۔ اگر یہاں کوئی مفت کی روٹیاں توڑ رہا ہے تو وہ زری اور تائی جی ہیں جو بنا کوئی کام کیئے پورا دن بستر پر پڑے روٹیاں توڑتی ہیں۔ "وہ کبھی خواب میں بھی اسکا جواب تصور نہیں کر سکتے تھے تبھی اس کے جواب پر وہ پتھر ہوئے تھے۔

تیری اتنی مجال؟ میرے لئے بکواس کرتی ہے؟"حائمہ بیگم اسے" مارنے کو آگے لپکی تھیں جب ان کا بڑھا ہاتھ اس نے تھاما تھا۔

اب نہیں حمائمہ شیرازی !اب نہیں۔ خود پر ایک بھی ظلم برداشت" نہیں کرونگی۔ میں مجاز آفندی کی بیوی ہوں۔ وہ یہ ہاتھ جڑ سے اکھاڑ

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

دے گا اگر اسے پتا چلا کہ یہ ہاتھ مجھ پر اٹھا ہے۔"ان کا ہاتھ زور سے جھٹکتے وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی تو ان سب کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔

"کچھ زیادہ ہی زبان چل رہی ہے تیری۔ کیا بھول گئی کہ کیسے تجھے گھر سے دھکے دے کر نکالا ہے اس نے اور اب تو ہمارے رحم وکرم پر پڑی ہے۔ سب بھول گئی ہے جو اس کے نام پر اپنوں سے مقابلہ کر رہی ہے؟"

"ہاں نکالا ہے انہوں نے مجھے کیونکہ میری غلطی تھی۔ اور رہی بات اس گھر میں آپ کے رحم و کرم پر رہنے کی تو شاید آپ بھول رہے ہیں کہ اس گھر میں میرا بھی حصہ ہے جسے چھیننے کے لئے آپ نے اتنا لمبا چوڑا گیم کھیلا۔ میرا باپ بھلے ساری زندگی مجھے پیار نا دے سکا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مگر اس نے اپنا ایک بڑا حصہ میرے نام کر کے آپ لوگوں کو مجبور کر دیا مجھے یہاں رکھنے کے لئے اور اسی حصے کو حاصل کرنے کے لئے آپ لوگ اتنا گر گئے کہ۔۔۔ شرم آتی ہے مجھے خود کو اس حویلی کی بیٹی کہتے ہوئے۔"بصیر شیرازی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ انہیں آئینہ دکھا گئی تھی جو ان کی آنکھوں میں چبھ کر انہیں لہولہان کر گیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL Paid Ebooks 03447982756

"زبان سنبھال کر۔"

زبان مجھے نہیں آپ لوگوں کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ میں تو" زبان سنبھالے ہوئے ہی ہوں کیونکہ میں نے اگر زبان کھولی تو۔۔۔"وہ تمسخر سے ہنسی تھی۔ بخار کی حدت سے چہرہ سرخ ہو رہا

تھا۔ وہ جو ہمیشہ چپ رہتی تھی آج بولی تو سب کو چپ کروا گئی تھی۔

بصیر شیرازی کے سینے پر سانپ لوٹے تھے اس کے لفظوں پر۔

اور تم۔۔۔"وہ زری کی طرف پلٹی تھی۔"

شہیر شیرازی نے کبھی اپنی زندگی میں تمہیں منہ نہیں لگایا کیونکہ" وہ کھرا انسان تھا۔ صحیح غلط میں فرق سمجھتا تھا۔ وہ بھلے اس دنیا میں نہیں مگر وہ دعاؤں میں ہے۔ جاتے جاتے بھی وہ مجھ پر احسان کر کے گیا کہ اس کی وجہ سے میں اس جہنم سے نکلی۔ مگر تم۔۔۔ "تمہارا حسد و جلن تمہیں کبھی اس جہنم سے نکلنے نہیں دے گا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

تمممم۔۔۔"بصیر شیرازی کچھ کہتے رکے تھے۔ پھر بنا کچھ کہے وہ" وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ان کو یوں غصے سے اندر جاتے دیکھ کر حائمہ بیگم اور زری بھی ان کے پیچھے لپکی تھیں.

وہ غصے میں بھرے ہوئے اندر آئے تھے۔ ہالے نے جو آئینہ انہیں دکھایا تھا اس میں اپنا اتنا بھیانک روپ ان سے برداشت نہیں ہوا تھا۔ پیروں میں آئی ہر چیز کو ٹھوکر میں اڑاتے وہ کمرے میں آئے تھے۔ حائمہ بیگم ان کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"دیکھ رہے ہیں اس لڑکی کی زبان؟ آفندیوں نے خوب سیکھا کر بھیجا ہے۔ پتا نہیں کیوں لائے آپ اسے یہاں۔ پرانی حویلی میں پھینک آتے اسے تو کم از کم آج اسکی اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ آپ کے سامنے زبان چلا سکے۔"

"بہت بڑی غلطی کر دی میں نے۔ ایک سانپ کو اپنی آستین میں پالتا رہا ہوں۔"

"ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ اسے نکال دیں اس گھر سے، غائب کردیں ایسے کہ کوئی اس تک پہنچ نا سکے۔۔ بھیج دیں اسے پرانی حویلی اس سے پہلے کہ پانی سر سے اوپر پہنچ جائے۔ "

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہمم کرتا ہوں اسکا کچھ۔ تم جاؤ اور اسے ابھی کے ابھی یہاں بلاؤ۔" بہت ہوگیا۔ آج اسے اس مردوں کی حویلی میں جانا ہی ہوگا۔ بہت عرصہ ہوا اس حویلی کو آباد ہوئے۔ اب ہالے کا وجود اس حویلی کو پھر سے آباد کرے گا۔ "وہ خود کو خدا سمجھ بیٹھے تھے۔ نہیں جانتے تھے جو زمینی خدا بننے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہر حال میں غرق ہوتے ہیں۔

بلاؤ اسے۔"ان کا حکم ملتے ہی حائمہ بیگم نے زری کو روانہ کیا تھا" ہالے کو گھسیٹ کر یہاں لانے کے لئے۔

تائی امی ہالے نہیں ہے۔ "کچھ دیر گزری تھی جب زری کی" پریشان آواز ان کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کیا مطلب نہیں ہے؟"اسکے گھبرائے انداز پر وہ دونوں خود باہر" آئے تھے۔

وہ کہیں بھی نہیں ہے تایا ابو !میں نے پچھلی حویلی میں سب جگہ" دیکھ لیا۔ وہ کہیں بھی نہیں ہے۔"

ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ آخر جا کہاں سکتی ہے وہ؟"وہ چلائے تھے۔"

ڈھونڈو اسے حائمہ !دیکھو کہیں چھپی بیٹھی ہوگی۔"دل میں آئے" خیال کو جھٹکتے وہ چلائے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ان کا غصہ دیکھ کر پوری حویلی میں ہلچل مچ گئی تھی۔ ہالے کو ہر جگہ ڈھونڈا جا رہا تھا مگر وہ ہوتی تو انہیں ملتی۔۔ پوری حویلی چھان ماری گئی تھی مگر اسکا کہیں نام و نشان تک نہیں تھا۔ بصیر شیرازی سر ہاتھوں میں گرائے بیڈ پر بیٹھے تھے۔

مجھے وہ چاہیے حائمہ !اسے ڈھونڈو کیسے بھی کر کے۔ تم لوگوں کی" وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔ اب تم لوگ ہی اسے ڈھونڈ کر مجھے لا کر دو گے۔ "انہوں نے حکم صادر کیا تھا اور اب پوری حویلی والوں کی شامت آئی تھی۔ وہ ان کا ایک اہم مہرہ تھی جس کے بل پر وہ اگلی چال چلنے والے تھے مگر انہوں نے اپنے پیروں پر ہی کلہاڑی ماری تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447982756

اسپتال میں ایک مصروف دن گزار کر وہ ابھی اپنے کیبن میں آیا تھا جب موبائل پر گھر سے آنے والی کال دیکھ کر اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔

وہ پچھلے تین دن سے گھر نہیں گیا تھا۔ اسے اپنے ہی گھر و کمرے سے وحشت محسوس ہو رہی تھی۔

کال کو مکمل اگنور کرتے اس نے جیب سے ریکارڈنگ ٹیپ نکال کر موبائل سے کنیکٹ کیا تھا اور ہینڈز فری کان سے لگائے اس نے بہت توجہ سے وہ سب ریکارڈنگ سنی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ریکارڈنگ بند کرتے اس نے وہ ریکارڈنگ آگے ٹرانسفر کی تھی اور اپنا سر سیٹ کی پشت سے لگایا تھا۔ تبھی ماتھے پر ایک نرم سا لمس محسوس کر کے وہ چونکا تھا۔

"تھک گئے ہیں نا بہت؟"اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ اسے سکون دے رہی تھی۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ اسکا سکون تھی۔

"ڈاکٹر مجاز۔۔۔ ڈاکٹر مجاز "!اپنے نام کی پکار پر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔ سامنے نرس کو دیکھ وہ چونکا تھا۔ وہ سب خواب تھا۔۔۔ گہرا سانس بھرتے اس نے خود کو پرسکون کیا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"جی؟"

"سر آپ کے گھر سے کال آئی تھی۔ آپ کی مدر کی طبعیت نہیں ٹھیک تو۔۔۔"

" واٹ۔۔۔؟ اوکے میں جاتا ہوں۔ یہاں سب دیکھ لینا۔"

درخشاں آفندی کی طبعیت کا سن کر وہ فوراً سے وہاں سے نکلا تھا۔ سورج غروب ہونے کو تھا۔ آسمان اب سرمئی رنگ اوڑھنے کی تیاریوں میں تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسے اپنی بے حسی پر حد سے زیادہ غصہ آیا تھا۔ وہ کیسے اپنے گھر والوں کو نظر انداز کرسکتا تھا؟ شام کے سائے گہرے ہوتے جارہے تھے جب وہ گاؤں میں داخل ہوا تھا۔

گاڑی تیزی سے چلائے وہ جلد از جلد حویلی پہنچنا چاہتا تھا۔ حویلی پہنچتے ہی اسکی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔ بے یقینی سے اسنے سامنے پیڑ کی جانب بیٹھے وجود کو دیکھا تھا۔ اپنا وہم سمجھتے اس نے سر جھٹکا تھا مگر وہ وجود اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوا تھا۔ پتھریلے تاثرات کے ساتھ وہ گاڑی سے اترا تو پیڑ کے پاس بیٹھی ہالے جھٹکے سے اٹھی تھی۔ مجاز کو دیکھ کر اسے اپنے دل میں ایک سکون سا اترتا محسوس ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اسے یوں سامنے دیکھ کر مجاز نے سختی سے ہونٹ آپس میں پیوست کئے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"وہیں رک جائیں ہالے؟"اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ ایک دم اسے روک گیا تھا۔

"مجاز۔۔۔"وہ تڑپی تھی۔

"کیوں آئی ہیں ہالے؟ اب کیا باقی رہ گیا ہے؟ مزید برباد کرنا چاہتی ہیں ہمیں؟"اس کے کاٹ دار لہجے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"نہیں میں نہیں۔۔۔ مجاز ایک بار سن لیں۔ میں جانتی ہوں میں
نے بہت دکھ دیا ہے۔۔۔"

"مجھے کچھ نہیں سننا۔ جہاں سے آئی ہیں وہیں واپس چلی جائیں۔ سمجھ
لیں مجاز آفندی مر گیا ہالے شیرازی کے لئے۔ "اسے کہتا وہ حویلی
میں داخل ہوا تھا تبھی اپنے پیچھے کسی کے گرنے کی آواز پر وہ فوراً
سے پلٹا جہاں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پر گری پڑی تھی۔

"ہالے۔۔۔"درخشاں آفندی جو کب سے انہیں دیکھ رہی تھیں
بھاگ کر ہالے تک پہنچی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے۔۔۔مجاز اسے بہت تیز بخار ہے۔ دیکھو زرا۔"وہ تڑپ اٹھی" تھیں۔

مجاز آفندی تم اتنے پتھر دل تو کبھی نہیں رہے۔ "اسکی بے حسی" درخشاں بیگم کو غصہ دلا گئی تھی۔

بہت ضبط سے وہ اسی طرف بڑھا تھا اور اسکے نازک وجود کو بانہوں میں بھرا تھا۔

چلو اسے اندر لے کر۔"مجاز کو بولتے وہ اسکے ساتھ اندر آئی تھیں۔" مجاز اسے لئے درخشاں آفندی کے کمرے میں آیا تھا اور اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔ اسکا وجود بخار کی وجہ سے تپ رہا تھا۔ وہ بے ہوش تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"پٹیاں رکھ دیں مورے !میں ہاسپٹل سے کسی ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔"

"اتنے بے حس کب سے ہوگئے مجاز جو اپنی بیوی کو ایسے چھوڑ کر جارہے ہو۔"

"مجھے بے حس کرنے والی بھی تو یہی ہیں۔ ہوش آئے تو پوچھ لیجئے گا کہ اب کس مقصد کے تحت واپس آئی ہیں۔ اور مجھے لگتا ہے میرے جاتے ہی یہ ہوش میں آجائیں گی۔ تو مقصد پوچھ کر انہیں واپس ان کے گھر بھجوا دیجئے گا۔"اس کی لرزتی پلکوں پر چوٹ کرتا وہ رکا تھا۔ اور اسکے جاتے ہی کئی آنسو ٹوٹ کر اسکے گالوں پر بہے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ ہمیں کبھی معاف نہیں کرینگے مورے "!درخشاں آفندی کو دیکھ" کر وہ سسکی تھی۔

‹‹‹‹‹‹‹‹‹‹‹‹‹‹‹‹

جاری ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

عشق من است

فری شاہ

قسط نمبر 24

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بہت غصے میں وہ کمرے میں داخل ہوا تھا اور جو سامان اسکے ہاتھ میں آیا اس نے زمین کر پھینکا تھا۔

کتنا مشکل تھا اسے یوں سامنے دیکھ کر خود کو سنبھالنا۔۔۔

غصے سے اس نے ڈریسنگ پر رکھا سارا سامان زمین بوس کیا تو دروازے پر کھڑی ہالے کی سسکی نکلی تھی۔

اسکی آواز پر مجاز نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو دروازے کے پاس ڈری سہمی سی کھڑی تھی۔

کیوں آئی ہیں یہاں؟ جائیں یہاں سے۔"وہ دھاڑا تھا۔ خوف سے" ہالے کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔

نکل جائیں یہاں سے۔ "اسے اندر آتے دیکھ کر وہ ایک بار پھر" دھاڑا تھا۔

مجاز ایک بار سن لیں نا پلیز۔ "وہ گڑگڑائی تھی اور اسکا یہ روپ" مجاز آفندی کو آگ لگا گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

"کیا سنوں ہاں؟ کیا سنائیں گی اپنی بزدلی کی داستان؟؟ یہ سنوں کہ مجاز آفندی اس تمام عرصے میں آپ کا اعتماد نہیں جیت سکا؟ وہ آپ کو خود پر بھروسہ کرنا نہیں سیکھا سکا؟ یہ سنوں میں ہالے شیرازی؟"اسکے دونوں بازو سختی سے تھامے وہ چٹخا تھا۔

"بولیں !یہ سنوں میں؟ کیا سنانا چاہتی ہیں ہالے شیرازی آپ مجھے؟"

"نہیں ہوں میں ہالے شیرازی آئی سمجھ؟ بس کریں۔ نہیں ہے میرا ان لوگوں سے تعلق آپ کو سمجھ نہیں آرہا کیا؟"اس سے بازو چھڑواتے وہ چلائی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

ء"میرا تعلق آپ سے ہے مجاز !میں آپ کی بیوی کی حیثیت سے

پہچانی جانا چاہتی ہوں۔"

ہونہہ بیوی ؟"اس نے ہنکارذ بھرا تو اسکا دل کیا اس زمین میں خود"

کو دفن کرلے۔ ایک ہنستے بستے گھر کو اسکی بزدلی، اسکے دھوکے نے

اس حال تک پہنچا دیا تھا۔

میں سب ٹھیک کر دوں گی۔ میرا یقین کرے مجاز"!اسکا بازو"

تھامے وہ اسے یقین دلا رہی تھی۔

آپ پر یقین کروں؟ اتنا بیوقوف لگتا ہوں؟ ہوسکتا ہے ایک بار پھر"

شیرازی نے کسی نئ چال کے تحت آپ کو یہاں بھیجا ہو۔ بتائیں کیا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مقصد ہے اس بار؟ کس کو تباہ کرنا ہے، مجھے زرخان کو یا اس حویلی کو؟"

لالہ "!اسکے کاٹ دار لہجے پر دروازے میں کھڑا زرخان ایک دم" سے پکار بیٹھا تھا۔

یہ دیکھو اسے۔ موت کے منہ سے نکلا ہے۔ جانتی ہیں صرف آپ" کی بے اعتباری کی وجہ سے، آپ کے جھوٹ و فریب کی وجہ سے وہ مر جاتا۔ جانتی ہیں آپ کہ ایک جھوٹ سے کتنی زندگیاں داؤ پر لگی تھیں۔ احساس ہے آپ کو کچھ؟"وہ چیخا تھا مگر جواب میں اسکے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔ وہ ٹھیک تھا اسکا کہا ایک ایک لفظ ٹھیک تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

"پھپھو میری انہوں نے شیرازی ہالے تھا دیا ساتھ کا درندوں جن، آپ کی ماں روند ڈالا تھا۔ یہی کاروبار ہے ان کا۔ وہ عزت دار تھیں، اپنے دامن پر داغ برداشت نہیں کر سکیں تبھی خود کو مار ڈالا۔ میرے تایا اور انکے بابا۔۔۔"وہ زرخان کے پاس گیا تھا۔

"جانتی دیا بھون سے گولیوں انہیں نے درندوں ان اور تھے گئے وہ ہیں کیوں ؟ کیونکہ وہ ان سارے کالے دھندوں کے بارے میں جان گئے تھے جو بصیر شیرازی کیا کرتے تھے۔ عورتوں کو بیچنے سے لے کر اسپتال میں آئے مریضوں کے اعضاء بیچنے تک ہر کام میں وہ لوگ ملوث تھے اور آپ نے کیا کیا؟ ان کا ساتھ دیا."

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

میں نے جان کر نہیں کیا مجاز ! مجھے نہیں پتا تھا ایسا ہو جائے گا۔"
وہ کہتا تھا وہ مار دے گا آپ کو اگر میں آپ کے قریب گئی یا آپ
کو کچھ بتایا۔ وہ جانتا تھا میری ماں کے گناہگار کون کون ہیں۔ مجھے ان
کے گناہگاروں کا پتا کرنا تھا۔ میں نے بار بار کوشش کی کہ میں
بتاؤں آپ کو مگر میں ہمت نہیں لا سکی خود میں۔ مجھے نہیں پتا تھا
کہ زرخان لالہ کیوں وہاں جارہے ہیں۔ اس نے پوچھا اور میں نے
بتا دیا۔ میں نہیں جانتی تھی ایسا کچھ ہوگا۔ میں آپ پر بھروسہ کرتی
ہوں مجاز !میں آپ کو سب کچھ بتانے والی تھی مگر مجھے موقع نہیں
ملا۔ دیکھیں میں سب سے لڑ کر آئی ہوں میرا یقین کریں نا۔"اس
کے سامنے گڑگڑاتے وہ آگے ہوئی تھی جب ایک دم سے اسکی
آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا۔ ناک سے سرخ سیال نکل کر
اسکے ہاتھ پر گرا تھا۔ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ زمین بوس
ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہالے۔۔۔۔"اسے گرتے دیکھ کر مجاز نے بھاگ کر اسے بانہوں" میں بھرا تھا جو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

ہالے آنکھیں کھولیں ہالے"!اسکا گال تھپتھپاتے وہ پاگل ہوا تھا۔"

لالہ اسپتال لے کر چلیں انہیں۔"اسکی حالت دیکھ کر عمر فوراً سے" آیا تھا۔ وہ جو کچھ لمحے پہلے تک اس سے لاتعلقی کا اظہار کر کے اسکی جان نکال رہا تھا اب اسے یوں اس حالت میں دیکھ اسکی اپنی جان نکلی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

لالہ مجھے آپ سے ہرگز یہ امید نہیں تھی کہ آپ اتنا برا رویہ"
اختیار کرینگے ان کے ساتھ۔"زرخان اسے ملامت کر رہا تھا جو پریشانی
سے ریلنگ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

تو کیا کرتا؟ ایسے انہیں اپنی زندگی سے کھیلنے دیتا؟ یہ سب نہیں"
کرتا تو کیسے ہالے سیکھتیں لوگوں کو جواب دینا، ان سے مقابلہ کرنا۔
وہ سخت عاجز آیا ہوا تھا۔"

مجھے اندازہ تھا وہ لوگ ہالے کے ذریعے کھیل کھیل رہے ہیں مگر"
ہالے کو کم از کم مجھے اعتماد میں تو لینا چاہیے تھا۔ یہ سب جو میں
"نے کیا یہ ان کی سزا تھی تاکہ وہ اپنے لئے کھڑے ہونا سیکھیں ۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تو دیکھیں نا وہ سب سے لڑ کر آئی ہیں آپ کے پاس۔ اب اور" کیا چاہیے آپ کو؟"زرخان زچ ہوا تھا اسکے عجیب سے رویے پر۔۔

انہیں اپنے لئے لڑنا ہوگا۔مجھے کل کو کچھ ہوگیا تو کیا وہ ایسے ہی" اپنوں کے ہاتھوں سے بیوقوف بنتی رہیں گی ؟ "اس کی اس بات پر زرخان نے ایسے سر ہلایا جیسے سب اس کی سمجھ میں آگیا ہو

کل کا دن بہت اہم ہے ہمارے لئے زرخان !گناہگاروں کے انجام" تک پہنچانے کا وقت آگیا ہے۔"موبائل پر آئے میسج کو دیکھتے وہ مسکرایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"اور کل میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔"

کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی حالت دیکھو۔ اور ویسے بھی وہاں"
" میں، لالہ اور عائشہ ہونگے۔ سب سنبھال لینگے۔ تم یہاں رہنا۔

یہ ناممکن سی بات ہے لالہ !اس کیس پر میں نے اپنی زندگی داؤ پر"
لگائی ہے۔ اب آخر میں آکر میں ہی نہیں ہونگا تو فائدہ؟"وہ باضد
تھا۔ مجاز نے اسے گھوری سے نوازہ مگر وہ باز نہیں آیا تھا۔

ٹھیک ہے اپنی بیوی سے اجازت لے لو۔ اگر وہ بولتی ہے کہ"
"تمہیں ساتھ لے جائیں تو شوق سے چلنا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

لالہ"!اسکی چالاکی پر وہ چیخا تھا۔ جانتا تھا یہ ناممکن سی بات ہے۔" جب سے وہ ہاسپٹل سے واپس آیا تھا نور اسے اپنی شکل نہیں دکھا رہی تھی، اجازت دینا تو بہت دور کی بات تھی۔

نور !روم میں آنا زرا۔"وہ آہستہ سے چلتا اپنے کمرے کی جانب" بڑھا تھا جب نیچے صوفے پر بیٹھی نور کو دیکھ کر وہ اسے پکارے بغیر نہیں رہ سکا۔

وہ میڈم اس سے ناراض ہوئے بیٹھی تھیں اور اسے صاف نظر انداز کیا گیا تھا جب وہ اچانک ہی درد سے کراہا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"آہ!"

زرخان !کیا ہوا ہے؟"وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے اوپر آئی تھی"
جو بازو تھامے ریلنگ پر ہاتھ رکھے جھکا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟ کہاں درد ہو رہا ہے؟ بتائیں مجھے۔"

مجھے کمرے میں لے چلو۔"اسکی کمر کے گرد ہاتھ باندھتے وہ سیدھا"
ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"زیادہ درد ہو رہا ہے تو لالہ کو بلاؤں میں ؟"

نہیں بس کمرے میں جاکر لیٹوں گا۔ "اسکے سہارے چلتے وہ کمرے میں آیا تھا اور غیر محسوس طریقے سے اپنے پیر کی ٹھوکر سے دروازہ بند کیا تھا۔ نور کا سارا دھیان اسکی طرف تھا اس لئے وہ غور نہیں کر پائی تھی۔

بیٹھیں یہاں۔ میں لالہ کو بلاتی ہوں۔"اسے بیڈ پر لٹاتے وہ واپسی کے لئے مڑی تھی جب اسکا ہاتھ زرخان کی گرفت میں آیا تھا۔ اس نے بنا موقع ضائع کئے جھٹکے سے اسے کھینچ کر خود پر گرایا تھا۔

"زر۔۔۔"وہ چیخی تھی۔ "کیا کر رہے ہیں لگ جائے گی آپ کو۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ارے لگنے دو۔ تم یہ بتاؤ آخر کیوں دور دور ہو مجھ سے؟ شوہر بیمار"
"ہو تو بیوی ایسے کرتی ہے کیا ؟

شوہر بیمار ہونے سے پہلے غیر لڑکی کے ساتھ گھومے وہ جائز"
ہے؟ "ماتھے پر بل لائے نور نے اسے گھوری سے نوازہ تھا۔

آپ کے اور نائشہ کے بیچ کیا چل رہا ہے مجھے بتائیں۔ یہ مت"
"سمجھیں کہ بیمار ہونگے تو آپ کو فائدہ ہوگا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ہمم۔۔۔ خیر فائدہ تو ہوا ہے کیونکہ کسی نے اظہار محبت کردیا ہے"
مجھ سے کہ وہ میرے عشق میں ناجانے کب سے ڈوبی ہوئی ہے
" اور۔۔۔

زر۔۔۔۔۔"وہ جسے اپنا خواب سمجھ کر جھٹلانے کی کوشش میں ہلکان"
تھی زرخان کے منہ سے وہ بات سن کر وہ شرم سے پانی پانی ہوئی
تھی۔

مجھے اگر پتا ہوتا کہ میرے زخمی ہونے پر یوں اظہار محبت ہوگا تو"
"پہلے ہی زخمی ہوجاتا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447932756

فضول مت بولیں۔ "اسکے اوپر سے اٹھتے وہ خفگی سے بولی تھی۔"
اسکا ہاتھ ہنوز زرخان کی گرفت میں تھا۔ سیدھا ہوکر بیٹھتے زرخان
نے اسے اپنے حصار میں قید کیا تھا۔

اچھا میں فضول بول رہا ہوں؟ تو کھاؤ قسم تمہیں مجھ سے محبت"
نہیں ہے۔"اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے وہ باضد ہوا تھا۔ نور سے آج
اپنا آپ بچانا بہت مشکل ہوا تھا۔

"آپ آرام۔۔۔"

"شش !کوئی آرام نہیں۔ بتاؤ مجھے کیا نہیں کرتی مجھ سے محبت؟"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کرتی ہوں۔"وہ ہار مان گئی تھی اس شخص کے آگے۔"

مجھے آپ اچھے لگتے تھے بہت مگر پھر آپ نے مجھ پر حکم چلانا" شروع کر دیا تو مجھے آپ پر غصہ بھی آنے لگا۔ مگر جب جب آپ میرے سامنے آتے میرا دل الگ ہی راستے پر نکل پڑتا تھا۔ میں اپنی محبت کو نفرت بنانا چاہتی تھی۔ مجھے ایسا لگتا تھا اگر آپ کے سامنے اظہار کیا تو آپ دھتکار دیں گے۔"سر جھکائے اپنے دل کا حال بتاتی وہ زرخان کو اس وقت کوئی معصوم سی گڑیا لگی تھی۔ بہت بے اختیار ہوکر زرخان نے جھک کر اس کے لفظ چرائے تھے۔ اس اچانک حملے کے لئے وہ تیار نہیں تھی تبھی شرم سے اسکا چہرہ لال انار ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447983275

مگر میں تو تم سے محبت کرتا تھا۔ ایسے کیسے اپنی محبت کو کوئی"
دھتکارتا ہے ؟ مجھ تو مزا آتا تھا تمہیں تنگ کرنے میں۔ اور اگر میں
"کسی کو تمہارے پاس دیکھتا تھا تو مجھے چڑ ہوتی تھی بہت۔

ہاں جبھی آپ نے میرے سر کو ہٹایا تھا۔"اسے گھورتے وہ دانت"
پیس گئی۔ اسے مار وہ سکتی نہیں تھی کہ وہ بیچارہ پہلے سے ہی زخمی
تھا۔

اچھا سنو نا !ایک بار پھر سے اظہار کرو نا جیسے ہاسپٹل میں کیا"
تھا۔"وہ ایک بار پھر شرارت پر آمادہ ہوا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

،زرخان"!وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی اسکے لفظوں سے"
اسکی نظروں سے اور اپنے گالوں پر پڑتے اسکے لمس سے۔

بہت آہستہ سے زرخان نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا
اور اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکایا تھا۔

"بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔"

جبھی میری جگہ اس نائشہ کو دے رہے تھے؟"کب سے پھانس بن"
کر چبھتی بات وہ لبوں پر لے آئی تھی اور اسکی بات پر زرخان
شرارت سے قہقہ لگا اٹھا تھا مگر دور ہونے کا تکلف اس نے ابھی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بھی نہیں کیا تھا۔ اس کے پھولے گالوں کو دیکھ زرخان نے اسے خود میں قید کیا تھا۔

"کوئی تمہاری جگہ نہیں لے سکتا، کبھی بھی نہیں۔ زرخان نور کا ہے اور نور زرخان کی، یہ بات ازل سے طے ہے اور نور سے دور زرخان صرف مرنے کے بعد ہی ہوگا۔" اسکے لفظوں پر نور نے تڑپ کر اسکے لبوں پر ہتھیلی جمائی تھی۔ زرخان نے آگے ہو کر اسکے ماتھے پر مہر ثبت کی اور اسے اپنے حصار میں قید کر گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ دشمن جان اسکے بیڈ پر گہری نیند میں گم تھی۔

اسکی طبعیت بالکل بھی ٹھیک نہیں تھی۔ بخار دماغ پر چڑھ گیا تھا۔ وہ تو بروقت علاج سے اسکی حالت اب بہتر تھی مگر وہ اب بھی سو رہی تھی۔

وہ بہت آہستہ سے جا کر اسکے پاس بیٹھا تھا اور بغور اسکا چہرہ دیکھا۔

سرخ رویا متورم چہرہ، سوجی آنکھیں، بھیگی پلکیں۔۔۔ مجاز کے دل کو کچھ ہوا تھا اسے یوں ٹوٹا بکھرا دیکھ۔۔ مگر ان چند دنوں میں وہ بھی تو ٹوٹ کر بکھرا تھا۔ اپنے ہاتھ کی پشت اسکے گال پر سہلاتے اس

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نے جھک کر ان نم آنکھوں کو چھوا تھا۔ اسکے لمس سے دل میں ایک سکون سا اترا تھا۔۔۔

"ظالم ہیں آپ۔ ظلم کرتی ہیں ہالے !خود کے ساتھ بھی اور میرے ساتھ بھی۔"ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے اس نے آہستہ سے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

"آپ سے نفرت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا مجاز۔ جس دن ایسا ہوا میں مرجاؤں گا۔ "اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ سرگوشی کر رہا تھا یہ جانے بغیر کہ وہ اسکا کہا ایک ایک لفظ سن رہی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"عشق ہیں میرا آپ۔ کیسے کر سکتا ہوں میں اتنا بڑا ظلم؟ آپ پر تو میرا خون بھی معاف تھا مگر۔۔۔ آپ کو لڑنا نہیں سکھاؤں تو کیا کروں؟ آپ کو لوگوں کا مقابلہ کرنا سکھانا تھا مجھے۔ میں مر گیا تو۔۔۔"

"تو اس دن ہالے بھی مر جائے گی مجاز !" وہ جو نم آنکھوں سے اپنے دل کا حال بیان کر رہا تھا اسکی آواز پر تڑپ کر سیدھا ہوا تھا مگر تب تک وہ اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھام گئی تھی۔

"مجھے اپنے ساتھ رکھ لیں مجاز ! یہ دنیا بہت ظالم ہے۔ میں کچھ وقت کے لئے آپ سے دور کیا گئی انہوں نے مجھے اکیلا سمجھ کر اتنا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ٹارچر کیا۔ مجھے نہیں بننا بہادر۔ مجھے آپ کے حصار میں قید رہنا ہے تاعمر۔"اسکا ہاتھ لبوں سے لگائے وہ سسکی تھی۔

ہالے۔۔۔ ششششش طبعیت خراب ہو جائے گی۔"تکیے پر کہنی ٹکاتے" اس نے دوسرے ہاتھ کی پوروں سے اس کے آنسو چنے تھے۔

آرام کریں۔ ہم صبح بات کرینگے۔"اسکے ہاتھے پر لب رکھتے وہ پیچھے" ہوا تھا مگر اس بار اسکا گریبان ہالے کی گرفت میں آیا تھا۔ مجاز نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو نفی میں سر ہلاتی اسے جانے سے روکتی اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔

Paid Ebooks 03447982756 CLASSIC URDU MATERIAL

کیا چاہتی ہیں ہالے؟"وہ بے بس ہوا تھا۔ وہ اسے خود سے ناراض" نہیں رہنے دے رہی تھی۔ اس کے سوال پر ہالے نے اسکی گردن میں چہرہ چھپایا تو گہرا سانس بھرتے مجاز نے آہستگی سے اسکا سر تکیے پر رکھا اور خود اس پر ابر بن کر چھایا تھا۔

آپ کی ہالے بہت بہادر تو نہیں مگر اس نے دشمنوں کو شکست" دے دی ہے۔"اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسکی آنکھوں کی چمک مجاز کو چونکنے پر مجبور کر گئی تھی اور پھر وہ کھل کر مسکراتا اسے اپنے حصار میں قید کر گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کہاں جا سکتی ہے وہ؟ ڈھونڈ کر لاؤ اسے۔"بصیر شیرازی کی تیز" آواز پر وہاں کھڑے ان کے تمام لوگ سہمے تھے۔ وہ کل سے غائب تھی اور نا صرف غائب تھے بلکہ جاتے جاتے انہیں وہ ایک بہت گہرا دھچکا دے کر گئی تھی۔

صابر وہ ان آفندیوں کے پاس ہی ہے۔ کسی بھی حال میں اسے" ڈھونڈو اور میرے سامنے لا کر کھڑا کرو۔ آج اسکی کھال نا ادھیڑ دی تو میرا نام بھی بصیر شیرازی نہیں۔"وہ غرایا تھا۔

سائیں وہ حویلی نہیں گئی ہیں۔ انہیں کسی نے حویلی میں جاتے نہیں" دیکھا۔"صابر کی بات پر انہوں نے ہنکار بھرا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بیوقوف بنا رہے ہیں وہ ہمیں صابر !وہ انہی کے پاس ہے۔ وہ"
پوری پلاننگ سے یہاں آئی تھی اور ہم سمجھ نہیں سکے۔"انکا دایاں
پیر مسلسل ہل رہا تھا۔

آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں بابا؟ وہ تو یہاں آپ کی سازش کے"
تحت آئی تھی نا۔"سمیر کی آواز پر انہوں نے چونک کر اسے دیکھا
تھا۔

تم گئے کیوں نہیں شہر؟"وہ ایک جھٹکے سے کھڑے ہوئے تھے۔"

آپ کیوں آخر مجھے شہر بھیجنے کے لئے باضد ہیں ؟ ہالے آئی آپ"
نے مجھے اس سے ملنے نہیں دیا۔ آخر کیوں بابا؟"وہ ان کے بھائی کا

Paid Ebooks 03447992756
CLASSIC URDU MATERIAL

خون تھا، ان کی جان بستی تھی اس میں۔ شہیر کے بعد ایک وہ ہی ان کا واحد سہارا تھا۔

"جواب دیں نا بابا؟"وہ ان کے آگے دست سوال تھا بصیر شیرازی کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اسے آخر جواب دیں تو کیا جواب دیں ۔

"ہالے سے کیوں نہیں ملنے دیا آپ نے مجھے؟"

"اس لئے کیونکہ اسکا منحوس سایہ جس انسان پر بھی پڑتا ہے وہ مر جاتا ہے۔ جیسے اسکی ماں، اسکا ماموں اور پھر میرا بچہ شہیر۔"جواب حائمہ بیگم کی طرف سے آیا تھا۔ سب نے تعجب سے گردن موڑ کر انہیں دیکھا تھا جو دروازے کے بیچوں بیچ استادہ تھیں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

یہ آپ کیسے بول سکتی ہیں مورے؟"سمیر نے حیرت سے انہیں"
دیکھا تھا۔

وہ کیسے اپنے ماموں اور ماں کی قاتل ہو سکتی ہے؟ آپ نے تو کہا"
تھا چچی کو کوئی اور پسند تھا۔ وہ چاچو کے ساتھ خوش نہیں تھیں، وہ
چاچو کو مارنے کے لئے گولیاں دے رہی تھیں اور پھر جب کچھ نہیں
کر سکیں تو خودکشی کر لی۔ اس سب میں ہالے کا کیا قصور؟ وہ کیسے
زمہ دار ہو سکتی ہے؟"سمیر ان کے آگے کھڑا جواب کا منتظر تھا۔
بصیر شیرازی نے ایک خونخوار نظر ان پر ڈالی تھی تو یوں بیچ میں بول
کر ان کا بنا بنایا کھیل برباد کر گئی تھیں۔

Paid Ebooks 03447082756
CLASSIC URDU MATERIAL

"اور اسکے ماموں۔۔۔ انہوں نے تو اپنی بہن کے غم میں یہاں اسی دہلیز پر خودکشی کی تھی نا !تو وہ کیسے ہالے کے سائے سے مرے ہیں؟"

"سمیر ۔۔۔"

"ایک منٹ بابا !مجھے سچ جاننے دیں۔ آج ماضی کی گتھی سلجھنے کے بجائے مزید الجھتی جارہی ہے اور میں اب چپ نہیں بیٹھوں گا۔ مجھے سچ جاننا ہے ابھی اور اسی وقت۔"وہ باضد تھا۔

"سچ تو ہمیں بھی جاننا ہے مگر اس کے لئے بصیر شیرازی کو ہمارے ساتھ تعاون کرنا پڑے گا۔ "انجانی آواز پر ان سب نے چونک کر

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں پولیس نفری کے زرخان آفندی چہرے پر تمسخر بھری مسکراہٹ لئے کھڑا تھا۔

تو کیا شیرازی خاندان کی الٹی گنتی اب ختم ہوگئ تھی؟ اسکے ہاتھ میں موجود فائل دیکھ کر بصیر شیرازی کو لگا کہ اس گھر کی پوری چھت ان پر گر گئی ہو۔

انہوں نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے موجود انسان کو دیکھا تھا جس کی موجودگی کم از کم وہ وہاں کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

عشق من است

فری شاہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

قسط 25)آخری قسط(

انصر۔۔۔۔۔ "پھٹی پھٹی نگاہوں سے انہوں نے اپنے بھائی کو دیکھا"
تھا جو سالوں پہلے یہاں سے چلا گیا تھا اور اب واپس آیا بھی تو کیسے؟

بصیر شیرازی آپ کو اسپتال میں لوگوں کو اعضاء بیچنے اور گاؤں کی"
لڑکیوں کو سپلائی کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔ "زرخان کی
آواز سن کر انہیں ایسا لگا کسی نے صور پھونکا ہو ان کے کانوں میں۔

دماغ خراب ہوگیا ہے تم لوگوں کا؟ کیا بکواس ہے یہ؟ تم آفندی"
"اتنا گر جاؤ گے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ چلے جاؤ یہاں سے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

غصے سے چیختے انہوں نے دو قدم پیچھے لئے تھے تبھی زرخان کے اشارے پر کانسٹیبل اگے بڑھا تھا۔

وہیں رہو آئی سمجھ؟ دور رہو۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔"وہ چلائے" تھے۔ جانتے تھے ایک بار اگر گرفت میں آگئے تو یہ آفندی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے انہیں سزا دلوانے کے لئے۔

"میں نے کسی کو سپلائی نہیں کیا نا میرا اسپتال سے کوئی تعلق ہے۔"

اسپتال سے نہیں ہے مگر عروش آفندی کی موت سے تو تعلق ہے" نا؟ اس سے بھی نہیں تو اپنے بھائی انصر شیرازی کو ڈرگز دینے سے تو تعلق ہے نا؟ یا مجھے یعنی زرخان آفندی پر جان لیوا حملہ کروانے سے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

آپ کا تعلق ہے یا وہ بھی نہیں؟ "زرخان کی کاٹ دار آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ بصیر آفندی کا چہرہ فق ہوا تھا۔ اسے کیسے پتا انصر کو نشہ دینے کا؟ وہ اس سب کے لئے قطعی تیار نہیں تھے۔

"چلیں مان لیتے ہیں آپ کو کوئی تعلق نہیں ان سب سے لیکن آپ کی بیوی کا تو ہے نا؟ "اس نے بہت اچانک حائمہ بیگم پر حملہ کیا تھا جو اپنا نام سن کر ایک دم سے گھبرائی تھیں۔

کہہ دیں اب کہ خاقان آفندی کے قتل سے ان کا کوئی "تعلق نہیں؟"زہر خند لہجے میں اس نے ان دونوں زمینی خداؤں کو دیکھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

"آپ بھی سے رکھنے میں بے جا حبس کو آفندی ہالے بھتیجی اپنی یا کا کوئی تعلق نہیں ؟ "وہ ایک کے بعد ایک وار کر رہا تھا۔ بصیر شیرازی اونچی مسند سے سیدھا زمین پر گرے تھے اور اتنے برے گرے تھے کہ اب سنبھل پانا ان کے لئے سخت مشکل تھا۔

ماضی یاد آیا؟ یا جیل میں یاد کریں گے؟"ان کی آنکھوں میں" آنکھیں ڈالتا وہ انہیں ماضی کا ہر ایک لمحہ یاد کروا گیا تھا۔

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس دولت کے لالچ میں آپ اپنے" "بھائی کے ساتھ ایسا گھناؤنا کھیل کھیلیں گے۔ کیوں بھائی کیوں ؟

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انصر شیرازی ان کے سامنے کھڑے ان سے سوال کر رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیل رواں تھا۔

میں نے عروش کے مرنے کی زمہ داری لے لی ہے۔ وہ اس دنیا" سے گئی تو صرف میری وجہ سے۔ دیر سے سہی مگر مجھے احساس ہوگیا میں اس بوجھ کے ساتھ مزید نہیں رہ سکتا۔ میں آپ کے خلاف بھی گواہی دوں گا اور اس بات سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔ "ان کے دوٹوک انداز پر وہ پتھرا گئے تھے۔ گھیرا ہر طرف سے تنگ پڑنے لگا تھا۔

گرفتار کرو ان سب کو۔"زرخان کا حکم ملتے ہی اسکے ساتھ آئے" لوگ حرکت میں آئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ حائمہ بیگم تک

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

پہنچتے انہوں نے پاس کھڑے آدمی کی جیب سے ایک دم سے پسٹل چھینی تھی۔

حائمہ نہیں۔"انہیں پولیس پر گن تانے دیکھ کر بصیر شیرازی چلائے" تھے۔ وہ ایک بار پھر کیا کرنے لگی تھیں ؟

خبردار جو کسی نے ہمیں ہاتھ لگایا تو۔ بھون دونگی میں۔ "وہ چلائی" تھیں۔ ان کی اس حرکت پر زرخان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جیسے اسی بات کی متوقع ہو۔۔

ایسے ہی مارا تھا نا خاقان آفندی کو ؟ "اپنے باپ کا چہرہ اسکی" آنکھوں میں آیا تھا۔ وہ بہت ضبط سے کھڑا تھا۔

Paid Ebooks 03447982756 CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں مارا تھا میں نے اسے۔ ایسے ہی مارا تھا۔ یہاں ہماری دہلیز پر آیا تھا اپنی بہن کے قاتل کو سزا دلوانے۔ ارے بھول کیسے گیا تھا وہ کہ اس نے میری بہن کو ٹھکرایا تھا، ہاں میری بہن کو۔ کتنا چاہتی تھی وہ اسے۔ پاگل تھی وہ اس کے پیچھے۔ ناجانے اس مغرور انسان میں ایسا کیا دیکھا تھا اسے۔ مگر اس خاقان نے کیا کیا؟ منع کردیا اور میری بہن مر گئی۔ میرے دل میں آگ لگی ہوئی تھی آگ۔ میری معصوم بہن کا قاتل تھا وہ۔ اس نے خودکشی کرلی تھی، مر گئی تھی وہ تڑپ تڑپ کر۔ ان ہاتھوں میں دم توڑا تھا اس نے۔ اس نے دن میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ تم آفندیوں کی بیٹی بھی ایسے ہی مرے گی تڑپ تڑپ کر، اسے کوئی بچانے بھی نہیں آئے گا۔ "ماضی دہراتے وہ پاگل ہوئی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ماضی۔۔۔۔۔

بصیر ! باہر آؤ۔ انصر "!غصے سے کھولتے وہ تیزی سے حویلی کے" اندر آئے تھے مگر سامنے کھڑی حائمہ کو دیکھ کر ان کے قدم تھمے تھے۔

ارے خاقان آفندی !آؤ آؤ۔ رک کیوں گئے؟ آجاؤ نا دیکھو میں" یہاں تمہاری بہن کی موت کا جشن منا رہی ہوں۔ "سیڑھیاں اترتے حمائمہ شیرازی نے ہنس کر کہا تھا اور پھر نیچے اتر کر ٹیبل پر رکھا ٹیپ آن کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جس کے چلتے ہی گانوں کی آواز پوری حویلی میں گونجی تھی۔

کتنا سکون مل رہا ہے تم لوگوں کو یوں تباہ و برباد کر کے میں بتا" نہیں سکتی۔ دیکھو میں نے اپنا خود سے کیا وعدہ پورا کر دیا۔ جیسے میری بہن مری تھی ویسے ہی تمہاری بہن کو مار دیا۔" وہ قہقہ لگا کر ہنسی تھیں۔

سنبل یاد ہے تمہیں میری بہن؟ کیسے مرتی تھی وہ تم پر۔ تمہاری" ایک جھلک کے لئے دیوانوں کی طرح گھومتی تھی۔ اسے عشق تھا تم سے مگر تم تو اسکی محبت کے لائق ہی نہیں تھے لیکن وہ پاگل سمجھتی ہی نہیں تھی۔ اسکی تو ایک ہی ضد تھی اسے خاقان چاہیے بس خاقان۔۔۔ میں نے، اماں نے سب نے کتنا سمجھایا تھا اسے مگر وہ

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

بعض نہیں آئی اور تڑپتے ہوئے تمہارے دہلیز پر گئی تھی تم سے اپنی محبت کی بھیک مانگنے مگر تم۔۔۔ تم نے دھتکار دیا اسے۔ شادی کر رہے تھے نا تم۔ اور وہ برداشت نہیں کر پائی تمہارا انکار۔ مار لیا اس نے خود کو۔ میرے ہاتھوں میں دم توڑا تھا میری بہن نے۔ وہ اپنے ساتھ ہم سب کو بھی جیتے جی مار گئی تھی۔"

"یہ بات تم بھی جانتی ہوں میرا تمہاری بہن سے کوئی تعلق نہیں تھا حائمہ!"

"لیکن اسکا تو تھا۔ وہ تو کرتی تھی نا محبت تم سے۔ اس لئے میں سوچا تھا کہ تم سے تمہارا غرور چھین لونگی۔ تمہاری بہن۔۔۔ دیکھو ناجانے کتنے آدمیوں کے ساتھ ایک بستر پر۔۔۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

حائمہ " !وہ دھاڑے تھے۔ "بکواس نہیں !میری مری ہوئی بہن" "کے بارے میں ایک لفظ مت کہنا ورنہ زبان گدی سے کھینچ لونگا۔

ہاہاہاہاہا بہت تکلیف ہو رہی ہے نا؟ ہمیں بھی ہوئی تھی جب ہماری" جوان بہن کا جنازہ اٹھا تھا۔ اور اب تمہیں اسی تکلیف میں دیکھ کر میرے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ گئی ہے۔"تالیاں بجاتے وہ جیسے جشن منا رہی تھی۔

ہم نے تو جائیداد کی خاطر انصر کو اس گندے کام میں لگایا تھا۔ کیا" پتا تھا کہ وہ میرے یوں کام آئے گا۔ اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks03447082756

شکار کرنا۔"وہ مسکرائی تھیں۔ ایک عجیب سی مسکراہٹ جسے وہ سمجھ نہیں سکے تھے۔

"مگر کیا ہے نا میرے دل کو ابھی بھی سکون نہیں ملا۔ اپنی بہن کے قاتل کو یوں سرعام کھلا گھومتے دیکھ کر میرے آگ لگتی ہے اس لئے آج آفندیوں کو ایک اور بار رونا پڑے گا۔ "خاقان آفندی نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا تھا مگر تبھی اپنے پہلو سے گن نکالے انہوں نے خاقان آفندی پر وار کیا تھا۔ ایک بار دو بار تین بار۔۔ وہ توانا وجود لہرا کر زمین بوس ہوا تھا۔

حائمہ۔۔۔۔"تیزی سے اندر آتے بصیر شیرازی خاقان آفندی کو" یوں زمین پر پڑے دیکھ کر چلائے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

حمائمہ !یہ کیا کیا حائمہ؟ "ان کے ہاتھ سے بندوق چھینے وہ"
دھاڑے تھے مگر وہاں سن کون رہا تھا۔ سامنے پڑے خاقان آفندی
کے تڑپتے وجود کو دیکھ کع وہ قہقہ لگا رہی تھیں جیسے بہت سکون میں
ہوں۔۔م

بصیر شیرازی کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔ اتنی مشکلوں سے سب
ٹھیک کرنے کی کوشش میں تھے اور اب ایک اور مسئلہ۔۔۔ کوئی
نہیں جانتا تھا اس حویلی میں کیا ہوا۔ بصیر شیرازی نے بہت مہارت
سے جھوٹ بولتے خاقان آفندی پر سارا الزام دھر دیا تھا اور وہ حائمہ
کو صاف بچا گئے تھے۔ مگر حائمہ کی نفرت کی آگ اس پر بھی
ٹھنڈی نہیں پڑی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اپنی اندر لگی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے انہوں نے ہالے کو ضربیں لگائی تھیں، اس کی شخصیت مسخ کر کے رکھ دی تھی مگر آخر کب تک۔۔ ان سب کے گناہوں کا گھڑا بھر چکا تھا۔ بصیر شیرازی نے دولت روپے کی خاطر اپنے دونوں بھائیوں کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا تھا۔ انصر کو تو وہ نشے کا عادی بنا چکے تھے جس نے اپنی غلطیوں کی وجہ سے سب کھو دیا۔

وہ عروش کو لے کر گیا تھا مگر اس کے دوستوں نے کچھ نہیں کیا تھا بلکہ جو کیا تھا وہ بصیر و حائمہ بیگم کے لوگوں نے کیا تھا۔ یہ سب ان کا کیا دھرا تھا جسے وہ صفائی سے انصر کے اوپر ڈال کر بری الزمہ ہوگئے تھے مگر انہیں کیا پتا تھا کہ وقت ایسا پلٹا کھائے گا۔

Paid Ebooks 03447982756
CLASSIC URDU MATERIAL

اپنی اولاد کو کھونے کے باوجود وہ نہیں سمجھے تھے مگر انہیں شکست اپنے خون کے ہاتھوں ہی ہوئی تھی۔

ان کا دھیان بھٹکا تھا جس کا فائدہ اٹھاتے زرخان نے ایک لات مار کر ان کی گن دور اچھالی تھی اور جلدی سے انہیں اپنی گرفت میں لیا تھا۔ لیڈی کانسٹیبل نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگائی تھی۔

ان کا زوال اب شروع ہوگیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

اب عدالت میں ملاقات ہوگی۔ "پولیس انہیں لے کر جارہی تھی" جب مجاز آفندی ان کے سامنے آیا تھا۔

کیا لگا تھا ہالے پہلے کی طرح کمزور ہے؟ ہر گز نہیں! جس لڑکی کو" کمزور جان کر اتنا ظلم کیا تھا نا وہی تم لوگوں کی ناک کے نیچے سے سارے ثبوت لے کر گئی ہے اب سزا کے لئے تیار ہوجاؤ۔ "ایک ایک لفظ پر زور دیتا وہ سائیڈ پر ہوا تھا۔ وہاں پورا گاؤں جمع ہوگیا تھا۔

ااپنے وقت کے ہر فرعون کو یونہی غرق ہونا تھا اور آج ان کا وقت آگیا تھا۔ ناجانے کتنے بے گناہوں کے خون کے حساب کا اب وقت شروع ہوا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

مجاز کیا میں ایک بار ہالے سے مل سکتا ہوں؟"سب کے جانے کے" بعد جھکے سر کے ساتھ انصر شیرازی اسکے پاس آئے تھے۔

"!وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتی انصر صاحب"

جانتا ہوں میں ایک کمزور مرد ہوں مگر نہیں جانتا تھا مجھے کمزور" بنانے والے میرے اپنے تھے۔ جس دن مجھے حقیقت کا ادراک ہوا میں تبھی ہالے کے پاس آنا چاہتا تھا مگر میں خود میں اتنی ہمت نہیں پاتا تھا۔ یہ جان کر میں پر سکون ہوا تھا کہ عروش کی رسوائی کا "باعث میں نہیں تھا مگر غلطی تو میری تھی نا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

ان کا جھکا سر دیکھ کر مجاز نے گہرا سانس بھرا تھا۔ جتنے ثبوت ان لوگوں کے ہاتھ لگے تھے وہ انصر شیرازی کو بے قصور مانتے تھے مگر وہ زمہ دار تو تھے لیکن قانون انہیں کوئی سزا نہیں دے سکتا تھا۔

اج آفندی حویلی میں لنگر عام رکھا گیا تھا۔ آج ان کے بچوں کو انصاف مل گیا تھا۔ حکیم آفندی اور فیروزہ بیگم نے سجدہ شکر ادا کیا تھا۔

بہت جلد عدالت کی کاروائی شروع ہونے والی تھی اور پھر ظالم اپنے انجام کو پہنچنے والا تھا۔ شہربانو، زری سب شاک میں تھے۔ وہ کبھی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

تصور میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ اس سب کے پیچھے حائمہ بیگم ہو سکتی ہیں۔ ہالے سے نفرت کے پیچھے اتنی بھیانک حقیقت چھپی ہوگی کسی کو نہیں پتا تھا۔

اور بصیر شیرازی۔۔۔ کیسے انہوں نے صرف پیسے کے لئے اپنے ہی بھائیوں کو برباد کر دیا تھا۔ جس جس نے ان لوگوں کی حقیقت سنی دل تھاما تھا۔ کیا اب خونی رشتوں پر بھی اعتبار نہیں کیا جاسکتا تھا۔

صرف پیسے نے پورے خاندان کو برباد کردیا تھا اور وہ بچایا ہوا پیسہ ان لوگوں کے کسی کام کا نہیں تھا۔

انصاف اب بہت جلد ملنے والا تھا لیکن وہ ان کے اپنے انہیں واپس نہیں کر سکتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ کمرے میں داخل ہوا تو پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ گہرا سانس بھرتے مجاز نے خود کو آنے والے لمحے کے لئے تیار کیا تھا۔

ہالے"! بیڈ پر اسکے پاس بیٹھتے مجاز نے اسکے بالوں میں انگلیاں" چلائیں تو کروٹ لیتے وہ اسکے سینے میں چھپی تھی۔

مجھے ان سے نہیں ملنا مجاز! انہیں کہیں چلے جائیں یہاں سے۔ میں" جب جب انہیں دیکھتی ہوں مجھے اپنے خسارے یاد آتے ہیں۔ وہ تکلیف دہ بچپن، میرا ادھورا لڑکپن۔۔۔ میں کچھ نہیں بھول سکتی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

انہیں کہیں یہاں سے چلے جائیں۔ "وہ اسے لینے آیا تھا ان سے ایک بار بات کرنے کے لئے مگر وہ خود کو ایک خول میں بند کر گئی تھی۔

"انہیں کیوں سزا نہیں ملتی مجاز؟"

میری جان "!وہ اسکی تڑپ پر تڑپا تھا۔"

"مجاز ابھی انہیں کہیں چلے جائیں نا پلیز۔"

میں کہہ چکا ہوں۔ وہ چلے جائینگے لیکن خود کو ایسے اذیت نہیں" دیں آپ۔ "اس کے سر پر بوسہ دیتا وہ بے بس ہوا تھا۔ اس نازک

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وجود میں جان بستی تھی اسکی اور اب تو اس جان کے ساتھ ایک اور جان جڑی تھی۔ وہ کسی قیمت پر اسے اسٹریس نہیں دینا چاہتا تھا۔

ہالے مت کریں خود کو ہلکان۔ آپ کی طبعیت بگڑ جائے گی۔"
"!ہمارے بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے ہالے

نہیں نہیں" !اسکی بات پر وہ تڑپی تھی۔"!میں نہیں ہوں اداس" مجاز !میں نے انہیں معاف کردیا۔ وہ غلط تھے مگر ان کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی مگر میں اب اس خاندان کے کسی انسان سے رابطہ "!نہیں رکھنا چاہتی۔ کسی سے بھی نہیں

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

جیسا آپ کہیں گی ویسا ہی ہوگا۔ ہمارا اب کسی سے کوئی رابطہ" واسطہ نہیں ہے، نا ہوگا۔ "اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ اسے پرسکون کر گیا تھا۔

آفندی حویلی میں ایک بار پھر خوشیاں آئی تھیں۔

بصیر شیرازی اور حائمہ شیرازی کو ان کے کیئے کی سزا مل گئی تھی اب وہ لوگ جیل میں تھے۔ حویلی میں آج جشن کا سا سماں تھا۔

ہوتا بھی کیوں نا !آج حکیم آفندی کی تیسری نسل نے اس دنیا میں قدم رکھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

زرخان اور نور کے یہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی۔

جبکہ ہالے نے آج ایک پیاری سی بیٹی کو جنم دیا تھا۔

پورے گاؤں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئی تھیں۔ ہمیشہ کی طرح حویلی کے دروازے ہر خاص و عام کے لئے کھلے ہوئے تھے۔

ہالے اپنی معصوم گڑیا کے ساتھ ابھی ابھی حویلی پہنچی تھی جب اچانک ایک بچہ اسکے سامنے آیا تھا۔

"ارے بیٹا آرام سے۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سوری"!ہالے کے نرم انداز پر وہ مسکرایا تھا۔"

میری بال۔"اس نے ایک طرف اشارہ کیا تو مجاز نے اس کے" نظروں کے تعاقب میں حویلی کے داخلی دروازے کی طرف دیکھا جہاں اس بچے کی بال پڑی تھی۔

ہالے آپ یہی رہیں۔"اس کہتا وہ بال کی طرف بڑھا تھا جب وہ" معصوم بچہ تھوڑا اوپر ہوا تھا۔

کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟"وہ دس بارہ سالہ بچہ ہالے کو بے حد" پیارا لگا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

نیلی آنکھوں والا شہزادہ

اسکی فرمائش پر وہ سوچ میں پڑی تھی مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے زرا سا جھک کر اپنی ننھی پری کو اس بچے کو دکھایا تھا جو مبہوت سا اسے دیکھنے لگا۔ آنکھوں میں چمک بڑھ سی گئی تھی۔

یہ بہت پیاری گڑیا ہے۔"اتنا کہتا وہ ایک دم سے بھاگ کر وہاں" سے ہٹا تھا۔

"ارے کہاں گیا وہ بچہ ؟"

"پتا نہیں !ابھی تو یہیں تھا۔ اچانک سے بھاگ گیا۔"

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

کوئی بات نہیں چلیں اندر۔"سر جھٹکتے وہ ہالے کا ہاتھ تھامے اندر"
بڑھا تھا جہاں وہ سب اسکے منتظر تھے، خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔

لالہ آگئے مورے" !نور کی خوشی سے بھرپور آواز پر مجاز بے"
ساختہ مسکرایا تھا۔ اور ہالے کو نور کے پاس بٹھایا تھا۔ سب ان کے
گرد جمع تھے۔ فیروزہ بیگم نے ان دونوں کا صدقہ اتارا تھا۔

مورے یہ کتنی پیاری ہے نازک سی۔"ننھی سی جان کا ہاتھ تھامے"
وہ مسمرائز ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447082756

یہ بات تم پچھلے ہفتے سے کہہ رہی ہو نور۔"زرخان کی بات پر" اسنے آنکھیں گھمائی تھیں۔

وہ میں اپنے بیٹے کے لئے کہہ رہی تھی۔ اور اب یہ بات میں اپنی" بہو کے لئے کہہ رہی ہوں۔"اس معصوم وجود کے گالوں کو چومتے وہ فیصلہ صادر کرگئی تھی۔

"نور۔۔۔"

ہاں ہاں بچے ابھی چھوٹے ہیں، بہت چھوٹے ہیں۔ انہیں بڑا ہونے" دینا ہے۔ پھر لالہ اور بھابھی سے رشتہ مانگنا ہے، سمجھ گئی میں۔"زرخان کی تنبیہہ پر وہ شرارت سے بولی تو اسکی شرارت سمجھتے

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

سب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جب کہ زرخان نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"یہ ننھی گڑیا تمہاری ہی ہے نور! جیسے یہ ننھا شہزادہ میرا ہے۔" ہالے نے نور کی گود میں موجود اس پیارے سے گولو کو پیار کیا تھا۔

حکیم آفندی نے ان دونوں کے نام رکھے تھے اور پھر ڈھیروں سامان غریبوں میں تقسیم کیا تھا۔

ان دونوں نے اپنے لوگوں کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447962756

ہر ایک خوش تھا اور اب جلد عمر اور نائشہ کے نکاح کی تیاریاں شروع ہونے والی تھیں۔

.____________

وہیں دوسری طرف وہ بچہ بھاگ کر حویلی سے دور کھڑی اس گاڑی میں بیٹھا تھا۔

بابا پری بہت پیاری ہے۔"وہ اشتیاق سے اس ننھی گڑیا کو ایک بار" پھر یاد کر گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756

وہ گڑیا آپ کی ہے میری جان !جب آپ بڑے ہوجاؤ گے تو وہ" "گڑیا ہمیشہ کے لئے آپ کے پاس آجائے گی۔

آپ سچ بول رہے ہیں بابا؟ "اس نے حیرت سے اپنی آنکھیں بڑی" بڑی کیئے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔

بالکل !اگر یہ لوگ آپ کی گڑیا آپ کو نا دیں تو آپ انہیں ان" سے چھین لینا۔ "اسکا گال چومتے اس آدمی نے مسکرا کر حویلی کی جانب دیکھا تھا اور پھر ہولے سے مسکرایا تھا۔

ختم شد!

CLASSIC URDU MATERIAL
Paid Ebooks 03447982756